

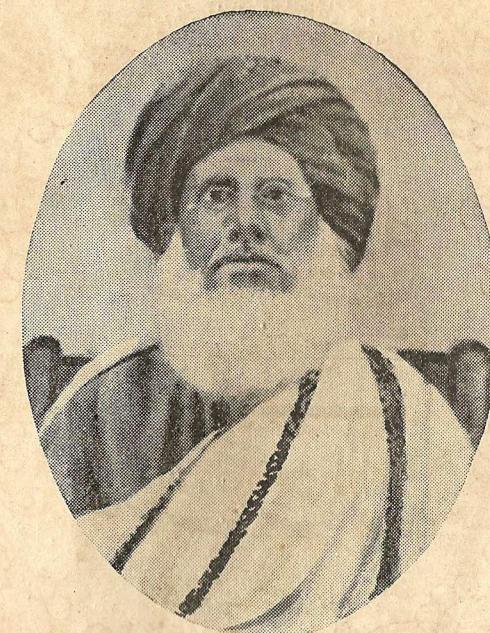
شیخ شهادت حنفیہ کتبیہ جملہ ائمۃ فرقہ علیہ السلام

حسین بخاری رضی الله عنہ حضرت مسیمہ نامہ و مسروخ خواصی خواصی خیر قوم  
رکن الملک حضرت شیخہ عبدالرؤوف حنفی قادری معروف  
تابع پیاران حنفی مسیمین الوراثت سجادہ شیخ سید شا  
عبد القادر مفرغ قادر اولیاء کرنگر تصریح فلسفہ نویسین میسرور مظلہ العمال  
خلف القبلق

حضرت الحجج علی بن ابی طالب القابض فی مهافی مطبق سراج العلماء مولوی  
شیخہ شہادتین امام اسزوی حسین بازشاہ حنفی قادری دویرین

## شیخہ کامنہ طیبیہ (شیخ) کلمسیتا تو حیلہ مردیہ

شرح و تعریف عالیجنا سراج سلام ولی بالکمال محمد حبیب امیر حنفی قادری باقی عیوی  
و دیوری عینی دار الافتخار شھقانی عینی بیہ بکلوری  
(سکن حکیمیہ آنک اندیما مسلم متعبد کامداد (کامداد)



شیخہ حضرت سراج العلماء مولوی شیخہ شہادتین صاحب قادری فردی العلی  
والد باب حضرت مسیمین الوراثت شیخہ شہادتین پیغمبر ایضاً صاحب قادری مظلہ العمال

## پیش لفظ

**از عالی حناب معلم الکار افضل العمال حضرت الحاج علام  
مولانا ناصری سید الوہاب صاحب بخاری پر پسال فتوح کا حج مدرسہ**

میں نے مکمل سٹوچ توحید الاربعة مصنف عالم اجل حضرت الحاج سراج العمال  
صوفی صاحب مولانا ناصری سید شہاب الدین صاحب، قادری قدس شرہ مرشد  
زادہ خاندان پیغمبر طهان شہید رحمۃ الرضا علیہ کا بخور مط الله کیا، حضرت مسیح  
نے نہایت سلیس فارسی میں کلر ظیبہ کی حقیقت پر نہایت بصیرت افسرو زرشنی ڈالی  
ہے اور اس سے بازار ہے یا اس پر عمل پیرائہ ہونے کے نفع نات کو واضح  
فرمایا ہے جو میری دانست میں تاریخ کرام کے لئے فائدے سے خارا نہیں۔

اس رسالہ کو صنف مددوح کے خلف الصدق عالی جادہ راجحہ  
رمیں قوم سید تاج پیراں صاحب بلقب بمعین الوزارت قادری  
عنی عنہ اپنے خرچ سے طبع فرمائرنے معرف اپنے کران پایہ والد بزرگوار  
کی یاد کوتارہ رکھنے کا اہتمام فرمایا ہے بلکہ اپنے خاندانی فیضن کو دوسروں  
کے پہنچانی میں سی بیان فرمائی ہے، اور اسی لئے سید صاحب مددوح مجھی

ہاتھ شکریہ کے منتحقی ہیں۔

چونکہ اصلی کتاب فارسی میں ہے اور اس کا فائدہ صرف ایک  
خاص حلقة نک محمد و درہ جاتا ہے۔ نظر بر آں اس کتاب سے طلبہ کو  
جبکہ و مکرمی حضرت مولانا ناصری الحاج ابوالکمال ہجت حبیب اللہ صاحب  
باقوی ندوی دیوری مفتی دار الافتاء درسہ حقائیق عربیہ بنگلوری میں نے عام  
نہیں اردو میں شرح و ترجمہ فرمادیا ہے تاکہ کتاب کی افادیت عام ہوئی  
ان دو مختراٹ کو مبارکبا دیتا ہوں اور بارگاہ ایزدی میں دعا کرتا ہوں  
کہ انکی یہ سعی شکوریہ اور وہ عند اللہ والناس مقبول ہوں۔ آمین

الراقم العبد الصدیف

سید عبد الوہاب بخاری

حاج مددوح  
سید عبد الوہاب بخاری  
کے پڑھوں  
پڑھوں

## عرضِ مؤلف

حضرات صوفیانے کرام و اولیائے عظام کی اصطلاح میں انسان انسان کامل ہرگز سرگزینیں بہوتا تو فتیک و تخلیقہ و صفتون کے زور و زیور سے آراستہ پیراستہ نہ ہو جائے۔ تخلیقہ سے مراد تن من کی بخاست یعنی شہوت و خیطنت کا لباس عربی اور پھینک دینا ہے اور تخلیقہ سے مراد تن کی طبارت یعنی عبادت و ریاست کا لباس روحاںی پہن لینا ہے۔

انہیں دو اعلیٰ صفتون کے معیار حقيقة انسانیت و اسلامیت کا دار و مدار برقرار ہے نیز یہی صفتیں میزان عمل کے دو بھاری پتے ہیں جو صداقت وال کی صورت میں انسان عروج و کمال کا در افرانفری کی صورت میں ہبوط و زوال کا جائزستی بن جاتا ہے چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فاما مَنْ ثَقَلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةِ رَاضِيَةٍ وَّ أَمَا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأَمْتَهُ هَاوِيَةٌ وَّ مَا آذَرَ أَقْ مَاهِيَّتَ نَارُ حَمِيمَيَّةٍ اور یہ بھی مُسلّم ہے کہ تخلیقہ یہ دو صفتیں انسان کی ذات میں علی وہج الکمال ہرگز اجتماع نہ ہونگی جب تک کہ اس کے ایمان کا لگھر توحیدات اربعہ یعنی توحید کے چار چراغ سے روشن

لہ ہو جائے۔ تو یہ معلوم ہوا کہ انسان پہلے مسلم چھر موتمن چھر عارف ہاں ہے فانی فی الشَّعْرِ باقی باشہ ہوئے اور منازل الہمہ طے کرنے کے لئے توحیدات اربعہ کا جاننا بے شک ایمان کا جزو لا ینفک ہے کیونکہ فی الحقيقة سورۃ اخلاص کا خلاصہ ہے جو قرآن میں الہمیت کی ذات صفت کا بیان ختم رسالت کی زبانی سنایا گیا ہے۔ دیکھو  
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ إِنَّ اللَّهَ الصَّمَدُ كَمَا يَصِدُّ كُلُّ مُوْلَدٍ  
 وَكَمَا يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ۝ ۱۰۲

اسی بناء پر عالم و عالم، قابل و فاضل۔ صوفی و صافی۔ شاعر عالی تاج الفضلاء، سراج العلماء الحالم مولانا مولوی سید شاہ شہاب الدین صاحب قادری قدیم سرہ جکہ آپ حییہ آباد تشریف لیکے تھے آپ کی قابلیت سے متاثر ہو کر خود دیوان سالار جنگ اول نے آپ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور منصب تعلقداری کا عہد پیش کش کیا لیکن آپ نے یہ لہکر کہ ہمارے خاندان میں کسی درجہ تک کسی دینادی حاکم کے آگے نہ ہوں جھکایا تو میں کیسے قبول کر سکتا ہوں) آخر اس سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔ پڑا رہ رائجین دافری کہ آج سے ۱۷۵ سال قبل شتر شاہزاد بان فارسی میں ایک رسالہ گذرستہ توحیدات اربعہ کے نام سے تصنیف لھیف فرما کر اپنے پسند گوں کیلئے خصوصاً اور جملہ معتقدوں کیلئے عمرہ اپنی یہ میراث رومانی یاد کار شاہ ہے کار روز گا چھپوڑ گئے لیکن وہ آپ کے حین حیات ہماری بزرگ سے مطلع ہوئے نہ پایا۔

(اے دُھماز من و اے جملہ جہاں آئیں باد)  
پسند ہا داریم و حاصل شد فراع  
ماعلینا یا انجی الا البلاغ

### خاکسار

## ابوالکمال محمد حبیب اللہ

با قوی ندوی حنفی قادری و میلوڑی عفی عنہ  
لئے دارالافتاء مدrese حقانیہ عربیہ بنگور سٹی

### چاہر دقا

عالم خودی میں کون آکے صفا سائیا  
ویکھا شنا بر عالم کر شہر سلیمان کو  
آئیں سکندری کچھ بھی نہیں ہے بر تری  
شانِ شان بوندی و تم و تم تمندی  
کو ششیں نامتام ہے محیم راز ہو کا کیا

نَذَرِي زارِ بینَ أَهْلِهِ كَهْ كَوْئی بلا گیا

آج ہزار ہزار شکر پور و کار کہ حضرت محررج الصدر کے خلف الصدق  
اویں سجادہ نشین محدث عالم مخدوم امام ریسیں قومِ محسن تک حضرت سید  
شاہ عبد الرزاق صاحب قادری معروف ہے تاج پیراں ملققب بے  
معین الوزارت مدتِ نظمِ العالی شے بفوائے (آنچہ پر نتواند کرد  
پسِ تمام کند) اپنی نو دسالہ پیرانہ سالی و ناقوائی کے پیش نظر اپنے والد  
ماجد مرحوم کے اس گھر نایاب گرانا یہ گنجینہ معانی خزینہ رو جانی یعنی  
فارسی سکل دستہ توحید اربعہ کی اردو ترجمانی کی گرانباری کا فائدہ صرف خلاص  
ہے خود پیش سر لیا اور اس کا ممکنہ انجام وہی کہ لئے نظرِ الفاظ مجھ  
خاکسار کی طرف اڑانی فرمائی کہیں اسکی سعادت کرنیں ھیں کروں  
لیکن میں نے علمِ تصوف کی بے ایضا عنی وکم طاقتی کے باوجود بفوائے  
(بندہ چ دعویٰ کہذہ حکم خداوند راست) آپ کے مبارک ایماء نو سیجا  
و حکم لاسیما کی تعلیل پر کمرتیت باندھی اور اس جلیل القدر خدمت کو سخی و  
غوبی انجام دے رہی دیا یعنی مقدمہ کتاب مع اردو ترجمہ و شرح معانی و حل  
لقات کھلکھل شجرا (کلمات طیبہ ترجمہ توحید اربعہ) کے نام سے شائع کیا:  
بالآخر ہماری دعا و درعا خداوند سبب الایسا بے بار بار  
سے یہ ہے کہ اس کتاب لاجواب کو ہر شخص کے لئے تعویذ نظر  
لہان کر دے اور آئندہ لامی دنیا کے ہر فرد کو اس کے پڑھنے  
کا اشرفت، عطا کر دے اور اس سے بخات اخروی کی  
راہت عنیت کر دے۔ آئین یارب العالمین۔

## تعارف

پربات اظہر من الشمس و اشہر من الاوسم ہے کہ ریاستِ ملک میں  
ملک بڑا غلطہ ہے وہ سنان میں ایک بقعہ سر سبز و شاداب قطعہ انتیاز و انتہا  
لا جرا ب ہے چنانچہ اس کے ثبوت میں خود اس کے آخوندگی میں علاقہ  
کو لا اخطہ رنگیز اور زر و جواہر کی کان شہور ہے۔ عرض یہاں جہاں قیمتی  
محضی اشیاء کی پیداوار ہے، وہاں البتہ بلے نظر پر اپنے انفاس کی نفوس  
قدیمیہ بھی شہرہ آفاق یاد گار روزگار پرست ہیں۔

ہمارے بزرگ عالی مقام مددوح و مخدوم الائام حضرت سید شاہ  
عبد الرزاق صاحب جنپی قادری معروف بـ تاج پیری ال ملقب بـ معین  
الوزارت بـ مجاہدہ میشون سید شاہ عبد القادر معروف فـ قادر اول بـ اکنکھوں  
مقصل قـلـہ سـنـگـپـنـ میـور و سـلـطـان شـہـیدـ گـنـگـنـ مـظـلـهـ العـالـیـ کـےـ والـ  
ماجـ صـوـٹـیـ صـافـیـ الـحـلـجـ مـقـبـ بـ سـرـاجـ الـعـلـمـ اـخـلـوـیـ سـیدـ شـہـابـ الدـینـ  
صاحب معروف جہنم باوساہ صاحب شفی قادری میلواری قدس سرہ  
انہیں میں سے ایک سنتاڑتین پاک پورتھی تھے کہ آپ کے دم قدم کی  
ید ملت دور دو زندگی اطراف را کناف عالم میں خبرات و برکات کی  
گئیں بھیلی ہوئی تھیں کیوں نہ ہو آپ کے دارالیاد سید عبد اسٹ  
شاہ صاحب قادری عرف بـ میشون صاحب قدس سرہ اور آپ کے جا  
امجد حضرت سید مجید ازیز شاہ صاحب قدس سرہ ماسکن انکھی دیلوار

۹

لئے لوں ہیں دو نوں آبائی مشترکے دو شہروں مخترا و رخاندان سیادت  
کے دور و شش چشم و چس راغ تھے، آپ کے ایک علاقی بھائی سید  
شہزادہ ملک شاہ صاحب قادری تراپا توڑی فخر رخاندان یگانہ روزگار تھے  
کی ایک شہر و ریاست میں جعفر حسین صاحب رضوی قادری کی جیوی تاضی  
لیے اپنے ملک تراپا توڑی سے نیایہی گئی تھیں۔ آپ کے جدا گھٹے کا نام  
کی الدین فیضیخ اسد شاہ بغدادی قادری ساکن انکوہ ضلع کاروارہ  
آپ ناسن والا دوت اور آپ کی تشریف آوری بخدا دے ہوئی تھی۔

حضرت مددوح الصدر سید شاہ شہاب الدین قادری عزیز حسن  
باوساہ صاحب قدس سرہ نے ایک ہیں پیدا ہوئے اور آپکی بڑو ش کی  
آرائیں، عالم شیر خواری کی آسانیشیں محبوب سیکم محلات دیلوار کی نازیں  
کو دے گئے ہوئے ہیں ہوئیں اور اس عالم سفر سنی ہی میں دلایتی کرامات  
ہی لفڑائے کے تقریباً پانچ سال کی عمر میں جدک لاصم و سیم را درجن  
علمی تک عالم نہ تھا قرآن شریف کا دروخت نم کر دیا۔

ایں سعادت بزرگ بار و نیست تناہ مجذوذ خدا سے مجذوذ

## تحصیل علوم

آپ کی تعلیم و تربیتی تحصیل و تکمیل علوم و فنون کا سہر عالم باکمال  
کامل بی مثال حضرت مولانا مولی علام قادر صاحب در اسی قدس سرہ  
کے سر تھا کہ آپ چند ہی مدت عدید ہیں رشک عالم یگانہ روزگار

کہلاتے بخشنہ اور فضاحت و بلاغت کی روایت و خوش بیانی میں طوف رکھتے تھے اور دیاست بھروس بحر العلوم کے درستکارانے جاتے تھے نیز آپ بابیں ہم خوبیاں خوش گلو، خوش آواز فنِ موسیقی بیان در بھر شغف رکھتے تھے اور (بتوٹ) یعنی پنجکشی و بغیر میں زبردست میڈیٹ رکھتے تھے کہ ہر کوئی آپ کے آگے بچ کھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور آپ کالراہ ماتا تھا کہ زبردست پنجے بیٹھے بدستقبال کو زبردست کر دیتا تھا آپ کا سامنہ و شدید ہدایت، شجوں بیعت و خلافت نہ صرف بزرگان دین بلکہ جدا علی سیدنا سید عبد الرزاق صاحب قادری قدس سرہ معین خاندان قطب بانی - غوث صمدانی محبوب بجانی شیخ حجی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ سے وابستہ تھا

## آپ کا نکاح و شرح اولاد

حضرت مددوح الصدیق کی دو بی بیاں تھیں۔ پہلی بی بیاں جن کا نام غزۃ النساء بنت سید شاہ محمد قادر عرف شاہ صاحب قدس سرہ (جو حضرت موصوف کے حقیقی جیچا تھے) ان بی بی سے جملہ اولاد ہوئیں جن میں سے صرف ایک حضرت عالی درجت معین الوزارت سید شاہ نعیج پیراں صاحب بیٹھے ظلمہ العالی زندہ نقیبہ حیات تھیں جن کی عمر شریش آج اتنی سے زائد ہے۔ فوے کے خریب ہیں۔ آپ دیاست معیسور کے بہت بڑے مشہور بزرگ علم مشرق و مغرب کے علماء

علماء کاری اعلیٰ سے اعلیٰ متعدد عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں تو میں ادارات ویبی و ملی خدمات مختلف و متعدد پر فائز ہیں۔ اور آپ تقریباً تین سال سے کامیاب صحیاب و غایفہ یا ب ہیں۔ اور آپ جی آپ پولیس غشہزیں آپسکر و غیر مسلم اقسام میں بالتفصیل اسکے مقرب ہیں آپ کے اوقات کا زیادہ تر حصہ قومی خدمت پیلے وقف ہے آپ مخفاف اور دوسرے سے محشر اور اکن کی حیثیت رکھتے ہیں آپ وظیفہ بانی اور دریادی علمی و قومی فیاضتی کا کیا کہنا مشاء اللہ تقریباً پانچ ہزار روپیہ کی گزار قدر رقم یعنی آپ نے اپنے وظیفہ کا ایک حصہ پان سے منحا کر کے گورنمنٹ کے زیر نگرانی وقف کر دیا بانی طورہ اس کے منافع سے گورنمنٹ میسور یونیورسٹی میڈیکل کالج میں ہر سال مانی نیشنل روپیہ کے حساب سے ایک طالب علم کا وظیفہ مقرر ہے اور وہ برادر لکھاڑا اٹھائیں سال سے اب تک برسیل صنات جاری چشمہ قرض شہاب الدین سکالر شپ کے نام سے جاری ہے فخر اہل اللہ خیدر الجزا عیف فضل اسلامی تھے۔ بہتر ہے طبی و ذاکری فن کے سند یافتہ طلباء برسرور زگاراں کے زندہ رکارڈ موجود ہیں خداوند جل جلال آپ کے سایہ کوہاں سے سرپر دیتک سلامت رکھے۔ دوسری بی بی جن کا نام سعادت النساء ہے ان سے ایک فرزند (یعنی حضرت تاج پیراں صاحب کے سوتیلے بھائی) ریٹائرڈ وسٹرکٹ میٹنڈ اور سید پاشا صاحب قادری ادام مجدد اور ایک دختر سیدہ تاج النساء پیر

(سوئیلی ہین) یعنی بیکم سید مرتفعی بادشاہ صاحب مرحوم سجتا و  
نشین درگاہ حضرت میر حیات قلندر عرف داد احیات قلندر ضلع  
چکٹور (بابا یادھن گری) سجادہ نشین داد احیات قلندر درگاہ چکٹور  
یہ دونوں مرحومہ مروجعوں کے چڑاولادیں سے زندہ ہیں یہ دوسری  
بی بی خاندان نوائلت سے طاہر رضا نے کی تخلیق:

## آپ کا شجرہ آبائی

10. حسین از زادہ
11. سید عبد اللہ
12. سید ابو صالح

حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضی ارم اشود جہہ، امیر المؤمنین حضرت  
امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسن امین حضرت سید عبد اللہ المحن حضرت  
سید موسی الجون، حضرت سید عبد اللہ الثانی، حضرت سید موسی الثنائي  
حضرت سعید داؤد حضرت شمس الدین سید محمد حضرت سلطان الاولیاء  
سید عبد القادر جیلانی حضرت فتح الدین سید عبد الرزاق قادری حضرت  
سلطان الاولیاء سید عبد القادر جیلانی حضرت فتح الدین سید عبد الرزاق  
 قادری حضرت سید ابوصلح قصر قادری حضرت سید احمد بن قادری  
حضرت یحیی الذاہد قادری حضرت سید محمد قادری حضرت سید علی  
 قادری حضرت سید محمد قادری حضرت سید محی الدین قادری حضرت  
سید محمد قادری حضرت سید محی الدین قادری حضرت فتح اللہ القادری  
بغدادی صاحب الولایت حضرت سید محی الدین قادری حضرت سید  
عبد اللہ قادری حضرت شمس الدین سید محمد قادری حضرت سید محی الدین

## آپ کا شجرہ خلفائی

فیقر ضمیف محی الدین سید عبد اللطیف خلافت و احجازت از پیغورد  
سید شاه ابو الحسن ثانی دارد و او از سید شاه مرتفعی بن سید محمد غوث  
ابن سید قطب الدین ابن سید عبد اللطیف عرف بابو جی و او از برادر  
عموی خود رکن الدین سید شاہ ابو الحسن قربی ابن سید عبد اللطیف  
ابن سید ولی الدین ابن سید عبد اللطیف عرف بابو جی و او از عم خود  
سید علی محمد و از عم خود سید قطب الدین و او از برادر خود سید کریم  
محمد و او از والد خود سید نور اللہ و او از والد خود قاضی سید علی  
محمد و او از والد خود سید محمد مقبول عالم و او از والد خود و او از والد  
خود سید جلال و او از والد خود سید حسن و او از والد خود سید عبد الغفار  
و او از والد خود سید احمد و او از والد خود سید راجو و او از والد خود

سید محمد الملقب به شاه عالم من عن راہنما و از والد خود سید  
برهان الدین ابنی محمد عبدالله المشیر بقطبی عالم واو از والد خود  
سید ناصر الدین محمد حمایا و اواز والد خود سید جلال الدین مخدوم چانیل  
واو اشیخ خود شیخ محمد بن عبد الغنی واو اشیخ خود شیخ شمس الدین  
عبدربن فاضل واو از والد خود ابی المکاوم فاضل واو از والد  
خود شیخ ابی النیث ابن جمیل واو اشیخ خود شیخ شمس الدین علی ابن افغان  
واو اشیخ خود شیخ شمس الدین علی الابوال واو از سلطان الاولیاء سید  
محمد الدین عبد القادر الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ و  
ارضاہ عنا و لاحر منا من برکاتہ و او اشیخ خود ابو سعید مبارک  
محرمی واو ابی الحسن علی الحسن کاوی و ابی الفرج یوسف طباطبائی  
واو ابی الفضل عبد الواحدی مینی واو ابی عبد العزیز سهل مینی و او  
اشیخ شبیلی واو از سید الطائف چنید بغدادی واو از سری سقطی و او  
از معروف کرنی واو از امام علی متولی رضا و او از امام موسی کاظم  
واو از امام جعفر صادق و او از امام محمد باقر و او از امام زین العابدین  
واو از امام حسین رضی اللہ عنہم و او از امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ  
وجہه و او از سرور انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم . این هر دو شجره  
معظمه کرمی قادریہ بجزی سید شهاب الدین قادری عرف حسن  
باو شاه و امیرت برکاتہ موقد شد و فقه الشیعیان و ایانا من مرضنا  
مرقوم ۲۴ ارشد علیہ بجزی محمد الدین

## آپ کا خرقہ اور خلافت نامہ

الحمد والمنة لولیہ والصلوٰۃ والتحمۃ علی نبیہ ﷺ علی<sup>۱</sup>  
آل روااصحابہ الکرام الداعین للناس اللہ دارالسلام اما  
بهدی جوں برادر و الامیرت جامیع شریعت و طریقت عالم و عامل بلند  
مکان عالی دو دیاں ازاواز سلطان الاولیاء سید عبد القادر جیلانی  
محمدی سید شهاب الدین قادری عرف حسن باو شاه برکاتہ از بزرگان  
خود رو طریقہ علیہ قادریہ چاڑی بوز و برسلاک بزرگان صرفیہ سلوک و  
دعوت می نمود اجازت سلسلہ قادریہ وغیرہ ایں فقیر نیر بکم ظن  
طلب فرمود فقیر پس از استخارہ و توجیہ تعلیم طریقہ آبائی و خلفائی  
 قادریہ کے از مطلع اذار الہی منع اسرار نامتناہی دلیل طریقت ترجمان  
حقیقت قطب الزمال لسان العرمان العالم الربیانی ابی شیخی سید شاہ  
ابوالحسن القادری الولیوری قدس اللہ اسرارہ و اعاد علینا فیوضاتہ  
و برکاتہ و طرق دیگر از دیگر بزرگان رسیدہ بود اور امجدداً فرقاً  
پوشانیہ و رخصت، واد-

و ہر دو شجرہ آبائی و خلفائی وغیرہ ابامن ارادت شہزاد و ایضاً  
دعوت دو ردیجیع سورہ قرآن مجید و احادیث محمدی علیہ الصلوٰۃ و  
السلام و حسن حسین جزوی و غرب الاعظم قادری و حزب ابوالحسن  
شا ذلی و نفوی و نو و نہ نام باری تعالیٰ و دلائل المیحرات و قصیدہ

بُرُوده و نماز ہائے حاجات و قول الجھیل و جو اہر السلوک داد مشترط  
اجازت استقامۃت بر شریعت و ثبات بر طریقت و حقیقت است  
و بنزد گان خدا را بجانب حق جل مجده کشید و از لوم لام نیند شید بعد اذ  
و شہمان و عجیب چینی عجیب چینیاں و حسود حاسدان المفاتن نکند و  
مشغول کار خود باشد و المسئول من الله سبیحانه ان یعصمه  
عدم الایدیق و بمحظته عمل الایبغی و ان یتیبه على تابعه  
و عمل متابعه سید المرسلین علیه و علیهم من الصلوۃ  
افضلها و من التجیات اکملها مرقوم ۱۲ اشعبان جمادی ۱۴۰۷  
اللّٰهُمَّ بارک فی خلافتہ و اثر فی اجازتہ و اجب دعوته  
و احظی مرادک بحرمت تجییبیہ محمد وآلہ و صحیہ اجمعین  
بر حمتك یا رحمۃ الرّحمنین محبی الدین عفاف اللہ عنہ .

آپ کے چند خلفائے خاص کے اسمائے گرامی !

مولوی شیخ احمد رفت یا رجہنگ اول      حیدر آباد کن  
میر محمود شاہ صاحب قادری ناریل سکول      شہر میسور  
آپ کے بعض تلامذہ کے اسمائے گرامی !

ابوالبرکات سید رویش پیر شاہ حنفی قادری مرhom متولی جمیعہ مسجد میسور  
جناب سلطان محمد بن خان صاحبے حوم سلطان نشی ہباجانیج ٹیسیو ٹیسیو  
میر حیات صاحب مرhom روچی      میسوری  
محمد باقر صاحبی بوی بر ق کافی پلانٹر      ہاسن ضلع میسور

## مکتوپات

مکتوب گرامی اعلیٰحضرت شیخ ویلور بانی در شریعت  
الله العالیٰ و یلور خلیفہ قطبی یلور سید شاہ محی الدین فخر ترہ  
بنام حضرت شیراب برموم قدس سرہ  
مولانا و مخدومانا سید پیناہ مشیخت دستگاہ مکرمی مظہری مولوی  
سید شاہ الدین صاحب دامت برکاتہم بحدائق حضرة مسنونہ  
اللّٰہُمَّ مَلِکَ الْعِلَمِیْ کُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهَا وَاشیاقُ  
طلب خیریت ! الناس یہ ہے کہ الگرچھ عنایت نامجات موسومہ  
بر خوردار عبد القادر بارشاہ صاحب سے احوال آں گرامی معلوم ہوئے  
تفہ مکر بعد استماع خبر ظفر برا عذر انبیا ز نامہ شکریہ لکھنے کا قصر تھا .  
اس اثناء میں عنایت نامہ گرامی متفضن خبر ظفر اثر و سزاۓ جرمانی بر  
اعداء سے جو نام بر خوردار مذکور صادر ہوا خاطر خواہ کو بیشت  
و مسترت حائل ہوئی لیکن نظر بوجدہ گرامی جو آئشہ کے خط سے مفصلہ  
احوال وہاں کا معلوم ہونے والا تھا . تحریر نیاز نامہ تہذیت میں  
توقف ہوا اور بھی سنائیا کہ پھر اشارہ بر سر فساد میں چنانچہ ایک سماں  
روپیا ہے اس سب کی اطلاع کا انتظار سب کو الآن ہے جن تعلیم  
اس گرامی و تعالیٰ آپ کے مدام ظفر برا عذر عنایت فرمائے بالبني

کر لیا اور تھا کے دوستوں کی جمیعت بڑھی گئی مخالفوں کی  
لہجے کی۔

اسی مفسد سے دُر کرنا پہنچے دوستوں سے بیوفانی گزنا پہنچے ہی  
اللہ منی کر لینا ہے۔ بلکہ جب مفسد سے خوف کرتے ہو اس کے لئے اپنے  
دوستوں کی تاریخ فوج اس کے رفیق بنانا ہے، کمنکہ آپ کی  
ٹاف سے شکستہ دل دوستان زخمی ہو کر خود آپ کے شاگی بیں کے  
اس مفسد کی مراد برآئیں گے وہ ایک تھا اب شکایت کر شیوالیں کی  
اک جماعت ہو جائے گی الگ اول ہی دوستوں کی خاطر کیجاں تو یہ ب  
یعنی اس دشمن کے تواریخ پر مستعد تھی اب آپکی کم فہمی سے آپ کی  
لئے دشمن کی فوج بنتی۔ اس فلسفیت پر خوب نظر رکھو۔

۲۔ بنگلور میں جب ہتھیں اپنے آفیسر سے ملنے کی عادت کھو  
اور ہر تقریب کے حیلہ سے تخفہ جات پھیلھیتے رہو۔ یہ کام بہت ضروری  
ہے، اور آفیس کے سب متعلقوں سے گرچہ پیوں بھی ہو مل آپ اور  
تقریب پر احسان کرتے رہو۔ تم کو پھیش آفیس کی خبر ملتی رہیکی۔ تم  
ہو شیار ہو کر قابو پر فائدہ حاصل کرو گے، اور مشکل سے بچنے کی راہ ملیگی۔  
۳۔ بنگلور کے سب سے اعلیٰ اخضروں سے ہمیں میں کم سے کم  
ایک بار ملاقات کی ضرور عادت رکھو اور اسی آئینِ دا لو کہ انکی ترقیات  
میں تم تخفہ پھیجیں تو وہ خوشی سے لبویں اس کے نتائج ہزار روپیہ  
رشوت دیں تو بھی نہ ملیں گے۔

وَأَنَّ الْأَجَادَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَواتُ وَالسَّلَامُاتُ :

دِيْكَرِ دِيْلِ وَلَا غَرِيْمِ بِرَخْرَدِ اَرَادِ الْجَنِ صَاحِبِ نِيمِ پِيْشِ جَوَادِ  
بِسْوَرِ ہِیْسِ وَهُوَ فَقِیرُ کَمِ پَاسِ صَرْفِ وَنَحْوِ سَعْدِ ہُوَ کَوَارِ اَوْ رَپَرَھَتِ تَحْتِ  
بَاقِقَنَا ئَ زَمَانَہِ بِنَارِ تَجَارَتِ ہِیْسِ لَكَ گَمِیْسِ اَوْ رَمَہِیْشِ فَکَلَامُوْرِ مَدِرسَہِ مِنْ ہِیْنَهِ  
وَالْوَلِ اَوْ رِمَاعَنِیْنِ کَمِ سَتَشَنَتِیْ اَفَوَادِ سَعْدِ ہِیْسِ اَنْکَلِ کَوَحِیْ حاجَتِ ہے اَمْمَیدِ  
اعَاتِ گَرَایِ رَکَھَتِیْ ہِیْسِ، اَگْرَ الْهَافِ سَاعِیِ اَنِ کَمِ وَهُوَ حاجَتِ بَرَادِیِ  
مُوجَبِ اَمْتَنَانِ ہُوَگَا۔ وَاللَّهُ فِیْ ہَنَوْنِ عَبَدِکَ مَاحَانِ العَبِدِ فِیْ  
عَوْنَ اَخِیِهِ وَبِنِ الْفَکِمِ فَرِیدِ بِرَبِّ الْمُجِیدِ

مَرْقُومِ هَارِجَادِیِ الْاَوَادِ الْحَلَّاجِ عَبَدِ الْوَلَامِ بَلَانِ اللَّهِ تَعَالَیٰ

## خطاب پر اعمی بنام مشائہ تاج پیر امامی

— دستور العمل —

بنگلور تاریخ

۹۹-۱۲-۲۷

۱۔ میں یہیں چاہتا کہ میری شکر گزاری کرو، اور مجھے آرام میں کھو  
بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم پھیشیہ میرے تحریرات پر عمل کر کے مدعا عمر آتم  
اٹھاؤ، اس بیت پر عمل کرو۔  
بdest آوردن دنیا ہنسنیست یعنی تاؤانی دل بdest آر  
۲۔ میں جہاں تک ہو سکے ہر کسی کے ساتھ عمر اور اپنے دوستوں کے  
سامنہ خصوصاً اخلاق و مدارات سے پیش آؤ اور وقت پر انکی نگ کرو، خدا

## اپنا کمال شاعر بھی تھے چنانچہ ذیل میں چند اقتضائیں ملاحظہ ہوں

۲۱

بیڑا ہاتھ بھر جسٹن کا پاٹ ہے وہم موج چین آستین پر  
کہ ہے سرمه کر ہو تیرگی بھی جلا ہے مردم گوشہ شیں پر  
ہوں ہی آہ میری ہے تلک سیر نہیں رہتے کی یہ عالم نہیں پر  
یہ اکھا تھامیرے زاپچے میں فقط ہو جرف عشق اسکے جبیں پر  
اریں گریا وہم ذکر حق ہو دشیقہ ہے قلوب المؤمنین پر  
شکا پینے مکاں پر خلد صدقے فدا ہو لا مکاں بھی اس لکھن پر

حشر کی عربیانی سے کیا آل احمد کو ہو خوف  
پادر تطہیر اڑھاد بیگی ردائے مغفرت  
آج گر آب ندامت سر سے اوچا ہو گیا  
عرش سے ہوئیگا اوچا ک لوائے مغفرت  
خاص سے تاعام سب کو ہو گی امید بخات  
حاص جب ہو گی شفاعت سے صدائے مغفرت  
آرزو ہے حشر میں پاروس حضرت ہو نصیب  
خواہش جنت نہیں اور عطاۓ مغفرت

۳۰

س۶ یہاں کے دیگر آفیسروں سے ملکر ہر سر شستہ دازنک ابط  
پیدا کرو، اور سرکیو ڈین چہاں کوئی آفیسر ہو ضرور ان سے ملو،  
س۷ اس مکان کو ہر گز نہ چھوڑ، اگرچہ کم کراہی کو دوسرا گھر بھی طے  
تم تھاری کو ٹھٹھی اور دیوڑھی کی کو ٹھٹھی اور باورچی خانہ کے کرایے سے  
تمام مکان اور عمدہ عدہ فریچر رچاری وہ سکتے ہیں اور آپس کی قدیم دوچی  
اور سبودی اور اتنے دن سے رخصت دی پہنچ عایت باقی۔ باقی بہت  
اور غیر حاضری میں مال کی حفاظت اور تہبا ریکریدنامی سے بچنے کا خوب  
ذریعہ ہے۔

س۸ اس سے بھی زیادہ تھاری ترقی کیلئے اور بہت سے  
ضروری کار و اشیاں ہیں لیکن اس قدر اہم ہمہات سمجھ کر تحریر میں بند  
کیا ہے ع دل آنر وہ شوی و رہہ سخن بسیار است

## ایک قارسی مکہ مسجد شہاب کی نقل

بتایخ بست و پنجم ذی الحجه ۱۴۲۲ھ بھری بنوی  
دو زمانے کو ایں فقیر از مکہ منقطع راہی سفر مدینہ منورہ زاد  
ھما اللہ شرفا و تعظیما بود لخت جگر سید عبد الشر قادری دہمیسو از مہد  
یلدآ رامیدا زمہد بحمد الامید رامید کو اوجل جلال در شکرانہ نعمت  
طواف زیارت ہر یہ محققرانہ ایں اضعف العباد قبول ناید بمنہ و  
کرمہ و بطیل سیدنا محمد و آل اجمعین ب شہاب الدین

اللہ میں ہے اللہ اور اللہ میں بھی!

فرق معنا ہے حرم میں اور بتخانے میں کون  
میں بین عشق ہے تو عشق عین حن ہے  
شمع میں سوز تعلق گر ہے پروانے میں کون  
بین میں میں ہے یکساں رتبہ فقر و غنا  
ہے امارت میں اگر منجم تو خمانے میں کون  
رم کشت میں ہے ول شاہد وحد شہاب  
غیر آبادی میں رہتا ہے تو ویرانے میں کون

و مفطر وقت فوج دیکھا تو شمر ملوں نے شہ سوچا  
سین شاید تو لوٹا ہے جرامتوں سے بتنگ ہو کر  
کہا یہ مظلوم نے کہ ظالم نہ زخم تیر و سنان کاغم ہے  
جگہ میں سوراخ ڈالتا ہے ہن کا نعرہ لفناگ ہو کر  
کہا ہیں نے کھر میں جاؤں زین جو پھٹ جائیں ماؤں  
سراغ خول دیر حلہ ہے کھوڑا سفید شہ کامنگ ہو کر  
حاظت شیر حس نے دیکھی ہبا کر بیج ابن شیر حق ہے  
اگر چہ لاش رہے بے جنازہ پہ ہے کرامت بلنگ ہو کر  
جو قید خلنے میں ہند آئی کہا یہ زینب نے تب لمحہ کر

خوب ہو جائیکا سود احتش کے بازار کا  
جنس عصیاں پر ملی نقد بہائے مغفرت  
رحمۃ اللعائیں کی تکی ہے خاطر دیں  
انتہائے محیت ہے اپناء مغفرت  
ہے نیچہ میرے حضرت کی شفاعت کا شھاب  
رس اللہ اللہ نے شاید بنائے مغفتر

پست مطلق ہے مقید کے ہے کاشانے میں کون  
آب ہے گرا بر نسیان میں تو در دانے میں کون  
کفر میں اسلام میں ہے فرق خالی نام کا  
سنگ اسود کر حرم میں ہے صتم خانے میں کون  
داخل و خارج وہی ہے آمد و شد میں وہی  
دن میں آنے کے لئے دم ہے بخل جانے میں کون  
ذرہ ذرہ میں ہے جب نور حمل جملہ گر  
عقلوں میں گر شریعت ہے تو دیوانے میں کوں  
بادہ ظاہر ہے معنی کی اک ہے کیفیت  
ہے اگر محذوب میں جذبہ تو مستافے میں کون  
سیر باطن کی اسی نظرۂ ظاہر ہیں ہے  
دل اگر خمانہ ہے آنکھوں کے پیانے میں کوں

ریس چپلے کے نزدک سر ہوں کھاؤں کیا نہیں سنگ ہو کر  
جدائی شد سے زیست بھاری ہی کاشن اس غم میں مری جاتے  
شہدا۔ سینے پر زندگانی کے سخت جانی ہے سنگ ہو کر

### بِرْشُ وَ لِيْسَرَأْ مَهَا وَ كِبِيلَ آكِلَّ حَصْوَى الْعَزَّ

یہ نوسب پر روش ہے کہ قدیم دستور کی مطابق برش راج  
کے زمانے میں انگلستان کی ہائی مکان حکومت برطانیہ کی جانب سے  
ایک انگریز منتخب پورٹل ہندوستان کا نائب باڈشاہ بننا کر بھجا جاتا  
اور وہی شخصی طور پر پوچھے ہندوستان اور اسکی کلی یا ستوں کا حکم ان کیلاتا  
تھا اور اسکی عزت عین سرکار برطانیہ کی عزت بھجی جاتی تھی اس کا نام  
حکومت کی اصطلاح میں ویسا رئے ہند ہوتا تھا اور ریاست میسور  
کے دوسرے پر بھی آیا کرتا تھا۔

چنانچہ پہلاً ویسا رئے لاڑ دیفرنگ اور اسکی الیہ دوسترا  
ویسا رئے لاڑ لا رش دون نیسٹر اور ویسا رئے لاڑ گزدن تھے، ان میں  
سے ہر ایک نے ریاست میسور کا معاشرہ کیا اور طار خلد آشیا پیو سلن  
شہید رحمۃ الشرعیہ کے مزار اقدس کے دربار میں حاضری دی تو حسبی  
دویں ریاست میسور کی درخواست پر حضرت شہاب مددح الصدر

مقدمی میں خوش آمدید کہا اور قصیدہ موصیہ پڑھا تھا۔ در  
میں ریاست میسور کی سرکار والاتبار کی جانب سے آپ کی اور  
کی شاعری کا قابل رشک انتیازی اعزازی انعامی شاہکار  
ٹھا پہاڑ کے نتیسرے ویسا رئے لارڈ گزدن آپ کی ظاہری شہدا  
ویسا رئے سے کچھ ایسے مناثر ہوئے کہ آپ کو درمیان کھڑا  
لر کے خود آپ کے دایں بازو کھڑا ہو گیا اور آپ کے باین بازو  
لیکی ویسا رئے کھڑی ہو گئی اور اس بیعت کا فوٹو لیا گیا۔

### مَهَارَاجَهَ مَسِيرَوَ کِي جَانَسَهَ آكِي خَطَابَيَ

حضرت مهاراجہ میسور کرشن راج اور دیاروالی ریاست میسور  
کے ہبہ دولت پر مہینت میں حضرت والا منقبت الحاج مولانا مولی  
سید شاہ شہاب الدین صاحب قادری قدس سرہ اور حضرت اعلیٰ  
منقبت الحاج مولانا مولی حافظ قاری سید شاہ مید صاد صاحب  
 قادری قدس سرہ دونوں ایک دوسرے ہمہ مردم ہمچر سر اسر و برا بر کل  
سلمان ریاست میسور کیلئے آسمان ریاضت کے آفتاب شرافت و  
ماہتاب کرامت سمجھے جاتے تھے ان دونوں سے خود مهاراجہ راج  
نهایت ادب کیسا مخصوص و محبت رکھتا تھا اور انہا درجہ کی خوش  
اعتقادی کو لئے عیش آتا تھا۔

ویت ایجا رسید کہ جتن سالانہ دسہرہ کے دربار میں علی

روں الاشہاد خطاب شاہانہ سے ان دونوں بزرگوں کو فوانزا  
چاہا میکن اسوقت اول الذکر حضرت شہاب مదوح حاضر نہ تھے  
ثانی الذکر حضرت الحاج مولانا مولی حافظ فاروقی سید شاہ مرصاد  
بادشاہ صاحب قادری قدس سرہ کو فقط سراج العلماء کا  
خطاب من خلعت و پدک پیش کیا گیا۔

واقعی یہ بزرگوں ایکاں روزگار تھے، آپ قطب رباني محیوب  
سبحانی محی الدین شیخ عبد القادر حسیانی رحمة اللہ علیک اولاد سے حسني  
حسینی صاحب کمالات مقدورہ و کرامات مشهورہ تھے چنانچہ ایک  
روز کاظمیہ کہ غشی غلام قادر علی خاں صاحب قادری حیثی نظمی  
تفسیر القرآن کاملاً العصر کر رہے تھے کہ یک بیک آپ کے پیرو مرشد  
یعنی حضرت مصطفیٰ سید شاہ مرصاد بادشاہ صاحب قادری قدس  
سرہ تشریف لائے انکے ہاتھ میں کتاب بھیجی ہی تبسم فرماتے ہوئے  
غضیب آلو داندار میں فرمایا ابھی بھی کتاب کی ضرورت ہے تو خود کتاب  
ابسا ہوتے ہوئے نیز سے لئے ہنوز روزاً اول معلوم ہوتا ہے۔ تو وہ کتاب  
ہے جسے حدود ہنا یافت نہیں۔ کیا حضرت شاہ نیاز قدس سرہ کافران  
یاد نہیں لے دیکھے۔

مارا یکتاب دگر صیحت حوالہ دلبر کہ زخود دا مم دا میں است کتابم

میت جا از ورق دفتر علم من نسخ جامع عجب اک طرف کتابم  
بسی جا کئے مکتب عشق میں سبق مقام فنا لیا  
جو لکھا پڑھا فہانیا زنے ائے صاف لے سے بھلا دیا  
فرض آپ کے مکمل حالات کیلئے رسالہ صوصاد العیاد کی طرف  
وجوں کریں آپ کاسن دفات مسکین نے یوں نکا ہے۔  
از وفاتش چوں خبر بشپیر آندھ از زیان

مرشد کامل برغۃ نفت مسکین سال او  
پھر اسی سال دوسرا سے دسہرہ کے دربار بخش شاہی میں اول  
الذکر حضرت والا جاہ مولانا مولی الحاج سید شاہ شہاب الدین صاحب  
 قادری قدس سرہ کو خطاب استطباب سراج العلماء پیش کر کے سرفراز  
بیا اس کے بعد خطابات کا سلسلہ ان دونوں بزرگوں پر ختم ہو کر لیا  
ایں سعادت بزور بازو شیست تاذ بخشش خدا شے بخششندہ

آپ کے حاشیہ کی روائی اور ان کا حقیقتی سیر قلمبے کا ہندگا  
کل ریاست میسوریں راجہ سے پر جانک آپ کی تظییم و تکریم کیا  
کرتے تھے آخر آپ کی بڑھتی ہوئی قدر و قیمت کی وجہ سے جل جن کو میں  
شرط سپینہ بھلا کی لوٹی کے سرغنے اور فتنہ و فساد کے فرعونے اپنے شرائیں

بدعو کئے کئے تھے جن کے اسماے کے گرامی بہریں۔  
امام الفتوی شیخ المناظرین حجۃ الملة والدین حضرت مولانا مولوی  
اللهم حبی الدین صاحب قدس سرہ سابق مفتی عظیم و صدر مدرس  
باقیات صالحات ویلور (سرکرد) خلف اعلیٰ حضرت شیخ ولیور  
حضرت مولانا مولوی الحاج ابوفضل ضیاء الدین محمد صدیق نائب ناظر  
صالحات صالحات ویکو شیخ الفلاسفہ حضرت مولانا مولوی الحاج عبدالجبار  
صاحب نائب صدیق صالحات صالحات ویلور (معاونین)

غرض ان بزرگوں نے اپنے آہماں میں یہ ثابت کر دیا کہ جو کافی  
سوالی کے نام سے داخل کیا گیا وہ دراصل شکایت نامہ کے سوا اور کچھ  
وہ قوت نہیں رکھتا اس طرح اشراز کا جہانہاً چھوڑ دیا اس وقت کے لئے  
اللہیزی محشریت پور و بیلیں سُر و دیڑال نے (جو طریقے میں دورانیش  
معاملہ فرم تھے) بخوبی سماعت مقدمہ اور عور و خوش کے بعد لمفروں پر  
فرمودہ جرم قائم کر تھے ہوئے پہلیک محرم پر جرمانہ سور و پیہہ ادا کئے جائے  
کہ کم صادر کر دیا۔ فی الحقیقت یہ واقعہ حضرت محمد حذیح الذکر کی ایک نہ  
کرست بنکریہ گیا۔

(الحق ما شهدت به الاعلام يعني حق وہ ہو کہ جملی خود دون  
کواری نے جبٹی محشریت کے فیصلہ کی خنزیل کی طرح ریاست بھریں  
پھیل گئی تو اطرافِ اکناف میں خوشی کے شادیاں نے بخشنے لگے اور  
تہذیت کے جلسے ہونے لگے۔

شورخیر آوازہ سے یہ وباصیلے ہوئے اور بشرطی زمانہ پر عنادو  
تفاق کا وارکٹ ہوئے دارالندوہ کی طرح ایک مجلس هزار کویا بتا  
ہوئے تھے یہاں تک کہ اپ کے طفل شیرخوار کی میت پر تختہ پلنگت تک  
بند کر دیا تھا نیز دفن کے وقت چند اشترائی مخالفت کا خلیج قائم کر دیا  
تھا، طوفان بدینیزی کا ناظر اہر ہوا تھا، لیکن سرکار کی ہوشیار پوس کے  
رد عمل اور بر وقت مراضت نے انکو ان کے کیفر کر دا تک پہنچایا اور وہ  
بچہ باقاعدہ علی رغم اتفاق الاعداء قبرستان میں دفنایا گیا۔  
اس کے بعد محکمہ پولیس نے انسداد و فتنہ و فساد کی بناء پر  
ان اشرازوں مقدمہ دائر کر دیا ہیں کمپیلمیٹ خلف الصدق  
احضرت موصوف سید شاہ عبدالرازق صاحب عرف تاج پیرا  
صاحب قادری معین الوزارت مدظلہ العالی تھے۔

اور ان اشرازوں کی طرف سے (جو مدعا علیہم) تھے ما  
کی جیل سازی میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ حضرت موصوف کے اعتقاد  
خلاف شرع اہل مسنت و جماعت ہیں اور نامہنا وغیر معتبر افاقت  
سندھی مولوی (جسے کوئی نہیں جانتا تھا) کا جعلی فتویٰ کو روٹ میں داخل  
کیا گیا۔

اسکی تردید و تعلیط اور اس کے زہوق و بطلان اور اس پر جروح  
قدح کرنے کے لئے بڑے بڑے چوپان کے علاجے جامدہ باقیات صالحی

شیخ شهادت حنفیہ کتبیہ جملہ ائمۃ فرقہ علیہ السلام

حسین بخاری رضی الله عنہ حضرت مسیمہ نامہ و مسروخ خواصی خواصی خیر قوم  
رکن الملک حضرت شیخہ عبدالرؤوف حنفی قادری معروف  
تابع پیاران حنفی مسیمین الوراثت سجادہ شیخ سید شا  
عبدالقادر مفرغ قادر اولیاء کرنگر تصریح فلسفہ نویسین میسرور مظلہ العمال  
خلف القبلہ

حضرت الحجج علیہن السلام اعلیٰ تعالیٰ فی مسمیٰ ملقب سراج العلماء مولوی  
شیخہ شہادتین امام اسحاقی حسین بازشاہ حنفی قادری دویرین

## شیخہ کامنہ طیبیہ (شیخ) کلمسیتا تو حیلہ مریعہ

شرح و تعریف عالیجنا سراج سلام ولی بالکمال محمد حبیب امشی حنفی قادری باقی عیوی  
و دیوری عینی دار الافتخار شھقانی عینی بیہ بکلوری  
(سکن حکیمیہ آنک اندیما مسلم متعبد کامداد (کامداد)



شیخہ حضرت سراج العلماء مولوی شیخہ شہادتین صاحب قادری فردی العلی  
والد باب حضرت مسیمین الوراثت شیخہ شہادتین پیغمبر ایضاً صاحب قادری مظلہ العمال

## پیش لفظ

**از عالی حناب معلم الکار افضل العمال حضرت الحاج علام  
مولانا ناصری سید الوہاب صاحب بخاری پر پسال فتوح کالج مدرسہ**

میں نے مکمل سٹوچ توحید الاربیعہ مصنفہ عالم اجل حضرت الحاج سراج العمال  
صوفی صاحب مولانا ناصری سید شہاب الدین صاحب، قادری قدس شرہ مرشد  
زادہ خاندان پیغمبر طهان شہید رحمۃ الرضا علیہ کا بخور مط الله کیا، حضرت مسیح  
نے نہایت سلیس فارسی میں کلر ظیبہ کی حقیقت پر نہایت بصیرت افسرو زرشنی ڈالی  
ہے اور اس سے بازار ہے یا اس پر عمل پیرائہ ہونے کے نفع نات کو واضح  
فرمایا ہے جو میری دانست میں تاریخ کرام کے لئے فائدے سے خارا نہیں۔

اس رسالہ کو صنف مددوح کے خلف الصدق عالی جادہ راجحت  
رمیں قوم سید تاج پیراں صاحب بلقب بمعین الوزارت قادری  
عنی عنہ اپنے خرچ سے طبع فرمائرنہ صرف اپنے کران پایہ والد بزرگوار  
کی یاد کوتارہ رکھنے کا اہتمام فرمایا ہے بلکہ اپنے خاندانی فیضن کو دوسروں  
لئے پہنچانیں سی بیان فرمائی ہے، اور اسی لئے سید صاحب مددوح مجھی

ہاتھ شکریہ کے منتحقی ہیں۔

چونکہ اصلی کتاب فارسی میں ہے اور اس کا فائدہ صرف ایک  
خاص حلقة نک محمد و درہ جاتا ہے۔ نظر بر آں اس کتاب سے طلبہ کو  
جبکہ و مکرمی حضرت مولانا ناصری الحاج ابوالکمال ہجت حبیب اللہ صاحب  
باقوی ندوی دیوری مفتی دار الافتاء درسہ حقائیق عربیہ بنگلوری نے عام  
نہیں اردو میں شرح و ترجمہ فرمادیا ہے تاکہ کتاب کی افادیت عام ہوئی  
ان دو مختراٹ کو مبارکبا دیتا ہوں اور بارگاہ ایزدی ہیں دعا کرتا ہوں  
کہ انکی یہ سی شکریہ اور وہ عنده اللہ والناس مقبول ہوں۔ آمین

الراقم العبد الصدیف

**سید عبد الوہاب بخاری**

مددوح  
عنہ  
کے  
لئے  
بخاری  
کے  
لئے  
بخاری

## عرضِ مؤلف

حضرات صوفیانے کرام و اولیائے عظام کی اصطلاح میں انسان انسان کامل ہرگز سرگزینیں بہوتا تو فتیک و تخلیہ و صفتون کے زور و زیور سے آراستہ پیراستہ نہ ہو جائے۔ تخلیہ سے مراد تن من کی بخاست یعنی شہوت و شیطنت کا لباس عربی اور پھینک دینا ہے اور تخلیہ سے مراد تن کی طبارت یعنی عبادت و ریاست کا لباس روحاں پہن لینا ہے۔

انہیں دو اعلیٰ صفتون کے معیار حقيقة انسانیت و اسلامیت کا دار و مدار برقرار ہے نیز یہی صفتیں میزان عمل کے دو بھاری پتے ہیں جو صداقت وال کی صورت میں انسان عروج و کمال کا در افرانفری کی صورت میں ہبوط و زوال کا جائز ستحی بن جاتا ہے چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فاما مَنْ ثَقَلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةِ رَاضِيَةٍ وَّ أَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمْتَهَنَّهَا وَهَاوَيَةٌ وَّ مَا أَدْرَاقَ مَاهِيَّةً نَارُ حَمِيمَيْهُ اور یہ بھی مسلسل ہے کہ تخلیہ یہ دو صفتیں انسان کی ذات میں علی وہج الکمال ہرگز اب جمع نہ ہونگی جب تک کہ اس کے ایمان کا لھر توحیدات اربعہ یعنی توحید کے چار چراغ سے روشن

لہ ہو جائے۔ تو یہ معلوم ہوا کہ انسان پہلے مسلم چھوٹمن پھر عارف ہاں ہے فرانی قی اشد چھرباتی باشند ہوئے اور منازل الہمہ طے کرنے کے لئے توحیدات اربعہ کا جاننا بے شک ایمان کا جزو لا ینفک ہے کیونکہ قی الحقیقت سورہ اخلاص کا خلاصہ ہے جو قرآن میں الہمیت کی ذات صفت کا بیان ختم رسالت کی زبانی سنایا گیا ہے۔ دیکھو  
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ إِنَّ اللَّهَ الصَّمَدُ كَمَا يَصَدُّ كُلُّ مُوْلَدٍ  
 وَكَمَا يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ۖ ۱۰۲

اسی بناء پر عالم و عالم، قابل و فاضل۔ صوفی و صافی۔ شاعر عالی تاج الفضلاء، سراج العلماء الحلال مولانا مولوی سید شاہ شہاب الدین صاحب قادری قدیم سرہ جکہ آپ حییہ آباد تشریف لیکے تھے آپ کی قابلیت سے متاثر ہو کر خود دیوان سالار جنگ اول نے آپ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور منصب تعلقداری کا عہد پیش کش کیا لیکن آپ نے یہ لہکر کہ ہمارے خاندان میں کسی درجہ تک کسی دنیادی حاکم کے آگے نہ ہوں جھکایا تو میں کیسے قبول کر سکتا ہوں) آخر اس سے کنارہ کشی اختیار فرمائی۔ پڑا رہ رائجین دافری کہ آج سے ۱۷۵ سال قبل شتر شاہزاد بان فارسی میں ایک رسالہ گذرستہ توحیدات اربعہ کے نام سے تصنیف لھیف فرما کر اپنے پسند گوں کیلئے خصوصاً اور جملہ معتقدوں کیلئے عمرہ اپنی یہ میراث رومانی یاد کار شاہ ہر کار روز گا چھپوڑ گئے لیکن وہ آپ کے حین حیات ہماری بزرگ سے مطلع ہوئے نہ پایا۔

(اے دُھماز من و اے جملہ جہاں آئیں باد)  
پسند ہا داریم و حاصل شد فراع  
ماعلینا یا انجی الا البلاغ

### خاکسار

## ابوالکمال محمد حبیب اللہ

با قوی ندوی حنفی قادری و میلوڑی عفی عنہ  
لئے دارالافتاء مدrese حقانیہ عربیہ بنگور سٹی

### چاہر دقا

عالم خودی میں کون آکے صفا سائیا  
ویکھا شفا بر عالم کر شہر سلیمان کو  
آئیں سکندری کچھ بھی نہیں ہے بر تری  
شانِ شان بوندی و تم و تم تمندی  
کو ششیں نامتام ہے محیم راز ہو کا کیا

نَذَرِي زارِ بینَ أَهْلِهِ كَهْ كَوْئی بلا گیا

آج ہزار ہزار شکر پور و کار کہ حضرت محررج الصدر کے خلف الصدق  
اویں سجادہ نشین محدث عالم مخدوم امام ریس قوم محسن تک حضرت سید  
شاہ عبد الرزاق صاحب قادری معروف ہے تاج پیراں ملققب بے  
معین الوزارت مدت نظمہ العالی شے بفوائے (آنچہ پر نتواند کرد  
پسراست کند) اپنی نو دسالہ پیرانہ سالی و ناقوائی کے پیش نظر اپنے والد  
ماجد مرحوم کے اس گھر نایاب گرانا یہ گنجینہ معانی خزینہ رو جانی یعنی  
فارسی سکل دستہ توحید اربعہ کی اردو ترجمانی کی گرانباری کا فرد صرف خلص  
ہے خود پیش سر لیا اور اس کا ممکنہ انجام وہی کہ لئے نظر النفات مجھ  
خاکسار کی طرف اڑانی فرمائی کہیں اسکی سعادت کرنیں ھیں کروں  
لیکن میں نے علم تصوف کی بے ایضا عنی وکم طاقتی کے باوجود بفوائے  
(بندہ چ دعویٰ کہذہ حکم خداوند راست) آپ کے مبارک ایماء نو سیجا  
و حکم لاسیما کی تعلیل پر کمرتیت باندھی اور اس جلیل القدر خدمت کو سخی و  
غوبی انجام دے رہی دیا یعنی مقدمہ کتاب مع اردو ترجمہ و شرح معانی و حل  
لقات کھلکھل شجھہ (کلمات طیبہ ترجمہ توحید اربعہ) کے نام سے شائع کیا:  
بالآخر ہماری دعا و درعا خداوند سبب الایسا بے بار بار  
سے یہ ہے کہ اس کتاب لاجواب کو ہر شخص کے لئے تعویذ نظر  
لہان کرنے اور آئندہ لاطی دنیا کے ہر فرد کو اس کے پڑھنے  
کا اشرفت، عطا کر دے اور اس سے بخات اخروی کی  
راہت عنیت کر دے۔ آئین یارب العالمین۔

## تعارف

پربات اظہر من الشمس و اشہر من الاوسم ہے کہ ریاستِ ملک میں  
ملک بڑا غلطہ ہے وہ سنان میں ایک بقعہ سر سبز و شاداب قطعہ انتیاز و انتہا  
لا جرا ب ہے چنانچہ اس کے ثبوت میں خود اس کے آخوندگی میں علاقہ  
کو لا اخطہ رنگیز اور زر و جواہر کی کان شہور ہے۔ عرض یہاں جہاں قیمتی  
محضی اشیاء کی پیداوار ہے، وہاں البتہ بلے نظر پر اپنے انفاس کی نفوس  
قدیمیہ بھی شہرہ آفاق یاد گار روزگار پرست ہیں۔

ہمارے بزرگ عالی مقام مددوح و مخدوم الائام حضرت سید شاہ  
عبد الرزاق صاحب جنپی قادری معروف بـ تاج پیری ال ملقب بـ معین  
الوزارت بـ مجاہدہ میشون سید شاہ عبد القادر معروف فـ قادر اول بـ اکنکھوں  
مقصل قـلـہ سـنـگـپـنـ میـور و سـلـطـان شـہـیدـ گـنـگـنـ مـظـلـهـ العـالـیـ کـےـ والـ  
ماجـ صـوـٹـیـ صـافـیـ الـحـلـجـ مـقـبـ بـ سـرـاجـ الـعـلـمـ اـخـلـوـیـ سـیدـ شـہـابـ الدـینـ  
صاحب معروف جہنم باوساہ صاحب شفی قادری میلواری قدس سرہ  
انہیں میں سے ایک سنتاڑتین پاک پورتھی تھے کہ آپ کے دم قدم کی  
ید ملت دور دو زندگی اطراف را کناف عالم میں خبرات و برکات کی  
کرنیں بھیلی ہوئی تھیں کیوں نہ ہو آپ کے دارالیجاد سید عبدالـ  
شاہ صاحب قادری عرف بـ مصنون صاحب قدس سرہ اور آپ کے جا  
امجد حضرت سید مجید ازیز شاہ صاحب قدس سرہ ماسکن انکار و دیلوار

۹

لئے لوں ہیں دو نوں آبائی مشترکے دو شہروں مخترا و رخاندان سیادت  
کے دور و شن چشم و چسرا غریق، آپ کے ایک علاقی بھائی سید  
شاہ محل شاہ صاحب قادری ترپاپوری فخر رخاندان یگانہ روزگار تھے  
کی ایک شہر و ریاست میں جعفر حسین صاحب رضوی قادری کی جیوی تاضی  
لیے ایک شہر و ریاست میں جعفر حسین صاحب رضوی قادری کی جدا علیہ کا نام  
لیے ایک شہر و ریاست میں جعفر حسین صاحب رضوی قادری کا نام  
کی الدین شیخ اسد شاہ بغدادی قادری ساکن انکوہ ضلع کاروارہ  
آپ ناسن والا دوت اور آپ کی تشریف آوری بخدا دے ہوئی تھی۔

حضرت مదوح الصدر سید شاہ شہاب الدین قادری عزیز حسن  
باوساہ صاحب قدس سرہ نے ایک ہمیں پیدا ہوئے اور آپکی بڑو ش کی  
آرائیں، عالم شیر خواری کی آسانی شیں محبوب سیکم محلات دیلوار کی نازیں  
کو دے گھوئے ہیں ہوئیں اور اس عالم سفر سنی ہی میں دلایتی کرامات  
ہی لفڑائے کے تقریباً پانچ سال کی عمر میں جدک لاصم و سیم را درون  
علمی تک عالم نہ تھا قرآن شریف کا دروخت نم کر دیا۔

ایں سعادت بزرگ بار و نیست تناہ مجذوذ خدا سے مجذوذ

## تحصیل علوم

آپ کی تعلیم و تربیتی تحصیل و تکمیل علوم و فنون کا سہر عالم باکمال  
کامل بی مثال حضرت مولانا مولی علام قادر صاحب در اسی قدس سرہ  
کے سرفاکار آپ چند ہی مدت عدیدہ میں رشک عالم یگانہ روزگار

کہلاتے بخشنہ اور فضاحت و بلاغت کی روایت و خوش بیانی میں طوف رکھتے تھے اور دیاست بھروس بحر العلوم کے درستکارانے جاتے تھے نیز آپ بابیں ہم خوبیاں خوش گلو، خوش آواز فنِ موسیقی بیان در بھر شغف رکھتے تھے اور (بتوٹ) یعنی پنجکشی و بغیر میں زبردست میڈیٹ رکھتے تھے کہ ہر کوئی آپ کے آگے بچ کھائے بغیر نہیں رہ سکتا اور آپ کالراہ ماتا تھا کہ زبردست پنجے بدستقابل کو زبردست کر دیتا تھا آپ کا سامنہ و شدید ہدایت، شجوں بیعت و خلافت نہ صرف بزرگان دین بلکہ جدا علی سیدنا سید عبد الرزاق صاحب قادری قدس سرہ معین خاندان قطب بانی - غوث صمدانی محبوب بجانی شیخ حجی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ سے وابستہ تھا

## آپ کا نکاح و شرح اولاد

حضرت مددوح الصدیق کی دو بی بیاں تھیں۔ پہلی بی بیاں جن کا نام غزل النساء بنت سید شاہ محمد قادر عرف شاہ صاحب قدس سرہ (جو حضرت موصوف کے حقیقی جیچا تھے) ان بی بی سے جملہ اولاد ہوئیں جن میں سے صرف ایک حضرت عالی درجت معین الوزارت سید شاہ نعیج پیراں صاحب بیٹھ لعلہ العالی زندہ نقیب حیات تھیں جن کی عمر شریش آج اتنی سے زائد ہے۔ فوے کے خریب ہیں۔ آپ دیاست معیسور کے بہت بڑے مشہور بزرگ علم مشرق و مغرب کے علماء

علماء کاری اعلیٰ سے اعلیٰ متعدد عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں تو میں  
میں ادارات ویبی و ملی خدمات مختلف و متعدد پر فائز ہیں۔ اور  
اب تقریباً تین سال سے کامیاب صحیاب و غایفہ یاب ہیں۔ اور  
اپنی بھی آپ پولیس غشہزیں آپسکر و غیر مسلم اقسام میں بالتفصیل  
ماہب یکساں مقرب ہیں آپ کے اوقات کا زیادہ تر حصہ قومی خدمت  
یکیلہ وقف ہے آپ مخفاف اور دوسرے کے ممبر اور اکن کی حیثیت رکھتے ہیں  
اپنی وظیفہ بانی اور دریادی علمی و قومی فیاضتی کا کیا کہنا مشاء اللہ تقریباً  
پانچ ہزار روپیہ کی گراں قدر رقم یعنی آپ نے اپنے وظیفہ کا ایک حصہ  
پانچ سے منحکا کر کے گورنمنٹ کے زیر نگرانی وقف کر دیا بانی طور پر اس  
کے مضافت سے گورنمنٹ میسور یونیورسٹی میڈیکل کالج میں ہر سال  
مائیں تینس روپیہ کے حساب سے ایک طالب علم کا وظیفہ مقرر ہے اور  
وہ برادر لکھاڑا اٹھائیں سال سے اب تک برسیل صنات جاری چشمہ فرض  
شہاب الدین سکالر شپ کے نام سے جاری ہے فخر اہل اللہ  
حیدر الجزاں بفضل اللہ تعالیٰ بہتر ہے طی و ذاکری فن کے سند  
یافتہ طلباء برسروز کاراں کے زندہ رکارڈ موجود ہیں خداوند جل جل  
علا آپ کے سایہ کوہاں سے سرپر دیز تک سلامت رکھے۔ دوسری بی بی  
جن کا نام سعادت النساء ہے ان سے ایک فرزند (یعنی حضرت  
تاج پیراں صاحب کے سوتیلے بھائی) ریٹائرڈ و سرکاری مہندس اور سید  
پاشا صاحب قادری ادام مجدد اور ایک دختر سیدہ تاج النساء  
پیراں

(سوئیلی ہین) یعنی بیکم سید مرتفعی بادشاہ صاحب مرحوم سجتا و  
نشین درگاہ حضرت میر حیات قلندر عرف داد احیات قلندر ضلع  
چکٹور (بابا یادھن گری) سجادہ نشین داد احیات قلندر درگاہ چکٹور  
یہ دونوں مرحومہ مروجعوں کے چڑاولادیں سے زندہ ہیں یہ دوسری  
بی بی خاندان نوائلت سے طاہر رضا نے کی تخلیق:

## آپ کا شجرہ آبائی

10. حسین از زادہ
11. سید عبد اللہ
12. سید ابو صالح

حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضی ارم اشود جہہ، امیر المؤمنین حضرت  
امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسن امین حضرت سید عبد اللہ المحن حضرت  
سید موسی الجون، حضرت سید عبد اللہ الثانی، حضرت سید موسی الثنائی  
حضرت سعید داؤد حضرت شمس الدین سید محمد حضرت سلطان الاولیاء  
سید عبد القادر جیلانی حضرت فتح الدین سید عبد الرزاق قادری حضرت  
سلطان الاولیاء سید عبد القادر جیلانی حضرت فتح الدین سید عبد الرزاق  
 قادری حضرت سید ابوصلح قرق قادری حضرت سید احمد بن قادری  
حضرت یحیی الدزاہ قادری حضرت سید محمد قادری حضرت سید علی  
 قادری حضرت سید محمد قادری حضرت سید محی الدین قادری حضرت  
سید محمد قادری حضرت سید محی الدین قادری حضرت فتح اللہ القادری  
بغدادی صاحب الولایت حضرت سید محی الدین قادری حضرت سید  
عبد اللہ قادری حضرت شمس الدین سید محمد قادری حضرت سید محی الدین

## آپ کا شجرہ خلفائی

فیقر ضمیف محی الدین سید عبد اللطیف خلافت و احجازت از پیغورد  
سید شاه ابو الحسن ثانی دارد و او از سید شاه مرتفعی بن سید محمد غوث  
ابن سید قطب الدین ابن سید عبد اللطیف عرف بابو جی و او از برادر  
عموی خود رکن الدین سید شاہ ابو الحسن قریبی ابن سید عبد اللطیف  
ابن سید ولی الدین ابن سید عبد اللطیف عرف بابو جی و او از عم خود  
سید علی محمد و از عم خود سید قطب الدین و او از برادر خود سید کریم  
محمد و او از والد خود سید نور اللہ و او از والد خود قاضی سید علی  
محمد و او از والد خود سید محمد مقبول عالم و او از والد خود و او از والد  
خود سید جلال و او از والد خود سید حسن و او از والد خود سید عبد الغفار  
و او از والد خود سید احمد و او از والد خود سید راجو و او از والد خود

سید محمد الملقب به شاه عالم من عن راہنما و از والد خود سید  
برهان الدین ابن محمد عبد الله المشیر بقطبی عالم را و از والد خود  
سید ناصر الدین محمد رواوی والد خود سید جلال الدین مخدوم چانیل  
و او اشیخ خود شیخ محمد بن عبدالغئی و او اشیخ خود شیخ شمس الدین  
عبدربن فاضل و او از والد خود ابی المکاوم فاضل و او از والد  
خود شیخ ابی الغیث ابن جمیل و او اشیخ خود شیخ شمس الدین علی ابن افغان  
و او اشیخ خود شیخ شمس الدین علی الایمال و او از سلطان الاولیاء سید  
محمد الدین عبد القادر الحسینی الجعفری الجیلانی رضی اللہ عنہ و  
ارضاہ عننا ولا حرمنا من برکاتہ و او اشیخ خود ابو سعید مبارک  
محترمی و او ابی الحسن علی الحسن کاوی و ابی الفرج یوسف طباطبائی  
و او ابی الغفضل عبد الواحدی مینی و او ابی عبد العزیز سہیل مینی و او  
اشیخ شبیلی و او از سید الطائف چنید بغدادی و او از سری سقطی و او  
از معروف کرنی و او از امام علی متولی رضا و او از امام موسی کاظم  
و او از امام جعفر صادق و او از امام محمد باقر و او از امام زین العابدین  
و او از امام حسین رضی اللہ عنہم و او از امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ  
وجہه و او از سرور انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم . این هر دو شجره  
معظمه مکرمی قادریہ بجزی سید شهاب الدین قادری عرف حسن  
با دشاد و امداد برکاتہ موقد شد و فقه الشیعیان و ایانا من مصنفان  
مرقوم ۲۴ ارشد علیہ بجزی محمد الدین

## آپ کا خرقہ اور خلافت نامہ

الحمد والمنة لولیہ والصلوٰۃ والتحمۃ علی نبیہ ﷺ علی<sup>۱</sup>  
آل روااصحابہ الکرام الداعین للناس علی دارالسلام اما  
بهدی جوں برادر و الامنیت جامیع شریعت و طریقت عالم و عامل بلند  
مکان عالی دو دنیاں ازا و از سلطان الاولیاء سید عبد القادر جیلانی  
خدومی سید شهاب الدین قادری عرف حسن با دشاد برکاتہ از بزرگان  
خود و طریقہ علیہ قادریہ چاڑی بزود و برسلاک بزرگان صرفیہ سلوک و  
دعوت می نمود اجازت سلسہ قادریہ وغیرہ ایں فقیر نیر بکم ظن  
طلب فرمود فقیر پس از استخارہ و توجیہ تعلیم طریقہ آبائی و خلفائی  
 قادریہ کے از مطلع اذار الہی منع اسرار نامتناہی دلیل طریقت ترجمان  
حقیقت قطب الزمال لسان العرمان العالم الربیانی ابی شیخی سید شاہ  
ابوالحسن القادری الولیوری قدس اللہ اسرارہ و اعاد علینا فیوضاتہ  
و برکاتہ و طرق دیگر از دیگر بزرگان رسیدہ بود اور امجدداً فرقاً  
پوشانیدہ و رخصت، واد-

و ہر دو شجرہ آبائی و خلفائی وغیرہ ابامن ارادت شہاد و ایضاً  
دعوت دو رو درجیع سورہ قرآن مجید و احادیث محدثی علیہ الصلوٰۃ  
والسلام و حسن حسین جزوی و غرب الاعظم قادری و حزب ابوالحسن  
شاذی و نفوی و نو و نہ نام باری تعالیٰ و دلائل المیحرات و قصیدہ

بُرُوده و نماز ہائے حاجات و قول الجھیل و جو اہر السلوک داد مشترط  
اجازت استقامۃت بر شریعت و ثبات بر طریقت و حقیقت است  
و بنزد گان خدا را بجانب حق جل مجده کشید و از لوم لام نیند شید بعد اذ  
و شہمان و عجیب چینی عجیب چینیاں و حسود حاسدان المفاتن نکند و  
مشغول کار خود باشد و المسئول من الله سبیحانه ان یعصمه  
عدم الایدیق و بمحظته عمل الایبغی و ان یتیبه على تابعه  
و عمل متابعه سید المرسلین علیه و علیهم من الصلوۃ  
افضلها و من التجیات اکملها مرقوم ۱۲ اشعبان جمادی ۱۴۰۷  
اللّٰهُمَّ بارک فی خلافتہ و اثر فی اجازتہ و اجب دعوته  
و احظی مرادک بحرمت تجییبیہ محمد وآلہ و صحیہ اجمعین  
بر حمتك یا رحمۃ الرّحمنین محبی الدین عفای اللہ عنہ .

آپ کے چند خلفائے خاص کے اسمائے گرامی !

مولوی شیخ احمد رفت یا رجہنگ اول      حیدر آباد کن  
میر محمود شاہ صاحب قادری ناریل سکول      شہر میسور  
آپ کے بعض تلامذہ کے اسمائے گرامی !

ابوالبرکات سید رویش پیر شاہ حنفی قادری مرhom متولی جمیعہ مسجد میسور  
جناب سلطان محمد بن خان صاحبے حرم سلطان منشی ہما جمالیج عسیو یونیورسٹی  
میر حیات صاحب مرhom روچی      میسوری  
محمد باقر صاحبی بوی بر ق کافی پلانٹر      ہاسن ضلع میسور

## مکتوپات

مکتوب گرامی اعلیٰحضرت شیخ ویلور بانی در شریعت  
الله العالیٰ و یلور خلیفہ قطبی یلور سید شاہ محی الدین فخر ترہ  
بنام حضرت شہریاب مرhom قدس سرہ  
مولانا و مخدومانا سید پیناہ مشینخت دستگاہ مکرمی مظہری مولوی  
سید شہاب الدین صاحب دامت برکاتہم بحدائق خاصہ مسنونہ  
اللّٰہُمَّ مَلِکَ الْعِلْمِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهَا وَاشتیاق  
طلب خیرتی بال manus یہ ہے کہ الگرچھ عنایت نامجات موسومہ  
بر خوردار عبد القادر بارشاہ صاحب سے احوال آں گرامی معلوم ہوئے  
تفہ مکر بعد استماع خبر ظفر برا عذر اذنیا ز نامہ شکریہ لکھنے کا قصر تھا۔  
اس اثناء میں عنایت نامہ گرامی متفضن خبر ظفر اثر و سزاۓ جرمانی بر  
اعداء سے جو نام بر خوردار مذکور صادر ہوا خاطر خواہ کو بیشت  
و مسترت حائل ہوئی لیکن نظر بوجدہ گرامی جو آئشہ کے خط سو مفصلہ  
احوال وہاں کا معلوم ہونے والا تھا۔ تحریر نیا ز نامہ تہذیت میں  
توقف ہوا اور بھی سنائیا کہ پھر اشارہ بر سر فساد میں چنانچہ ایک سماں  
روپیا ہے اس سب کی اطلاع کا انتظار سب کو الآن ہے جن تعلیم  
اس گرامی و تعالیٰ آپ کے مدام ظفر برا عذر عنایت فرمائے بالبني

کر لیا اور تھا کے دوستوں کی جمیعت بڑھی گئی مخالفوں کی  
لہجے کی۔

اسی مفسد سے دُر کرنا پہنچے دوستوں سے بیوفانی گزنا پہنچے ہی  
اللہ منی کر لینا ہے۔ بلکہ جب مفسد سے خوف کرتے ہو اس کے لئے اپنے  
دوستوں کی تاریخ فوج اس کے رفیق بنانا ہے، کمنکہ آپ کی  
ٹاف سے شکستہ دل دوستان زخمی ہو کر خود آپ کے شاگی بیں کے  
اس مفسد کی مراد برآئیں گے وہ ایک تھا اب شکایت کر شیوالیں کی  
اک جماعت ہو جائے گی الگ اول ہی دوستوں کی خاطر کیجاں تو یہ ب  
یعنی اس دشمن کے تواریخ پر مستعد تھی اب آپکی کم فہمی سے آپ کی  
لئے دشمن کی فوج بنتی۔ اس فلسفیت پر خوب نظر رکھو۔

۲۔ بنگلور میں جب ہتھیں اپنے آفیسر سے ملنے کی عادت کھو  
اور ہر تقریب کے حیلہ سے تخفہ جات پھیلھیتے رہو۔ یہ کام بہت ضروری  
ہے، اور آفیس کے سب متعلقوں سے گرچہ پیوں بھی ہو مل آپ اور  
تقریب پر احسان کرتے رہو۔ تم کو پھیش آفیس کی خبر ملتی رہیکی۔ تم  
ہو شیار ہو کر قابو پر فائدہ حاصل کرو گے، اور مشکل سے بچنے کی راہ میلی۔  
۳۔ بنگلور کے سب سے اعلیٰ اخضروں سے ہمیں میں کم سے کم  
ایک بار ملاقات کی ضرور عادت رکھو اور اسی آئینِ دا لو کہ انکی ترقیات  
میں تم تخفہ پھیجیں تو وہ خوشی سے لبویں اس کے نتائج ہزار روپیہ  
رشوت دیں تو بھی نہ ملیں گے۔

وَأَنَّ الْأَجَادَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَواتُ وَالسَّلَامُاتُ :

دِيْكَرِ دِيْلِ وَلَا غَرِيْمِ بِرَخْرَدِ اَرَادِ الْجَنِ صَاحِبِ نِيمِ پِيْشِ جَوَادِ  
بِسْوَرِ ہِیْسِ وَهَ فَقِیرِ کَهْ پَاسِ صَرْفِ وَخُوْسِےِ خَلْغِ ہُوْکَرَا وَرَادِ پِرَھَنَتِ تَحْتَ  
بَاقِقَنَا ئَ زَمَانَہِ بِنَارِ تَجَارَتِ ہِیْ لَگَ گَئِیْں اَوْ بَھِیْشِ فَکَلَامِ اَمْرَرِ سِهِ مِنْ  
وَالَّوْ اَوْ بِمَعاَنِیْنِ کَهْ سَتَشَنَتِ اَفَوَادِ سِهِیْں اَنْکَلِ کَجَوِ حاجَتِ ہِیْ اَمْشِیدِ  
اعَاتِ گَرَاجِیِ رَكَھَتِیْہِیْں، اَگَرِ الْهَافِ سَامِیِ اَنِ کَهْ وَهَ حاجَتِ بَرَادِیِ  
مُوجَبِ اَمْتَنَانِ ہُوْگَا۔ وَاللَّهُ فِیْ ہَنَوْنِ عَبَدِکَ مَاحَانِ العَبِدِ فِیْ  
عَوْنَ اَخِیِہِ وَبِنِ الْفَکِمِ فَرِیدِ بِرِبِ الْمُجِیدِ  
مَرْقُومِ هَارِجَادِ الْاَوَّلِ سَلَامَةِ عَبَدِ الْوَلَمَبِ کَانِ اللَّهُ تَعَالَیٰ

## خطاب پر اعمی بنام مشائخ تاج پیران نامی

— دستور العمل —

بنگلور ناما مسئلہ

۱۔ میں یہیں چاہتا کہ بیبری شکر گزاری کرو، اور مجھے آرام میں کھو  
بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم پھیشیہ میرے تحریرات پر عمل کر کے مدعا عمر آتم  
اٹھاؤ، اس بیت پر عمل کرو۔

بیدست آور دن دنیا ہنسنیست یعنی تاؤانی دل بیدست آر  
۲۔ میں جہاں تک ہو سکے ہر کسی کے ساتھ عمر اور اپنے دوستوں کے  
سامنہ خصوصاً اخلاق و مدارات سے پیش آؤ اور وقت پر انکی نگ کرو، خدا

## اپنا کمال شاعر بھی تھے چنانچہ ذیل میں چند اقتضائیں ملاحظہ ہوں

۲۱

بیڑا ہاتھ بھر جسٹن کا پاٹ ہے وہم موج چین آستین پر  
کہ ہے سرمه کر ہو تیرگی بھی جلا ہے مردم گوشہ شیں پر  
ہوں ہی آہ میری ہے تلک سیر نہیں رہتے کی یہ عالم نہیں پر  
یہ اکھا تھامیرے زاپچے میں فقط ہو جرف عشق اسکے جبیں پر  
اریں گریا وہم ذکر حق ہو دشیقہ ہے قلوب المؤمنین پر  
شکا پینے مکاں پر خلد صدقے فدا ہو لا مکاں بھی اس لکھن پر

حشر کی عربیانی سے کیا آل احمد کو ہو خوف  
پادر تطہیر اڑھاد بیگی ردائے مغفرت  
آج گر آب ندامت سر سے اوچا ہو گیا  
عرش سے ہوئیگا اوچا ک لوائے مغفرت  
خاص سے تاعام سب کو ہو گی امید بخات  
حاص جب ہو گی شفاعت سے صدائے مغفرت  
آرزو ہے حشر میں پارس حضرت ہو نصیب  
خواہش جنت نہیں اور عطاۓ مغفرت

۳۰

س۶ یہاں کے دیگر آفیسروں سے ملکر ہر سر شستہ دازنک ابط  
پیدا کرو، اور سرکیو ڈین چہاں کوئی آفیسر ہو ضرور ان سے ملو،  
س۷ اس مکان کو ہر گز نہ چھوڑ، اگرچہ کم کراہی کو دوسرا گھر بھی طے  
تم تھاری کو ٹھٹھی اور دیوڑھی کی کو ٹھٹھی اور باورچی خانہ کے کرایے سے  
تمام مکان اور عمدہ عدہ فریچر چاروی وہ سکتے ہیں اور آپس کی قدیم دوچی  
اور سبودی اور اتنے دن سے رخصت دی پور عایت باقی۔ باقی بہت  
اور غیر چاغری میں مال کی حفاظت اور تہوار یہ کردنامی سے بچنے کا خوب  
ذریعہ ہے۔

س۸ اس سے بھی زیادہ تھاری ترقی کیلئے اور بہت سے  
ضروری کار و اشیاں ہیں لیکن اس قدر اہم ہمہات سمجھ کر تحریر میں بند  
کیا ہے ع دل آنزو دہ شوی و رہ سخن بسیار است

## ایک قارسی مکہ مسجد شہاب کی نقل

بتایخ بست و پنجم ذی الحجه ۱۴۲۲ھ بھری بنوی  
دو زمانے کو ایں فقیر از مکہ منقطع راہی سفر مدینہ منورہ زاد  
ھما اللہ شرفا و تعظیما بود لخت جگر سید عبد الشر قادری دہمیسو از مہد  
یلدآ رامیدا زمہد بحمد الامید رامید کو اوجل جلال در شکرانہ نعمت  
طواف زیارت ہر یہ محققرانہ ایں اضعف العباد قبول ناید بمنہ و  
کرمہ و بطیل سیدنا محمد وآلہ اجمعین ب شہاب الدین

اللہ میں ہے اللہ اور اللہ میں بھی!

فرق معنا ہے حرم میں اور بتخانے میں کون  
میں بین عشق ہے تو عشق عین حن ہے  
شمع میں سوز تعلق گر ہے پروانے میں کون  
بین میں میں ہے یکساں رتبہ فقر و غنا  
ہے امارت میں اگر منجم تو خمانے میں کون  
رم کشت میں ہے ول شاہد وحد شہاب  
غیر آبادی میں رہتا ہے تو ویرانے میں کون

و مفطر وقت فوج دیکھا تو شمر ملوں نے شہ سوچا  
سین شاید تو لوٹا ہے جرامتوں سے بتنگ ہو کر  
کہا یہ مظلوم نے کہ ظالم نہ زخم تیر و سنان کاغم ہے  
جگہ میں سوراخ ڈالتا ہے ہن کا نعرہ تفنگ ہو کر  
کہا ہیں نے کھر میں جاؤں زین جو پھٹ جائیں ماؤں  
سراغ خول دیر حلہ ہے کھوڑا سفید شہ کامنگ ہو کر  
حاظمت شیر حس نے دیکھی ہبا کر بیج ابن شیر حق ہے  
اگر چہ لاش رہے بے جنازہ پہ ہے کرامت بلنگ ہو کر  
جو قید خلنے میں ہند آئی کہا یہ زینب نے تب لمح کر

خوب ہو جائیکا سود احتش کے بازار کا  
جنس عصیاں پر ملی نقد بہائے مغفرت  
رحمۃ اللعلیمین کی تکمیل ہے خاطر و سر ویں  
انتہائے محییت ہے اپناء مغفرت  
ہے نیچہ میرے حضرت کی شفاعت کا شھاب  
رس اللہ اللہ نے شاید بنائے مغفتر

پست مطلق ہے مقید کے ہے کاشانے میں کون  
آب ہے گرا بر نسیان میں تو در دانے میں کون  
کفر میں اسلام میں ہے فرق خالی نام کا  
سنگ اسود کر حرم میں ہے صتم خانے میں کون  
داخل و خارج وہی ہے آمد و شد میں وہی  
دن میں آنے کے لئے دم ہے بخل جانے میں کون  
ذرہ ذرہ میں ہے جب نور حمل جملہ گر  
عاقلوں میں گر شریعت ہے تو دیوانے میں کوں  
بادہ ظاہر ہے معنی کی اک ہے کیفیت  
ہے اگر محذوب میں جذبہ تو مستافے میں کون  
سیر باطن کی اسی نظرۂ ظاہر ہیں ہے  
دل اگر خمانہ ہے آنکھوں کے پیمانے میں کوں

ریس چپلے کے نزدک سر ہوں کھاؤں کیا نہیں سنگ ہو کر  
جدائی شد سے زیست بھاری ہی کاشن اس غم میں مری جاتے  
شہدا۔ سینے پر زندگانی کے سخت جانی ہے سنگ ہو کر

### بِرْشُ وَ لِيْسَرَأْ مَهَا وَ كِبِيلَ آكِلَّ حَصْوَى الْعَزَّ

یہ نوسب پر روش ہے کہ قدیم دستور کی مطابق برش راج  
کے زمانے میں انگلستان کی ہائی مکان حکومت برطانیہ کی جانب سے  
ایک انگریز منتخب پورٹل ہندوستان کا نائب باڈشاہ بننا کر بھجا جاتا  
اور وہی شخصی طور پر پوچھے ہندوستان اور اسکی کلی یا ستوں کا حکم ان کیلاتا  
تھا اور اسکی عزت عین سرکار برطانیہ کی عزت بھجی جاتی تھی اس کا نام  
حکومت کی اصطلاح میں ویسا رئے ہند ہوتا تھا اور ریاست میسور  
کے دوسرے پر بھی آیا کرتا تھا۔

چنانچہ پہلاً ویسا رئے لاڑ دیفرنگ اور اسکی الیہ دوسترا  
ویسا رئے لاڑ لا رش ڈون نیسٹر اور ویسا رئے لاڑ گزدن تھے، ان میں  
سے ہر ایک نے ریاست میسور کا معاشرہ کیا اور طاری خلد آشیا پیو سلن  
شہید رحمۃ الشرعیہ کے مزار اقدس کے دربار میں حاضری دی تو حسبی  
دویں ریاست میسور کی درخواست پر حضرت شہاب مددح الصدر

مقدمی میں خوش آمدید کہا اور قصیدہ موصیہ پڑھا تھا۔ در  
میں ریاست میسور کی سرکار والاتبار کی جانب سے آپ کی اور  
کی شاعری کا قابل رشک انتیازی اعزازی انعامی شاہکار  
ٹھاہیا نک کرنیسرے ویسا رئے لارڈ گزدن آپکی ظاہری شہدا  
ویسا رئے کے کچھ ایسے مناثر ہوئے کہ آپ کو درمیان کھڑا  
لر کے خود آپ کے دایں بازو کھڑا ہو گیا اور آپ کے باین بازو  
لیکی ویسا رئے کھڑی ہو گئی اور اس بیعت کا فوٹو لیا گیا۔

### مَهَارَاجَهَ مَسِيرَوَ کِي جَانَسَهَ آكِي خَطَابَيَ

حضرت مهاراجہ میسور کرشن راج اور دیاروالی ریاست میسور  
کے ہبہ دولت پر مہینت میں حضرت والا منقبت الحاج مولانا مولی  
سید شاہ شہاب الدین صاحب قادری قدس سرہ اور حضرت اعلیٰ  
منقبت الحاج مولانا مولی حافظ قاری سید شاہ مید صاد صاحب  
 قادری قدس سرہ دونوں ایک دوسرے ہمہ مردم ہمیں سر اسمر برا بر کل  
سلمان ریاست میسور کیلئے آسمان ریاضت کے آفتاب شرافت و  
ماہتاب کرامت سمجھے جاتے تھے ان دونوں سے خود مهاراجہ راج  
نهایت ادب کیسا مخصوص و محبت رکھتا تھا اور انہا درجہ کی خوش  
اعتقادی کو لئے عیش آتا تھا۔

ویت ایجا رسید کہ جتن سالانہ دسہرہ کے دربار میں علی

روں الاشہاد خطاب شاہانہ سے ان دونوں بزرگوں کو فوانزا  
چاہا میکن اسوقت اول الذکر حضرت شہاب مదوح حاضر نہ تھے  
ثانی الذکر حضرت الحاج مولانا مولیٰ حافظ فاروقی سید شاہ مرصاد  
بادشاہ صاحب قادری قدس سرہ کو فقط سراج العلماء کا  
خطاب من خلعت و پدک پیش کیا گیا۔

واقعی یہ بزرگوں ایکاں روزگار تھے، آپ قطب رباني محیوب  
سبحانی محی الدین شیخ عبد القادر حسیانی رحمة اللہ علیک اولاد سے حسني  
حسینی صاحب کمالات مقدورہ و کرامات مشهورہ تھے چنانچہ ایک  
روز کاظمیہ کہ غشی غلام قادر علی خاں صاحب قادری حیثی نظمی  
تفسیر القرآن کاملاً العصر کر رہے تھے کہ یک بیک آپ کے پیرو مرشد  
یعنی حضرت مصطفیٰ سید شاہ مرصاد بادشاہ صاحب قادری قدس  
سرہ تشریف لائے انکے ہاتھ میں کتاب بھیجی ہی تبسم فرماتے ہوئے  
غضیب آلو داندار میں فرمایا ابھی بھی کتاب کی ضرورت ہے تو خود کتاب  
ابیا ہوتے ہوئے نیز سے لئے ہنوز روزاً اول معلوم ہوتا ہے۔ تو وہ کتاب  
ہے جسے حدود ہنا یافت نہیں۔ کیا حضرت شاہ نیاز قدس سرہ کافران  
یاد نہیں لے دیکھے۔

مارا بکتاب دگر صیحت حوالہ دلبکر نخود داوم دایں است کتابم

میت جا از ورق دفتر علم من نسخ جامع عجب اک طرف کتابم  
بسی جا کئے مکتب عشق میں سبق مقام فنا لیا  
جو لکھا پڑھا فہانیا زنے ائے صاف لے سے بھلا دیا  
فرض آپ کے مکمل حالات کیلئے رسالہ صو صاد العیاد کی طرف  
وجوں کریں آپ کاسن دفات مسکین نے یوں نکا ہے۔  
از وفاتش چوں خبر بشپید آندھم از زیان

مرشد کامل بر غفران نفت مسکین سال او  
پھر اسی سال دوسرا سے دسہرہ کے دربار جشن شاہی میں اول  
الذکر حضرت والا جاہ مولانا مولیٰ الحاج سید شاہ شہاب الدین صاحب  
 قادری قدس سرہ کو خطاب استطباب سراج العلماء پیش کر کے سرفراز  
بیا اس کے بعد خطابات کا سلسلہ ان دونوں بزرگوں پر ختم ہو کر لیا  
ایں سعادت بزور بازو شیست تاذ بخشش خدا شے بخششندہ

آپ کے حاشیہ کی روائی اور ان کا حقیقتی سیر قلمب کا ہندگا  
کل ریاست میسوریں راجہ سے پر بانک آپکی تنظیم و تکمیل کیا  
کرتے تھے آخر آپ کی بڑھتی ہوئی قدر و قیمت کی وجہ سے جل جن کو میں  
شرطیں بہلا کی لوٹی کے سرغنے اور فتنہ و فساد کے فرعون نے اپنی شرائیں

بدعو کئے کئے تھے جن کے اسماے کے گرامی بہریں۔  
امام الفتوی شیخ المناظرین حجۃ الملة والدین حضرت مولانا مولوی  
اللهم حبی الدین صاحب قدس سرہ سابق مفتی عظیم و صدر مدرس  
باقیات صالحات ویلور (سرکرد) خلف اعلیٰ حضرت شیخ ولیور  
حضرت مولانا مولوی الحاج ابوفضل ضیاء الدین محمد صدیق نائب ناظر  
صالحات صالحات ویکو شیخ الفلاسفہ حضرت مولانا مولوی الحاج عبدالجبار  
صاحب نائب صدیق باقیات صالحات ویلور (معاونین)

غرض ان بزرگوں نے اپنے آہماں میں یہ ثابت کر دیا کہ جو کافی  
سوالی کے نام سے داخل کیا گیا وہ دراصل شکایت نامہ کے سوا اور کچھ  
وہ قوت نہیں رکھتا اس طرح اشارة کا جھانڈا چھوڑ دیا اس وقت کے لئے  
اللہیزی محشریت پور و پیلی مسٹر ویڈرال نے (جو ٹرے میر دورانیش  
حالہ فرم تھے) بخوبی سماعت مقدمہ اور عور و خوش کے بعد لمفروں پر  
فرمودیم قائم کر تھے ہوئے پہلیک محرم پر جرمانہ سور و پیہہ ادا کئے جائے  
بر کم صادر کر دیا۔ فی الحقیقت یہ واقعہ حضرت محمد حذیح الذکر کی ایک نہ  
کرست بنکریہ گیا۔

(الحق ما شهدت به الاعلام يعني حق وہ ہو کجی خود میں  
کواری نے جبٹی محشریت کے فیصلہ کی خنزیل کی طرح ریاست بھریں  
پھیل گئی تو اطرافِ اکناف میں خوشی کے شادیاں نے بخشنے لگے اور  
تہذیت کے جلسے ہونے لگے۔

شورخیز آوازہ سے یہ وباصیلے ہوئے اور بشرطی زمانہ پر عنادو  
تفاق کا وارکٹ ہوئے دارالندوہ کی طرح ایک مجلس هزار کویا بتا  
ہوئے تھے یہاں تک کہ اپ کے طفل شیرخوار کی میت پر تختہ پلنگت تک  
بند کر دیا تھا نیز دفن کے وقت چند اشترائی مخالفت کا خلیج قائم کر دیا  
تھا، طوفان بدینیزی کا ناظر اہر ہوا تھا، لیکن سرکار کی ہوشیار پوس کے  
رد عمل اور بر وقت مراضت نے انکو ان کے کیفر کر دا تک پہنچایا اور وہ  
بچہ باقاعدہ علی رغم اتفاق الاعداء قبرستان میں دفنایا گیا۔  
اس کے بعد محکمہ پولیس نے انسداد و فتنہ و فساد کی بنا پر  
ان اشترائی مقدمہ دار کر دیا ہیں کمپلیمنٹ خلف الصدق  
احضرت موصوف سید شاہ عبدالرازق صاحب عرف تاج پیرا  
صاحب قادری معین الوزارت مدظلہ العالی تھے۔

اور ان اشترائی مجرموں کی طرف سے (جو مدعا علیہم) تھے ما  
کی حیلہ سازی میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ حضرت موصوف کے اعتقاد  
خلاف شرع اہل منشت و جماعت ہیں اور نامہ ہنہا وغیرہ غیر اتفاقی  
سندهی مولوی (جسے کوئی نہیں جانتا تھا) کا جعلی فتویٰ کوڑ میں داخل  
کیا گیا۔

اسکی تردید و تعلیط اور اس کے زہوق و بطلان اور اس پر جروح  
قدح کرنے کے لئے بڑے بڑے چوپان کے علاجے جامدہ باقیات صالحی

اسی سلسلے کے ماخت خود دار السلطنت ملک میسور میں ایک  
یادگار روزگار شاندار ہشن شاہی منایا گیا تو تمجب اس امر پر تھرا کہ  
اس تقریب میہنست ترکیب میں وہی حضرات جھوٹو نے حضرت موصوف کی  
تکفیر پڑپڑ رحلف اٹھائی تھی مگر آج آگے بڑھ کر حضرت مددوح کی  
تفہیم و توصیف میں آٹھوں پر طب اللسان ہوئے ہے اور آپ سے  
مرعوب ہو کر آخر عرق الفعال میں عزق ہو گئے فی الحقيقةت یہ بھی آپ کی  
زندہ کرامت تھی چنانچہ غلام احمد صاحب احمد نے اپنی دکنی نظم میں  
اشارة کیا ہے چند اشعار اس کے یہ ہیں۔  
بنگلور سے جو آئے یورپ کے پادری کھلا یاگو اٹھوں کو بھی لچوں کا چودھری  
سر قاضی معلم ہیں ملکوت قادری ہاک کھڑے ہو زریں جھولے ہیں چوٹی  
الحمدکی التجال ہے شبے روز آن ودم عمر انکی ہوہزار کی دشمن ہو منہدہم  
دنیا میں جاہ و دولت حتمت نصیب ہو عقبی میں یا مراثو ہو وہ ترا جیب یہ  
چھوڑا بکھر لارگاں سے جو کچھ ہوا ہوا اخراج پتے واسطے کرتا ہوں یہ دعا  
دنیا میں سیت کی بھجے زائد نہیں ہوں دریا میں پانی ہے نک جیا تو بس

## آپ کا حلیہ

گورانگ۔ میانہ قد جسمیں و جسم حبین و حبیل۔ وجہہ و شکیل  
صاحب جلال۔ بے نظیر و پہ مثال۔ نرسکین حبیم۔ نزکیں نگاہ ادا  
انداز کے نرالے۔ ناز و نیاز کے متوا لے۔ جمال و جلال کے پالے۔

مکمل والے۔ باوقار والا تبار۔ تہذیب و تدبیر و تمدن کے  
طبار۔ ملک و قوم کے طبار۔ دین و دنیا کے علمبردار۔ قبیدہ پور  
لہذاں کے سرو۔ مسافروں کے سہرازو و دمساز میزان و مہمان  
سراز۔ نرم گفتار و گرم کردار۔ نکریم اشفاعی عدیدہ۔ مجتہم اغلاق  
حہیدہ۔ بول چال کی ہیرائی۔ حال و قال کی پہریائی۔ جنم و روح  
لی و فانی۔ زبان و دل کی صفائی۔ آپ کی شاہی طبیعت میں کچھ  
ایسی قدرت نے دلیعت رکھی تھی کہ اگر دشمن بھی آپ کے روپ و  
آنات مخلص دوست بن جاتا۔ پر ایسا مخالف کیوں نہ ہو۔ آپ کا معاون  
ہو رہتا۔ چنانچہ آپ کے متعلق آئی میکانیکی پرائیویٹ سکرٹری  
اف ہمارا جہ اوڈیر ہبہ اور آجہانی نے اپنی ایک تغیریتی تحریر میں  
کہل لکھا تھا (وون آف دی موس بیوی) (فل پسن) یعنی  
میں ان کو بالکل خوبصورت انسانوں میں ایک گنتا ہوں یعنی  
خداحشہ بہت سی خوبیاں حصیں مرنیوالے ہیں

## آپ کا طن مولہ شہر و بلور اور سن لا دت یہ ہے

ہر مطالب نو دہ شد ٹھائے طالب چوپیا شد  
بگو مبارک نشر ندوی شہاب ثنا قب ہو دیا شد

## مقدمة

الحمد لله ملهم الحكم ومحبض النعم والصلوة  
والسلام على سيد العرب والعجم وعلة الارض وأصحابه  
أصل الفضل والكرم اجمعين الى يوم الدين آمين



واضح ہو کہ علم کی دو قسمیں ہیں قسم اول علم شریعت جو  
اطلاق احکام قرآن و حدیث و فقر عامل ہوتا ہے اس کو علم فاہر  
بھی کہتے ہیں۔ قسم دوم علم طریقت جو بطریق مراقبہ و مکاشفہ و  
مجاہدہ و مشاہدہ حاصل ہر نے اس کو علم باطنی بھی کہتے ہیں  
ادبیہ دونوں قسمیں علم الانسان مائہ تعلیم کے کلیہ  
ہیں داخل ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ان دونوں کا امتیاز  
صرف صرفت وحدت و کثرت و سرفت ذات الہی و ماسوالی ہے۔  
اسی کی طرف مولانا روم نے اشارہ کیا ہے۔

## آپ کا وطن مدفن شہر بنگلور اور سن وفات یہ ہے

اشتیاقِ محل باقی شد بدل چوں موجِ زن  
بچوں مہر اندر سحاب از دارِ فانی در نصفت  
حضرت محمود سالِ انتقالِ حسپ حمال  
مولیٰ شیدر باب الدین مکین خلد گفت

۲۳۳ هـ

خ

غرض حضرت مصطفیٰ و مددوح کے بخلہ فیوض و برکات  
قصانیف و تالیف یادگار و نوادر سلطانان عالم کے حق میں ایک شاہراہ  
بھروسہ کلہ ست ع توحیدات اربعہ کے نام سے کتاب  
بریان فارسی منظوم من اردو و ترجمہ حل و مطالب زیر طباعت سے  
مزین آلاتستہ و پیراستہ اپنی خدمت میں فردوس نظر ہے۔

توصیہ کہ آپ اس زین موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں گے بلکہ  
اُسے اپنا تعویذ حیات داریں بھیں گے اور پڑھ کے سمجھ کے سعادت  
کوئی حاصل کریں گے۔ فقط

رافع الحروف خالی الطروف ابوالکمال محمد جیب اللہ باقی بخشنا و یلوی  
سفی دار الافتاء درسہ حقانیہ عربیہ و مدیر و اکتتب الائشافت  
انجمن علمائے الہلسنت و جماعت بنگلور سٹی

کوچھ تفسیر زبان روش نہ است لیکن عشق بے زبان و شن تراست  
اگرچہ زبان کی گیایی ظاہر ہے لیکن بے زبان عشق کی خاندی باکل الہر ہے  
چون تم اندر زبان می شناخت پر بحود شکافت چون بشق اور قلم بزحد شکافت  
ہیے علم کی زبان ہر کمی پہلی جاتی تھی جبکہ علم خود پہلی  
آفتاب آمد دلیل افتتاب گردیلیت بایداز و کے روحتاب  
آفتاب خود اپنی آپ دلیل ہے مگر تجیک دلیل چاہئے تو اس سے چونہ پھر  
از شے اسلامی شانی میدیدہ شمس بہرہم فرج حبائی میدیدہ  
اگر اس کا سایہ کچہ نشان دیا ہے افتتاب ہر وقت نوجوان دیتا ہے  
بیٹھے علم شریعت و علم طریقت اسند زبان و ول مثل شمس و سایہ (دوست  
چھاؤں) آپس میں چولی دامن کی دوستی رکھتے ہیں، ایک دوسرے سے  
جہاں بیس کرتت کے رنگ میں وحدت نہیں۔ چنانچہ امام الکاظمؑ اسے  
لے فرمایا منْ تَصْوِفَ وَ كَمْ يَتَفَقَّهُ فَقَدْ تَرَنَدَ قَيْفَجَنْ  
لے علم تصویب سیکھا اور علم فوقة نہ سیکھا تو وہ زندیق ہو گیا۔

حضرت محمدؐ سماں قطب ربانی شیخ عبدالقادیر جيلانی رحمۃ اللہ علیہ  
نے فرمایا تَفَقَّهَ شَمَّاءْ اعْتَذَلَ یعنی پہلے علم شریعت سیکھ پھر علم طریقت  
و کھو جا پڑا اعْتَذَلَ ایک شاعر کیا اچھا ہا ہے۔  
چیز اعْتَذَلَ اعْتَشَمَ او حَسْنَكَ وَ لَحَدَّ وَ حَلَّ الْأَذَالَ الْجَمَالَ یُشَبِّهُ  
لای صہاری شاعر اور حسنک و لحمد اور تمام ای ہمال کی لڑی اشارہ کر کے یہ  
لیس علی اللہ یعنی شکل ان جمیع العالَمَ فِي وَا مِنْ

اللہ کی قدرت سے درینہیں کہ ایک ذات میں کل عالم کو سمجھے  
عمل مثل طریقہ کے نین گروہ ہیں پہلا گروہ طائفہ وجود یعنی  
وجود (یعنی اور اسے ایک کا قائل ہے کہ خارج میں حرف اللہ کا ایک  
یعنی ہے اور ما سوی اللہ بوجود ظہی موجود ہے جیسا کہ تم سعنت  
اور نسل شمسی متوجه۔ دوسرا گروہ طائفہ شہود یعنی دعالت الشہود  
(یعنی از اور است) کا قائل ہے کہ خارج میں اللہ را عجب وجود اور عالم  
اسی سے ممکن وجود موجود بوجود ظہی جیسا کہ آئندہ تحقیق اور عکس (یعنی  
کمال ہے مولانا رومی فرماتے ہیں۔  
علمی نقد است و تفسیر و حدیث ہر کو خواز غیر ازیں گرد دھبیت  
سید شاہ کمال الدینؑ کہتے ہیں۔  
مزموم فقہ و حدیث و کتاب ہے یعنی معرفت و حدیث و کتاب کا  
بعض بزرگان دین وحدت وجود کے قائل ہیں اور بعض وحدت  
ال وجود کے قائل ہیں اور بعض توجیہ و تاویل کے ساتھ دونوں کے  
قابل ہیں۔

حضرت شاہ عبد العزیزؐ محدث و صوفی صافی و بلوئی رحمۃ اللہ علیہ  
کے متادی کی جلد اول صفت میں ہے۔ وحدت وجود کے قائل  
کو فرمکرنا اور اس کے سچے نازمہ پڑھنا اور اس سے مذاکحت نکرنا  
اور اس کا ذیجہ نہ کھانا پر کر روا نہیں بلکہ اس کو مسلمان سمجھے اور  
اس کے ساتھ ابتدأ بالسلام و جواب عطسہ عبادت ملیں ہم شود

جنمازہ لازم ہے لیکن وحدۃ الوجود کا اعتقاد عقیدہ اسلام کی ضروریات میں داخل نہیں اگر کوئی اس کا معتقد رہنوا و راس کرنے سمجھے تو اس کے اسلام میں کوئی تقدیمان نہیں لیکن جو زیرِ گان بن دین اس کے معتقد ہیں ان کے حق میں کلمات نازیبا کہنے سے پہلے لازم ہے اور عوام الناس کو واجب ہے کہ اس مسئلہ میں اشاعت و نفیا کوئی بات منہ سے نہ مکالیں اور اس کے باعث میں بحث نہیں کر فضاد عقیدہ کا اندیشہ ہے، میر درود کا شعر ملاحظہ ہو،  
تعین گرئے مل سے تکفیر آثار ہو جائے

اگر عقد کے کھلیں سچ کے زناہ ہو جائے  
تعمیر گروہ طائفہ ایجاد یعنی وحدت الایجاد (یہم بروست)  
کا قائل ہے کہ خارج میں اللہ واجب الوجود اور عالم موجود مصلی ہے یعنی خالق واجب اور مخلوق ممکن ثابت ہے جیسا کہ شنوی میں مولانا رومی فرماتے ہیں۔

ماعین ہائیم ہستی ہائے ما تو وجود مطلق فانی نا  
ہم اور ہماری ہستیاں گویا نہیں ایں ہمیں دھمی دیتا ہے  
نیست را بخوبی ہست آں چھتیں ہست را بخوبد پر شکل عدم  
نیست کو اس نے ہست دکھلا لایا ہست کو اس نے نیست دکھلا لایا  
بخر را پوشید و کف را آشکار بادرا پوشید و بخوبوت غبار  
سمدر کو چھپایا اور کف کو ظاہر کیا ہوا کو چھپایا اور غبار کو ظاہر کیا

باب رابینی ببالا لے علیل باد راجز نے بتعریف و دلیل  
کوئا کوئی پر بحث کے ترے نہیں ہوا کو مگر تعریف و دلیل سے  
اسن بینی دوڑ یا از دلیل عکس نہیں آشکارا قال قویل  
کو ہلا بر آنکے سے دیکھتا ہے اور دیکھ کر دیکھ کر پوچھ دیکھے گزاں قیل آشکار ہے  
ادماو بود ما از زادی نست ہستی ما جملہ از ایجاد نست  
ہادی بود و یا شیزی بود نہیں ہے ہپڑا و بود دشہ بود تمام تیری ایجاد نہیں ہے

## کلام عَزُّوجَمَد

تو یہ کی امانت ہیں ہیں ہے ہمارے آسان نہیں مٹانہ نام و نشان ہمارا  
مونن کامل وہ ہے جو توحید و جو دی کی تصویر کھنچیے یا اس طور کہ  
وجود ذات و صفات حق کو جملہ کائنات موجودات کا آئینہ قرار دے  
یا اس طور کہ کل کائنات موجودات کو وجود ذات و صفات حق کے  
اکیلہ سمجھے باقتبای اول وجود ذات واجب الوجود و صفات و اسماء قدم  
لیں باعتبار و حکم آثار دعا حکام و تجلیات وجود حق حادث ممکن ہیں۔  
اسی توحید و جو دی کے مبنی مرتبتے ہیں، مرتبتہ توحید افعالی، مرتبتہ  
تو یہ صفاتی مرتبتہ توحید افعالی۔

تو یہ افعالی - کلمہ لَا فاعِلَ إِلَّا اللَّهُ كَمَا قاتَلَ ہو جانا ہے  
یعنی کل افعال کا فاعل و خالق سبب الاسباب بجز خالق کے کوئی  
نہیں ہاں اس کے اسباب اور عمل بھی ہیں۔

چونکہ عارف باشد کہ انکی طرف اتفاقات نہیں ہوتا وہ انکی  
نفع کر دیتا ہے ویکھو مولا ناروم ۴۱ کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔  
خفتہ از احوال دیتا روز و شب پتوں قلم و ریخچہ تقدیب رب  
دنیا کے حالات سے سوئے ہوڑات دن جیسا کہ عالم کے پنجیں قسم ہے  
آنکہ اوپریہ نہ ہیند در قسم حل پندرہ بجتیش از قسم  
جو شخص کھنکہ سی پنجھے پر نظر نہیں کرتا وہ سمجھتا ہے کہ حکمت فر قلم سے ہوتا  
توحید صفاتی۔ کلمہ لا صفات اللہ کا قائل ہو جانا  
ہے یعنی عاشق سالک بنکر یہ صفت میں اللہ کی صفت کی طرف اتفاق  
کرتا ہے بجز صفات الہیہ کے دوسری صفتیں کو منعدم سمجھتا ہے ویکھو  
مولانا روم ۴۲ اسی کے طرف اشارہ فرماتے ہیں :

آئندہ کرز زنگِ الائچہ جد است پر شعاع نور خوشید خدا است  
جو ایشہ دل ایریخزے کی آلوگی سے پاک ہے وہ آنکاب خداوندی کے نزے روشن  
رو تو زنگار ار رُخ او پاک کمن بعد ازاں آں نور ادا اور اک کن  
جاو پیلے اس کے چہرے سے زنگ کو درکر اس کے بعد اس کے نور کو سمجھنے کی کوشش کر  
توحید ذاتی۔ کلمہ لا ذات اللہ کا قائل ہو جانا ہے  
یعنی عاشق سالک بنکر یہ صفاتی کے اوکسی ذات کی طرف مطلقاً  
تو جنکرے بلکہ دوسرے ذات صفات کی نفع کر دے جیسا کہ حضرت  
ملائکامي فرماتے ہیں ۔

نمکنست نگنائی عدم ناکشیرخت واجب بجلوہ گاہ عیاں ناہنار گام

عنہم کیستی سے ایسی نہ مکلا ہوا واجب بجلوہ گاہ ہمودیں قدم در کھاہ وہ  
دوسرا قسم کہ ایں ہم نقش غریب چیز بر جو حضرت آمہ مشہود خاص عن عالم  
کی پڑا اپنے کی یہ یو وغیرہ نقش کیا ہے جو عام دنام کیلئے تصویر پر لفڑا ہے  
کہ نہفہت یکٹے مرأت اسی دگر براشته نجادہ احکام و لیش کام  
کام چھپاہو اس و مرسے سے گر اپنے اکام کے جلدیت دنام ٹھاہا ہے  
ادھ نہاں حام ہماں و آں پیدی ریھاں اکس بارہ و دیوارہ کمس بھاں  
ہار اسعام پرشیدہ اور دا اسٹ کھاں ہام یکٹی لوچہ اور دسکس شتریں بامہہ  
لشکر نکرہ نکرہ تیزیں سرتوں کے سمندوں میں عوظہ زن ہو کر شناخت  
اور فنا فی الشیخ۔ فنا فی الرسول۔ فنا فی اللہ ان تیزیں در جوں  
ہیں ہاںکہ ہو کر بغا باللہ کے مرتبہ میں کلمہ نقی، اثبات کا مکر ہے می کرے  
لهم لا إله إلا الله مسیح و مسیح اس کا در دیوال رہے ۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث بیلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب  
القول الجمیل کی پوچھی فصل میں طریقہ اس کا اس طرح تھتھے ہیں کہ  
بلور نازر و بقیمہ بیٹھے اور اپنی آنکھی بند کر لے، وہ لا کہہ گویا اپنی  
ناف سے اس کو نکالتا ہے پھر اس کو کھینچے ہیاں تک کہ واپسی  
مونڈھتے تک بھتی ہے پھر اللہ تھے گویا اس کو دماغ کی جھلی سے نکالتا  
ہے پھر لا إله إلا الله تک دل پر شدت اور وقت سے مزب کرے اور  
محبوبیت یا مقصودیت یا موجودیت کی نفع غیر حق سے ملاحت کرے  
اور اثبات اس کا ذکر مقدس میں دھیان کرے جیسا کہ شائعہ کتاب ہے

۲۱  
سوت نقصہ مرتبتہ مرافق ہمدردی کو فیض صافیہ

مرتبہ شانیہ	مرتبہ اللہ	مرتبہ راجح	مرتبہ مسے	مرتبہ سادا	مرتبہ بابعہ	مرتبہ اول
ترزل اول	ترزل اول	ترزل اول	ترزل اول	ترزل اول	ترزل اول	ترزل اول
اسلامیۃ	وحدتۃ	واحدۃ	مروح	مثال	جسم	انسان
X	X	X	X	X	X	المن

پس معلوم ہو آلہ طالب و مصلحتیقت کو پاکر کامل  
ہو سکتا اور خودی سے بخودی اور بخودی سے خدا تعالیٰ حاصل کر سکتا ہے  
ہیا کہ شاعر صوفی کہتا ہے:

الحق خویش گر تو غافل نشوی ہرگز بمرا دخیش و مصل نشوی  
از بحر ظہور تابہ ساحل نشوی در زہب ایز عشق کامل نشوی

ترجمہ

اک اپنی ہستی سے تو غافل نہ رہیگا تو ہرگز اپنی مراد سے وہل زمیگا  
لہور کے سمندر سے ساحل تک نہ پہنچے تو مذہب عشق میں کامل نہ رہا تو

بہتیشہنہاون از خرد نیست  
اس کو مدرج تصور کرنا حقیقہ کا حامی ہیں  
او نیست لیک قوام دارو  
جو وجد کے حق سے بنانا ہے  
گوہ ہیں لیکن ہام دشائ رکتا ہے  
وَذَاكَ يَعْلَمُ الْأَصْلَ الْعِلْمَ يَكْشِفُ  
فَالْعَيْنَ وَاحِدَةٌ وَالْكَمَلُ مُحَكَّمٌ  
**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ**

حضرات صوفیا نے کرام کے نزدیک یہ کلمہ تامہ سات مراتب  
مشہورہ کی طرف اشارہ ہے جن میں تقریباً سنت و اربعہ مطلب  
اس کا بہ ہے کہ جب تک حقیقت محمد رضیے مرتبہ و مددیت کا برinx کبریٰ نی  
سمو لیا جائے اس وقت تک طالب ذات مرتبہ احادیث مرتبہ و حدیث  
مرتبہ و احادیث پتہ مرتبہ کوشح مرتبہ مثالی مرتبہ جسم مرتبہ انسان ہرگز  
نہیں بچھ سکتا اور نہ اشات ذات نہ نفی کی کر سکتا اسی بنابر علائے  
ظاہر و باطن کا مسلسل مثالی ہے کہ طالب الرکنہ لا الہ الا اللہ کے  
ساتھ کائے **محمد رسول اللہ** کو نہ ملائے تو وہ ہرگز مون نہیں  
من سکتا اس کے نئے نئیں کائناتہ نہیں نشین کر لیا جائے۔  
اسی بنابر مسعودی شیرازی نے کیا اچھا ہے۔

مسیندار سعدی کے راہ صفا

تو ان رفت جزیر پرے صلفاً

لیعنی سعدی یہ نہ سمجھ کے راہ صفا بجزیر پرے مجھ مصلفا تو جس سکتہ ہے

**مولانا رومی نے اس پر کیا اچھی وشنی دالی ہے**

ہر درد و بیوار گردید روشنم پر تو غیرے نہ رام کیں مسم  
پر جو دیوار کھینچتی ہیں کہ میں بھی ہوں عکس فیر نہیں رکھتا ہوں میں  
پس بگوید آنتاب لے نا شید چونکہ من غائب شوم آیدہ بدی  
پس آنتاب کہتا ہے کہ اے نادان جب میں غائب ہوتا ہوں تو ظاہر بر تباہ

**پیر حضرت صوفی صافی حاجی شیخہ الدین عزیز بن شاحد**  
فرماتے ہیں!

و فنزل توحید کے راراہ است کمزور کل ختم رسی آگاہ است  
تو حید کی منزل میں اسی کو راستہ ملتا ہے بوجنم کی منزل کے آگاہ ہے  
کجنبینہ لا الہ الا اللہ را مفتاح عالم کی رسول اللہ است  
کجنبینہ لا الہ الا اللہ کی سبیعہ رسول اللہ ہے

**اصطلاح تصویر غسل روحانی پارچہ قسم کے ہیں؟**

قسم اول غسل الوجه بملوک العین یعنی آنسوؤں سے مسٹہ کا دھونا.  
قسم دوم غسل اللسان بالاستغفار یعنی استغفار سے زبان کا دھونا  
قسم سوم غسل القلب بالمحیف یعنی خدا کے خوف سے دل کا دھونا.  
قسم چوتھام غسل الارجح بالحث یعنی رسولؐ کی محبت سے روح کا دھونا

فسل الذنب بالتوبيۃ یعنی توبہ سے گناہوں کا دھونا.  
اور اُن غسل ترک دنیا و ذکر مررت پر موقف ہیں چنانچہ حدیث شرفی  
اس انصافت صلح کا ارشاد ہے حب الدنيا انسیکن الموت  
بعد دنیا کی محبت نیکان موت ہے۔

حقیقت (حیثیم) (روح)	سرخ (مرشد طریق)
عرفت (گوش) (ہر)	مشابہہ (صورت)
نفس امارہ (ذکر حبلی)	دلت (ذکر اسم ذات)
(ناسوت خاک)	صفات (تصویر صفات ذاتیہ)
نفس لواہمہ (ذکر قلبی) (کوت باہ)	مد (لفظ لا کہ نفی است)
نفس لمبہمہ (ذکر روحی)	شدہ (الفاظ الا اشیاء تحقیقی است)
(بجزوت اب)	تعت (از ناق کشیدن)
نفس مطمئنہ (ذکر خفی)	وق (بالائے وداع کوون)
(لاہوت آتش)	شراعیت (رسن) (نفس بدن)
.....	طریقیت (بینی) (قلب)

## علم تصوف کے چند فرمی اصطلاحات

بچھوہی ایک ہے	ذات - آئندہ - سایہ
ہر واللہ، سب کچھ اسی ہے ہے	عین - عکس - نطل
وحدت الوجود (یعنی اہم)	وحدت الوجود (یعنی اہم)

سب کچھ اسی سے ہے  
کھل مٹنہ : سب کچھ اسی سے  
تکل معہ : سب کچھ اسی کے  
وحدت الایجاد (یہ سہ بروست)  
واجہ الوجود : یعنی وہ ذات جو کل  
ہونا نزدیکی ہے  
ممکن الوجود : یعنی وہ ذات جو کام  
عصر ریاضی  
وجود : وہ شے جو وجود میں ہے  
قصور : وہ شے جس کا تعدد ہوتا  
معین : عبادت کے لائق ذات  
مشہود : وہ ذات خواشیدہ میں الائی  
غیب کا غیب : اسرار اسرار  
غیب الغیب : وزراء الرباد  
توحید فی الذات : توحید باعتبار ذات  
توحید فی الصفات : توحید باعتبار  
توحید فی الاعمال : توحید باعتبار اعمال  
وحدت : احادیث  
ایک باعتبار حقیقت کے : ایک

هرید = ارادت رکھنے والا	اللہ = اللہ کی عاشقیں لیک جانا
مشتعلت = ظاہری تعلیم	اسد کی ذات سے حاصلہ
طاقتیت = باطنی تعلیم	طلب کی وجہ پر رکھنے والے
حقیقت = کلی علم	عوشت کا درجہ رکھنے والے
معرفت = جزوی علم	برے پائے والے
شجرہ نسب = نسب نام	ملح طرح بسید، شد و مل
خلافت خلافت = خلافت کا لباس	صاحب حذب و حال، ہوش سے
طاعت = عبادت	الگ ہونے والے
اطاعت = فنا بردار کرنا	حال و جمال = افزاں قہر و میر
تجھیلی = چکشا	حال دنال = نکارہ بیان بول چال
لقرف = اضیاء حائل کرنا	زخم و سرو دہ = ناج کا ز
نفس امار = امر کرنے والا نفس	و بندو شی = نشہ اور سستی
نفس تو اماد = طاعت کرنے والا نفس	سماں نقاب = پردہ اور جاپور
نفس راضیہ = خوش ہونے والا نفس	خود انتغراق = محروم جاما، غرق، ہو رجلا
نفس مرغبیہ = خوش کیا ہونے والا نفس	قرب فرائض = فرائض کی قربت
نفس طہیہ = الہیان رکھنے والا نفس	قرب نوافل = زائف کی قربت
نفس ناطقہ = بولنے والا نفس	ذکر ہبھی = آواز سے ذکر کرنا
سالک = چلنے والا	ذکر بیسری = آہستہ ذکر کرنا
ہالک = ہالک ہونے والا	طالب = طلب کرنے والا

اور ملت حاصل ہوئی ہے جیسا کہ صوفیا کے گرام کا مقولہ نہ ہم تو  
 اپنے عرف نفسیہ فقد عرف رہے یعنی جس نے نفس کو پہچانا  
 سکتا تو پہچانا لیکن اس کھٹمن منزل تک پہنچنا بہت سخت ہے۔  
 اکابر حضرت سید شاہ ابوالحسن صاحب قریٰ قادری کہتے ہیں۔  
 مدد ہونے کو سمجھا سو سمجھا اور سے وسلے جو سمجھنے کو آتا کے  
 اسی واسطے خود شناسی کو خداشتی کی کنجی کہتے ہیں نیز اسی  
 طریقہ خداشتی کو خداشتی پر مقدم سمجھا جاتا ہے حالانکہ فی الحقيقة  
 خداشتی خود شناسی پر مقدم ہے۔  
 اصل دو مل خداشتی یعنی خدا کو پہچانا) اور یہ منزل دل کی  
 بحراں چلنے سے حاصل ہوئی ہے اسکی دوڑا ہیں ہیں ایک ظاہری  
 یہی دنیاوی سلاطین داراء کی پیروی ہیں حاصل ہے اس سے  
 خداشتی صحیح معنی میں حاصل نہیں ہوئی۔  
 دوسری یا باطنی جیسی دینی حکام بیچیری بلیوں کی پیروی میں  
 حاصل ہوئی ہے دراصل اس سے صحیح طور پر انسان خداشتی  
 میں کرنے کی راہ پاتکھے۔

اصل شووم دنیا شناسی یعنی (دنیا کو پہچانا) ابتدائیں  
 سے انتہائی محنت تک کے زمانے کو دنیا کہتے ہیں، اُدمی اس حیثیت  
 میں (دنیا) میں اس لئے آیا کہ وہ دین حاصل کرے اور آخرت کی  
 حیات باقی پانے کی کوشش کرے، جیسا تھم ہو کو مثاکر غاک ہوتا

۳۶  
 اشرافین، بیشکر شفیٰ ذاتی دلیٰ مشائین، چکر رشیٰ ذاتی دلیٰ  
 کلمات طہیت

کلمہ شرعت = لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
 کلمہ طریقت = لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ أَمْرًا لِلَّهِ  
 کلمہ حقیقت = لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ نُورًا لِلَّهِ  
 کلمہ معرفت = لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ بُرُوجُ اللَّهِ  
 کلمہ توحید = لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ حَقُّ اللَّهِ  
 کلمہ عزات = لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 یہ (اصحول سعادوت چار میں)  
 خود شناسی خداشتی دنیا شناسی آخرت شناسی  
 اصل اول۔ خود شناسی یعنی (خود کو پہچانا) اور یہ دو قسم پر ہے  
 ایک علم ظاہری، دوسری علم باطنی۔ علم ظاہری یعنی اپنے ظاہری  
 عالم جسمی اور عالم شہادت کے جانشی کو کہتے ہیں، بھر اسکی دو  
 قسمیں ہیں فرم اول روح کا تصرف جسم کے ظاہری ہو جس کو عالم  
 بیداری کہتے ہیں، قسم دو مل روح کا تصرف جسم کے باطن میں ہو جس  
 جس کو عالم غواب کہتے ہیں۔

قسم دو مل علم باطنی = یعنی اپنے باطن عالم قلب عالم نفس  
 عالم المکوت کے جانشی کو کہتے ہیں۔ اسی کی بدو ملت خداشتی

لہل سے بہتر ہے۔ قَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَى لِهَا سُعْيًا  
وَمِنْ فَأْوَلِ لَثَلَقَ حَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا يَعْنِي جس نے  
کارا دہ کیا اور اس کے لئے پوری کوشش کی دراصل میکد وہ  
تو انکی کوششیں اللہ کے نزدیک ضرور مشکوہ ہوں گی اور ایک  
ماہ ہے وَالَّذِينَ أَصْنَوُا وَعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَنْ يَبْعَثَنَا  
لَهُ طَبِيعَةً پسند ہے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح  
کیا تو اچھی زندگی دیکھ زندہ کر دیں گے۔

## خدای پرستی

خدای پرستی کو اگر صحیح نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو عقل سلیم صاف  
ساف بتاویکی کہ دنیا کی تاریکی اسی نور سے زائل ہوئی ہے، یہ ہر سے  
ہر سے درخت یہ زنگ بزنگ کے چھول، یہ مختلف آوازوں کے  
ہندے یہ بینتا کہ جسم کے درندے یہ طرح طرح کے کٹے مکوڑے  
کو قنم کے ہر سے ہر سے چائے انہج یہ ہوا یہ پانی۔ یہ تاریکی یہ روشنی  
سمندر یہ دریا۔ یہ نالہ۔ یہ پھاڑ یہ خود روکھا س یہ پیسوں کی  
ماریگری۔ یہ سردی۔ یہ گرمی۔ یہ برسات وغیرہ یہ سے پکار لپکار کر  
لہ رہی ہے، وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ  
الَّهُ وَصَوَّرَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ  
الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ  
وَلَا إِلَّا حِلَالٌ لَكَ مِنَ الْأَوَّلِيَّاتِ یعنی دوسری آخر زندگی پہلی

ہے اور اس کی خاک سے ایک درخت اگتا ہے اور اس میں ایک  
پتیاں بچوں بچل ہوتے ہیں میں اسی طرح انسان انسانیت  
نفس انسانیت اور ما سرائی و ما درائی زندگی کو ترک کر کے فنا فی الدین  
بقاب الدین زندگی حمل کرتا ہے تو اسے دنیا شناسی ہیں خدا شنا  
کا درجہ ملتا ہے، و بخوبہ صاحب منطق الطیرفارسی میں فرماتے ہیں  
چون بہتی کاظمی کیستی فارغی گورنری گر زبستی  
لیعنی اگر تو یہ سمجھ گیا کہ تو اس کا سایہ ہے تو قویہ شیا فرے بخ  
کامیابی فتحیب ہوگی۔

اصل چھارہم دین شناسی یعنی آخرت شناسی (سہیت کی  
زندگی کو پچھاننا) یعنی آدمی کو چاہئے مکر اپنا میدا رہ معاوہ کا عمل  
حاصل کر کے مثلاً یوں سمجھ کر وہ نقطہ سے علاقہ۔ علاقہ سے  
مضائقہ مضائقہ سے جنین۔ جنین سے طفل۔ طفل سے شاک شاہ  
شیخ ہوا۔ پھر وہ عالم جسمانی یعنی عالم عنصری ظاہری و باطنی  
جسم و روح کے عالم کو جھوڑ کر عالم روحانی میں جنم لیتا ہے جے  
عالم قبریا عالم بزرخ یا عالم مثال کہتے ہیں۔

پھر وہ ایک عالم پاتا ہے جس میں اس کو کھوایا ہو اجسم و روح  
(عسیا دنیا میں نہیا) ملتا ہے اس کا نام عالم مشریع عالم قیامت یا  
عالیٰ ابد ال آباد یا عالم آخرت کہتے ہیں قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
وَلَا إِلَّا حِلَالٌ لَكَ مِنَ الْأَوَّلِيَّاتِ یعنی دوسری آخر زندگی پہلی

شروع ہوتا یعنی وہی معمور بردن ہے آسمان میں اور زمین میں  
و حکمت والا اور سب چیزوں کا جانشنا والاماسکی ذات بابر کات  
ہے کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ اس کے درمیان میں ہے سب  
اسکی بارہ نمائت ہے اور اس کو قیامت کی خبر ہے اور تم سب کو اسی  
کی طرف لوٹ گر جانا ہو گا۔

ایک پتھر کے رک و راشیہ کو فراختر سے دیکھو اور اسکی حصائی پر  
ظرف الوف کتم کو معلوم ہو جائیں کاکہ یہ کا وجگری بغیر کسی صلح و خلاق  
کے ارخود ہیں ہے۔

برگ درختان سبزیوں تطہیر ہر شیار ہر سقے دفتریت معرفت کر دگار  
دُور گہوں جا۔ یئے خود آدمی اپنی حالت پر نظر کرے آنکھ کو دیکھے  
آنکھ کی پتلی کر دیکھے اس ذرا سے تل میں کیا کیا کر شے دکھائی دیتے ہیں  
زیان کو دیکھے تو ت ناطقہ کو دیکھے۔ آزار کے اختلافات پر نظر کرے  
انکا کو دیکھے، قوت شا شر پر غور کرے، کان کو دیکھے، قوت سامع کا  
خیال کرے، دماغ کو دیکھے۔ تو ت عاقله کو سمجھ، دل کو دیکھے، قوت  
سمیلہ کو جانے =

کیا یہ چیزیں بغیر نہ سجن سکتی ہیں کیا ان کے بنانے والا اڑی  
ابدی خالی و فناور مطلقاً نہیں ہے؟ اور کیا وہ صلح عالم فاءِ ملک  
ہمیں ہے؟

پھر کیوں اگ۔ اس راستے یعنیکے سفر کے حوالے جاتے ہیں خدا کی

۱) انکار کر سمجھتے ہیں؟ چند روز زندگی پر اتنا نہ ہیں۔ کبھی  
انہیں کبھی پتھرتے ہیں، نازکرتے ہیں۔ غرور کرتے ہیں۔ ظلم کرتے ہیں  
مکار ہیں۔ غائب کرتے ہیں، فریب و دعا کرتے ہیں، جھوٹ بولتے  
انہیں قتل کرتے ہیں، چوری کرتے ہیں، خوشادی کرتے ہیں۔ یہ سمجھتے  
ہیں کہ مکان کی سزا نہیں بلکہ یہیں عرف دنیا دی قانون سے ڈرتے اور  
ہیں سمجھتے ہیں کہ خدا کا قانون سب سے زیادہ سخت ہے اسکی لائی ہیں اواز  
ہیں ہوتی، اس کے جنم کو کچھ دیر بعد دنیا میں بھی سزا آتی ہے اور آخرت  
ہیں ملے گی پھر اسے آغا و مولا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا سامنہ جو  
ہیں بیبی ہوتا جاتا ہے، لوگوں کو قیامت کا حرف۔ آخرت کا حرف  
ہو تو اجا آتا ہے اور شریعت کے راست و ناسخ قانون کو فرموں خدا کے  
کل طرف فرماجی اتفاقات نہیں کرتے خدا کے عذاب سے بچنے کی  
ہی ایک سبیل الرشاد ہے کہ ہم اپنے خیال کو راست کریں اور اپنے  
نقیدہ کو ضبط کریں اور سچے دل سے سورہ اخلاص پڑھیں قمل  
وَ أَللّٰهُ أَحَدٌ۔ أَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ كَمَّا يَلِدُ وَ لَمْ يُوْلَدُ وَ  
لَكُنَّ لَّهُ۔ كَفُوا أَحَدٌ عَنْ پُرْسِتِي نَهْ مِرْفَعِيُونَ بَهَائِي کَا آیتیکی  
الدنیا میں بھی ہمارے لئے ذریعہ آسائش و آرام ہے، دنیا کے تاہیر  
کے حالات پر غور کرو ان کے واقعات میں محبت و بصیرت کر، پہشمار  
لکھنے منع ہیں ظالموں نے اپنے ظالم کی سزا آئڑھوڑ رپا یہی ہے۔  
خدان نے لگا بذ نیک۔ نام ہم پتھر کیوں اس طے دنیا میں چھوڑ گئے

یہیں آج دنیا میں جو کچھ امن و اماں ہے وہ سب خدا پرستی اور خدا شناختی کا صدقہ ہے۔ اگر یہم کو خدا کا خوف نہوتا۔ اگر یہم خدا کو قادر و طلوع خالق برحق نہ جانتے ہوتے تو دنیا کے قانون ہمارے اختیار کو درست نہیں کر سکتے۔ خدا کے خون سے گھنہیات سے بچتے ہیں اور دوزخ کے ڈو سے ہم گناہ سے باز رہتے ہیں جنت کی خواہش سے ہم نیک عمل کرتے ہیں۔

## لہوی وارس کے واعد

ایک مرید صادق نے اپنے شیخ کائن سے کہا کہ کچھ وصیت و ارشاد تراخموں نے فرمایا کہ منی وصیت بھائی سے لاوں، یہیں خدا کے وحدت وال اشریف لئے ایک تقدیم وصیت پر عمل پیرا ہو جاؤ جو الف آدم سے تا اینہم کل انبیاء و اولیاء کی وصیت بھی یہ ہے، آخر تھامہ میری بھی وہی ایک وصیت ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرمائے و لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُولَئِكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِنَّا كُمْ

آن التقوا اللہ ترجمہ بیشک ہم نہ تم سے آگے اہل کتاب کو اور تم کو وصیت کی یہے کہ تقویٰ افتخار کرو راللہ کے محبوب بن جاؤ آنَ الْكَوْمَ الْمَعْنَى إِنَّ اللَّهَ أَتَقْنَاكُمْ ترجمہ بے شک تم میں تقویٰ شماری خدا کے تزویک برگزیدہ بندہ ہے وَمَنْ ثَقَ اللَّهَ بِيَحْكُمُ لَهُ فَمَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْتَدُ ترجمہ

اس اسٹد سے ڈریگا اسٹد اس کے مشکلات کو دور کریکا  
ہے اس کو روزی دیگا۔ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَقْوَوا  
رَكْرَكِيدَهُمْ شَيْئًا تَرْجِمَهُ اور الگرتم عبر کر  
تھی کرو تو ان کا کمر و فربیب تم کو ضرر نہیں دیکھتا۔  
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ أَتَقْوُوا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ تَرْجِمَهُ  
لَكَ اللَّهُ تَعَالَى مُتَقْيَنَ کے ساتھ اور احسان کرنے والوں کے ساتھ  
بِإِنْسَانَ يَتَقْبِيلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَقْيَنَ تَرْجِمَهُ بے شک اللَّهُ تَعَالَى  
یہیں کی دعا قبول کرتا ہے یا ایضاً الَّذِينَ أَمْنُوا أَتَقْوَوا اللَّهُ  
وَلَوْلَا أَقْوَى لِأَسَدِنِدَأَيُصْلِحَ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَنَعِفْنَاكُمْ  
وَلَوْلَا كُمْ تَرْجَهُ لَكَ ایمان واللو اسٹد سے ڈردا اور باتیں صحیح  
لوگوں کے وہ تھا کے اعمال کو درست کرنے اور تمہارے گناہوں کو معاف  
لے کے الَّذِينَ أَمْنُوا وَكَانُوا يَتَقْوَونَ لَهُمُ الْبَشَرُوا فِي الْحَيَاةِ  
الَّذِينَ يَأْتُونَ فِي الْآخِرَةِ تَرجمہ وہ لوگ جو ایمان لاچکے اور تقویٰ  
رکھتے ہوں ان کے لئے وہیں و آخرت میں بشارت ہے یا ایضاً  
الَّذِينَ أَمْنُوا أَتَقْوَوا اللَّهُ حَقِّ تَقَانِيهِ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ  
مُسْلِمُونَ ترجمہ لے ایمان والو اللہ سے درو جیسا کہ اس سے چھوٹا  
ہے اور نہ مروم تم مگر جبکہ تم مسلمان ہوں فَأَتَقْوَوا اللَّهُ لَعَلَّكُمْ  
شکر ہوں ترجمہ اسٹد سے ڈرود تم تاکہ تم شکرگزار بنتے ہے  
ہو جاؤ اور غرض تقویٰ یعنی اسلام ہے جیکی شان یہ اور بہت آکھیں

قرآن میں موجود ہے، تقویٰ کی تاریخ حجت سے ثابت ہے جناب آدم و حوا سے کہا گیا اور لا تقرباً لہنْ الشجرة فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ہاں تقویٰ بود ہے مسلمان کا چند اس مقابر ہیں تقویٰ جو ان مسلمان کا قابل قدر ضرور ہے سعدی فرماتے ہیں۔

کہا گر تو اس کند خوئے اوسست تواضیح زکر دل فرازان نکو است حدیث شرفی میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ متყیٰ جو ان کل قیامت میں اللہ تعالیٰ کے خاص سایہ حجت میں ہو گا۔ تقویٰ کی اہمیت اس لیے ہے کہ جسم انسانی میں قدرت دو قسم کی قوت رکھی ہے ایک قوت شیطانیہ یہ سیمیہ جس سے اس کا ان لمحیں شہزادات نفسیت کی طرف ہوتا ہے اور جو آفیں آتی ہیں وہ اسی حد اعتمدار کے بجا وزا اور افراط و تفريط کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ دوسری قوت حیانیہ ملکیت یہ جو موجب صلاح و فلاح باعث نجات و برات ہے۔ اور وہ انسان کو بلاء اعمال سے مستفیض و مستقید بناتی ہے۔

زید و تقویٰ عیسیٰ نے ناراں نقیر لاطبع بودن زسلطان و امیر

## علم سیدۃ لمیمۃ کا سبقہ

نوبی نما در اصل سلسہ سبلسلہ سیدۃ لمیمۃ سیدۃ چلا آرہا ہے اسی لئے اس علم کو چلا آرہی یا بلفظ دیگر علم سیدۃ لمیمۃ کہتے ہیں چنانچہ نور النور حضور فیض بخوار صلم کو غارہ حرایہ جو پہلا فیض پہنچا وہ حضرت جبریل

کے سینہ سے پہنچا تھا جس کو آنحضرت صلم نے خود لوں فرایا اسی نظر نظرتی حتی بلغ منی الجہد یعنی حضرت جبریل نے مجھے اس معانقہ کیا اور ابی زور و ارقوت سے کام لیا کہ اسکی تاثیر قوی اور یہ معانقہ تین بار ہوا اور حضور صلم پر عالم ملکوت عالم بھوت عالم لاسبوتوں کا انکشاف ہوا اس وقت سے آپ کا سینہ مسند معرفت انوار الہی ہو گیا اسی کو اللہ تعالیٰ نے یاد دلایا اللہ  
رَبُّكَ صَدَّدَ زَكَ وَصَنَعَنَا عَنْكَ وَرَأَكَ الَّذِي أَنْهَنَ  
لَهُ زَكَ وَرَفَعَنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَإِنَّ مَعَ السُّبُرِ شَرِّ إِنَّ مَعَ الْعَسْرِ شَرِّ فَإِذَا  
رَفَعْتَ فَأَنْصَبْتُ وَإِذَا رَتَبْكَ فَأَرْغَبْتُ حَالِ اس کا یہ ہے کہ اے  
میں یاد کرو تم ہماری معرفت کے طالب تھے اور اس کا ٹھیک پتہ نہ  
الاتھا اور اس جستجو میں پرستیاں کی وجہ سے آپ کی کمرس کے گڑہ والدی  
تھی پھر یعنی آپ کے سینہ کھول دیا اور اس کو فرمادیا اس  
آپ کے ذکری عرفانی کا آوازہ بلند کر دیا۔ پس یہ شک ہر شک سیاست  
اسی ہے پس جب تم تردی دات و تفرکات سے فارغ ہو گئے اور توہنات  
سیکھنے تھا اے قلب کی تہاہ میں اتر آئے تواب ریاضت کرو اور عالم  
اپوت کی طرف ہمہ تن متوج ہو جاؤ

یکے دانی یکے یعنی سیکے گوئی  
 واضح ہو کہ آنحضرت صلم اس علم سیدۃ لمیمۃ کے نور کو دوسروں کے  
بینے میں ہمیشہ غریب انداز سے پہنچا اپتے تھے کبھی وعظ کے ذریعے

الشان کے سینہ میں جو کینہ ہے نکال دے اور اس کو ایمان  
مہل دے نتھے میں ہوا کہ فرما ایمان انکے سینہ کے سیہ خانہ  
اں روشن ہوا۔ یہ اسلام کے مٹانے کو آئے تھے مگر اب خلیفہ  
سوار رسالت پنکر جاں شار سپاہی بن گئے۔

کرنے میں براہامان کر دند  
حضرت عثمان غنیؑ کو اخضرت صلم نے مبلغ پناکر وہی سے  
لئے روانہ فرمایا تھا اور میں اس وقت مقامِ حدیثیۃ میں ایک  
درست کے نیچے بیعتِ رضوان کیلئے لوگ جمع ہتھے تو آپ نے لوگوں  
کے سیعیت لی تو ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ  
لئے عثمان کا ہے مطلب یہ تھا کہ آپ نے عاشیانہ حضرت عثمانؑ کے بیعت  
لی۔ ایک مرتبہ فرمایا عثمانؑ! اندھے لعل اللہ یقمق صد قمیصاً  
مان ارادوں علی خلعہ فلا خالعہ لھم رینے لاعثمان بھیں  
نقیبِ اشد تعالیٰ غلطت غلافت نصیب کریاں گے لوگوں نے آپ کے  
اس کے خلیفہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالَیٰ عَنْہُ) پر مجبور کر دیا تو ہرگز نہ نکالنا۔ حضرت علیؓ مرضی  
کو جب آپ حضرت صلم نے ویصلِ خصوصات کیلئے ملک بین میں قافی سنگ  
بیصحیحاً چاہا تو وہ یعنی حضرت علیؓ متھر تھے کہ اتنا بڑا قضاؤت کا باری  
گزاں میرے ہر کھاکیا تو گیونکراس سے سبک دش ہو سکتا ہوں  
حضرت صلم نے بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا  
وست مبارک ان کے سینہ پر ملدا اور فرمایا اللہ ہم تباہ تبتہ لسا

تے کبھی نلاوت قرآن کے فریجہ سے کبھی دھا سے کبھی سینہ  
مار کر کبھی کسی کو لگے لگا کر صحابہ کرام اس کیفیت سے تکیف ہوا  
گویا ہوئے تھے  
چند میکوئی کہ خسرو را کہ کشت غفرہ تو چشم تو ابر دے  
ترجمہ یہ کیا پوچھتا ہے کہ خسرو کو کس نے مارا، خود تیر  
اشا سے نے ایتری نظر نے ایترے ایرو نے  
ہر لمحہ جمال خود نوع دگر آرائی شور دگر انگریزی شوق دگر افزائی  
ترجمہ = ہر لمحہ نگہ دیں لکر اپنا جمال دکھاتا ہے تو ایک شوہر  
الٹھاتا ہے تو ایک شوق دوسرا بڑھاتا ہے تو حضرت ابو بکر صدیق  
کا سینہ تو اس صلی معرفت کے سینے کے یا کل سامنے ہی تھا جو نہ  
معرفت یہاں تھا اسلی جملک وہاں تھی یہاں تک کہ خود رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماصبۂ اللہ شیعیانی صدیقی الاصیلان  
فی صدر ابی بکر یعنی جو کچھ نہ لئے تعالیٰ نے تو معرفت میرے سید  
میں بھرا وہیں نے ابو بکر کے سینہ میں بھر لئے اس لئے باد وجود ضعیف  
نچیف ہونے کے حضرت ابو بکر صدیقی الکبر ہو کر رہے۔

حضرت عمر رضا بیت کے نشہر سے سرشار شمشیر بکف اسلام کے  
مٹانے کو اور بانی اسلام کی گردن اڑانے اور قتل کرنے کو آئے تھے  
حضرت صلم نے بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا  
وادور یا لکھ المیتم اخرج ما فی صدیق من غل وابد لہ ایماناً

واحد قلب یعنی لے اللہ اگر زبان کو ثابت رکھا اور نورہ  
ان کے قلب میں بھرے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب میں میں  
کیا اور مقدمات میرے پیش ہوتے تھے تو میں باسائی و باقاعدہ  
فیصلہ کیا کرتا تھا ابھی مجھے کسی مسئلہ میں وقت نہیں پیش آئی  
غرض لے غریزہ! علم سینہ کے ایسے بہتیرے واقعات  
کتب احادیث شریفہ و کتب سیرہ و تواریخ میں موجود ہیں اور حجۃ  
اہل اللہ و اولیاء اللہ کے تذکرے بیشمار ان داستانوں میں ایں  
نوری ظاہر ہو داندروں نیک میں باشی اگر اہل دلی  
مرد حقانی کی پیشانی کا ذرہ کم حصہ اپنے ہے چشمی شکوہ  
پس جس کو جرفیض ہنجے مثلاً شاگرد کو استاد سے۔ مرید کو  
شیخ پیر سے اس کو چاہئے کہ اپنے سینہ میں محفوظار کر کے اور بُرے  
کاموں سے ہر طرح بچائے ہے اس لئے کہ وہ فیض نورانی گناہوں  
کی تاریکی کے ساتھ کیجا جمع نہیں ہو سکتا۔ اور جس سینہ میں غل و  
غش، الغض و حسد، فخر و عداوت پناہ لیتے ہیں وہاں سے یہ حضرت  
رخصت ہو جاتے ہیں۔

### شنوی شاہ بو عسلی قلمبُر

پیغمبر میاذنی کے صل عشق چیزیت عشق را زخم جانان نہ کیتی  
زمیں جانان چوں نظر درخواش کرد گشت شیداعشق را در پیش کرد  
عشق چو جریل ڈو معراج حسن بر سر عاشق نہ صدق تراج حسن

### ترجمہ

لئے کچھ خرہے کے عشق کی صل کیا ہے۔ عشق کی معشووق کے حسن  
زندگی ہے۔  
محبوب کے حسن نے جب اپنی طرف نظر کی اپنا عاشق آپ بنادا  
عشق کو ظاہر کیا۔  
عشق جو جریل کی طرح حسن کی معراج میں عاشق کے سر پر سونا حج  
ہنا ہے۔

### قرب فراغ و قرب نوافل

الخطبین دو قرب کے ذریعہ بندہ دربار الہیت صمدیہ و  
سرار حقیقت بھر یہ میں پنچ کل قریب مجسم موجود ہے جیسا کہ حدیث  
ندسی میں ہے لا بیزال العبد یتقرب الی بالنوافل حقیق  
احببتہ فاذ الحبیتہ کنت سماعہ و دبیرہ و سیدۃ و درجلہ  
ولسانہ فی یسیح و بی بیصر و فی یبسطش و فی یمطیق یعنی  
بندہ نوافل کے ذریعہ میری محبت پالیتا ہے میں جب اس سے محبت  
کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان اور اسکی آنکھ اور اس کا ہاتھ  
اور اس کا پاؤ اور اسکی زبان بجا تا ہوں گویا میں سُنتا ہوں  
میں دیکھتا ہوں میں جلتا ہوں میں رکتا ہوں یعنی قرب فراغ  
و ہے جو حق کی طرف سے بندہ خودی کی طرف آتا ہے یعنی حق تعالیٰ

ظاہر بندہ کا ہوتا ہے اور باطن حق کا ہوتا ہے یہ مرتبہ ذات میں حاصل ہوتا ہے۔ قربِ نافل وہ ہے جو خودی کی اس سے خدا کی طرف ہاتا ہے یعنی حق تعالیٰ باطن بندہ کا ہوتا اور بندہ ظاہر حق کا ہوتا ہے یہ مرتبہ فنا کے صفاتِ حال ہی غرض یہ عبادت کاملہ کا درجہ ہے جس کی طرف شاعر نے اش کیا ہے۔

موسیٰ زیہوش رفت بیک پر توصیف تو عین ذات می نگری درست  
مزای ترایک ہلکی جیلک سے زیہوش ہجئے تو ایک تجھم می عین ذات کو دیکھ لیا

## علماء صوفیہ کے صدیقہ

زمائنِ قریم سے مسلمانوں میں علمائے صوفیہ کا جزو وقار اعزت ہے اسکی حقیقت ظاہر ہے کہ ان کا تقدس اور انکی عظمت سب کے دول میں جاگزیں ہے اور بیلاشبہ حضرات صوفیہ کامبارِ گروہ مقریان بارگاہِ الہی سے ہے اس لئے انکی جنتی بھی جائز تعلیم تقریر کی جائے سقی بجانب ہے۔ لیکن موجودہ زمانے میں بہت سالے آدم نما ابلیس اس جیسیں ہیں پھیلے ہوئے ہیں جو خدا کی علوق کو مکر کے اس سعادت کی مشی پلید کر رہے ہیں۔

اس لئے داشتمنی کا فرض منصبی ہے کہ سب سے پہلے صوفی کی دلیل اسلام ہے جو (یخ خوف خدا و حب بنی کے) اور کسی کا

کو جا جاچائے کہ درحقیقت مدعی تصوف اسلامی صوفی اظاہری گوڑاڑی کی اوٹیں صوفیائے کرام کے مرتب مجموعہ اسی کا شیرازہ بکھیر رہا ہے اس لئے میں ایک مختصری کیفیت کی گذارش کرتا ہوں۔

تصوف کیا ہے ۶ اور صوفی کون؟ شیخ الاسلام زکریا صادی نے تحریر فرمایا ہے کہ تصوف، ایک علم ہے جس سے شرکیہ اوس و تصفیہ اخلاق، خوبی ظاہر و باطن کا حال معلوم ہوتا ہے پسماں الطائفۃ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا التصوف ان یکوں حم الله بلا علاقہ یعنی تصوف یہ ہے کہ تو تعلقات کو چھوڑ کر خدا ہو ہے اور اس کے بہترین اصطلاحی معنے علامہ ابو محمد حسیری نے یہ بیان کئے ہیں کہ اخلاقِ حسنہ کا اختیار کرنا اور اخلاقِ نبیلہ سے باز رہنا تصوف ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ صوفی درحقیقت وہی ہے جس کا تقلب تری دیساوی تعلقات سے پاک اور خدا کی بھی محبت سے محروم ہو سکے تصوف کا بڑا کن زید و تقویٰ ہے جیسا کہ قرآن میں خدا نے فرمایا ہے آلانَّ أَوْلَى عَرَابَةَ لَا خُوفَ فَعَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ مُعْزَفُونَ۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَقَوَّلُونَ تَعَظِيمُ البَشَرِيَّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ طَبِيعَةً آکاہ ہو کہ پیش کر دلیل اسلام ہے جو (یخ خوف خدا و حب بنی کے) اور کسی کا

لے سقط عن الاولیاء ۱۲ یعنی مومن ہر چند درجہ بلدر  
ایمان و درجہ زید و تقویٰ نصیب ہے اور انہیں دنیا و آخرت  
میں (خدا کی طرف سے) بشارت ہے۔ جوہ الاسلام امام غزالی  
نے (ابن) ایک تصنیف میں لکھا ہے کہ زاہد و متقیٰ کا برا کمال صرف  
یہ ہے کہ وہ خدا کی یاد میں اس طرح محظوظ ہو جائے کہ فیض حیث  
اور عذاب حیث کا خطروہ دل میں مالماقا باقی نہ رہے ایسے زاہد و متقیٰ  
کو ولی یا صوفی کہتے ہیں رسالت اپنی میں ہے من شرط الولی  
اس ذمہ داری سے برآست کیونکہ ہو سکتی ہے۔

درحقیقت یہ گھان کرنا جیسا کہ آجھل کے جاہل اور مکار  
مولیوں کا خیال ہے کہ فنا فی اللہ ہو جانے والا قیوم و شرعیہ حدود  
لامیہ سے آزاد ہو جاتا ہے صرف ایک نفاذی و سوسنہ شیطانی  
لطف ہے۔ کیونکہ خدا نے اپنے کلام پاک میں دوستی کا معیار  
صریح صلعم کی پیروی کو قرار فرمایا ہے ویکھو ارشاد ہونا ہے  
کہ ان کہتم تسبیحونَ اللہَ فَإِشْعَوْنَ يُحِبِّكُمْ اللَّهُ يُحِبُّ  
سیار کو حبیب رکن خلاف سنت چلکر کی کیسے راہ سخت پاکتا  
ہے۔ سعادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : -

لَا يَمِيرُ كَسَرَ رَهْ كَزِيدَ كَهْ كَرْزِ بَنْزِلَ تَخْاَبِرَ سِيدَ  
بِعْنَ دَنِيَا دَارِ شَعْبَدَه بَازِ صَوْنَیْ كَهْ كَرْتَه بَنِیْ كَهْ عَاشْقَانَ  
لَهْ كَوْلَه لَعْشَتَ دَجَنْزَلَه اَوْ اَمْرَه نَوْاحِيَ سے بَجَوْ دَنِیَا دَيَا ہے۔  
لَرَاهَ اَنْ حَرَاتَ كَوَافِتَ بَهْ جَرَنْبَسَ ہے کہ فی الحقيقة نَمَرَانَ بَادَهَ

خوف اور کسی بات کا غم نہیں رکھتے ایسے کہ انہیں دولت  
ایمان و درجہ زید و تقویٰ نصیب ہے اور انہیں دنیا و آخرت  
میں (خدا کی طرف سے) بشارت ہے۔ جوہ الاسلام امام غزالی  
نے (ابن) ایک تصنیف میں لکھا ہے کہ زاہد و متقیٰ کا برا کمال صرف  
یہ ہے کہ وہ خدا کی یاد میں اس طرح محظوظ ہو جائے کہ فیض حیث  
اور عذاب حیث کا خطروہ دل میں مالماقا باقی نہ رہے ایسے زاہد و متقیٰ  
کو ولی یا صوفی کہتے ہیں رسالت اپنی میں ہے من شرط الولی

ان یکون محفوظاً كما ان من شرط النبي ان یکون محفوظاً  
فكل من كان للشرع عليه اعتراض فهو مغفور له مخادع  
ليخن ولی وصوفی کی شرط یہ ہے کہ وہ (گناہوں سے) محفوظ ہو  
جیسا کہ بنی ورسوں کیلئے شرط ہے کہ مغضوم ہو بیس جس شخص پر  
شرع ااعتراض وارد ہو وہ فریب گایا ہوا اور دھوکے میں ذلت  
والا ہے ۱۲

علام علاء الدین الوبکابن مسعود کاشانی حفظہ ہے تج  
فرمایا المؤمن وان عملت دریحته وارتفعت منزلته وصار  
من جملة الاولیاء لا يسقط عن العبادات المفروضة  
في القرآن من الصلوٰة والرِّكْوٰة والصَّوْم وغیرها لمؤمن  
نعمان من صار الاولیاء وصل إلى الحقيقة سقطت  
عنده الشريعة فهو ملحد يسقط لم العبادة من الانبياء

یاد ۱۷ عشق حالتِ متی میں بھی اپنے محتوقِ حقیقی کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے اور انہی نہیں معلوم کہ امام الاصفیاء و حضرت محبی الدین میں عربی "جو زبردست سرعتِ حام است یگانہ زمان" لطف جاتے تھے وہ بھی یہم سنتے ہیں کہ بے خبری کے عالم میں رہا کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے کبھی بھی اوامر کو نہ ترک کیا اور نہ نواہی کا ازنا کاپ کیا۔ ہاں حالتِ جذب میں مجزوب کی بات اور ہے کہ وہ دیوانوں اور شخصی پچوں کی طرح تکالیفِ شرعیہ سے خود آزاد و مستثنی ہیں کہ انکو خیر و شر کا انتیاز تنگ نہیں ہوتا۔ امام المذاہیں فخر الدین رازی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے قربِ حقیقت یہ ہے کہ قلبِ صنوبری معرفت کے نور سے نور ہوا اور عالم کائنات کے ذرہ ذرہ میں چشمِ حقیقت بین اللہ کی نشانیوں کا احساس کرے۔ اٹھتے بیٹھتے زبان سے جو کچھ کلمات نکلیں ان میں حمد و نعمت کا راگ ہو جسی کہ حرکات و سکنات و اشارات و کنایات میں بھی اللہ جل جلالہ و عالم نوالہ عظیم شناہ کی خدمت منظور ہو۔

حضرت بابیزید سباطا می رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ مشہور ہے کہ ایک شخص کی ملاقات کیلئے تشریف لیکے جتنی نسبت بڑا شہر تھا کہ وہ جناب درجہ ولاست پر فائز ہیں لیکن صرف یہ دیکھ کر دہ حضرت سمیت قبلہ کی طرف تھوکا کرتے ہیں آپ لئے منتظر ہوئے

النکوس لام تنگ نکیا اور یہ فرماتے ہوئے کہ (جو بیے ادب، تو اعد میہ کا پابند نہیں وہ اسرارِ الہی و انوارِ غیرِ سنتا ہی کا مستحق امین لب ہو سکتا ہے) واپس چلے آئے۔  
مذکورہ بالا حکایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ علمائے صوفیہ صافیہ کی کتابت کیا روش سنتی کہ وہ امورِ مستحبات کو واجب العمل قرار دیتے تھے وہ عمومی مکروہات کو واجب الترک سمجھتے تھے انہیں کی شان میں مثل مشہوں ہے حسنات الابرار سیمات المقربین بھی بھولے ہمالے مومنین کی محرومی نیکیاں عاشقانِ الہی کے نزدیک کچھ وقت میں رکھتیں۔

لیکن انقلابِ دہر، گردشِ تقدیر کے کیسا تھے شدہ شدہ اس سعادت بارکت کا دائرہ تنگ ہوتا گیا اور تیک نہیں فرشتہ خصلت صوفیائے کرام کی جماعت کم ہوئی تھی نسبت بابیخار سید کم سکار و شعبدہ باز بھیں بدلتکر زندہ شاہ دم دار کاغذ مارے میوے خانقا ہوں اور درگاہوں میں کوڈ پڑے اور اسی طبق شرع کو زگزکے مخالف شریعتِ عوامِ الناس کو بہکتا اشروع کر دیا۔ نمود بالله من شر و رانفسهم و من سیئات اعمالہم یاں یا میں یہم اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ابھی دنیا میں بہت سے قدسی صفات بزرگوار موجود ہیں اور ان کے آثار و اخبارِ زندگانی میں گل کھلا ہے ہیں۔ مگر آئی ! دنیا کی چند فرقہ وار اہلسنت و جماعت

غامساً بزرگوں کی دو اچی سمجھتوں کا فیض یافتہ ہو (منقول از  
فون جیل)

غرض ان اصول یعنی کہ اچار شخص درحقیقت ایک حد  
میر شریعت پر طبقت صاحب معرفت و حقیقت کہے جانے کا  
ستق ہوگا درہ طالبان ارادت کروانے سے روم گای شرپیش نظر  
لئا جائے ۔ ۵

لے بسما بیس آدم شے ہست  
پس بہر دتم نشاید زاد دست  
لے بہتے الیں دم کشل میں پس برا کے امتح پر عیت نکنا جائے ۔  
اللهم ارنا الحق حقا والباطل باطلًا آمين یا رب العالمین

چیست ایں سیس و قمر لیل و نہار  
دین و دنیا اک دگر نقش و نگار  
از پے علم و عمل شیر و شکر  
ہست ندوی روح و تن باغ و بہار

کے مقابلہ میں ننگی نلوار بد تہذیبیاں بعد عنوانیاں کچھ اس (۱)  
شرمناک ہو گئی ہیں کہ عامہ عارفان طبیعت عالم ان شریعت  
لئے قصیداً اپنے نورانی چہرہ کو نیر نقاپ کر لیا ۔

پس ضرورت ہے کہ شیخ کامل رہبر فاضل کی شناخت ۷  
کوئی محیار حاصل کیا جائے مگر یہ موجہہ زمانہ تحطیح الرجال میں جو  
شرت سے خود غرض خود نہ، دنیا پرست علماء پھیلے ہوئے ہی  
پسچہ اور بھوٹے کی سرحد انگ کرنی حد درج مشکل ہو گئی ہے  
بیباک مشہور ہے: عشق کیا شئے ہے کسی کامل سے پوچھا جائے ۔  
میر اخیالِ محیار یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صفات ذیل سے  
بیصف ہو تو اسی ہے کہ اسکی رہبری بیٹا پار دیگی ۔

و بکھوشہ ولی اللہ محمد و دہلوی کم سے کم لکھتے ہیں :

**اولاً** علم شریعت اسلامیہ سے بقدر ضرورت حال و تقبیل  
سے واقف ہو ۔

**ثانیاً** وہ تدقیق و پرہیز کار ہو یعنی ارتکاب کبائر و اصرار علی الصنما  
سے بچتا ہو ۔

**ثالثاً** دنیا کا تارک اور عاقبت کار غیب ہو ۔ ظاہری و یہتی  
طاعت پر مداومت رکھتا ہو ۔

**رابعاً** مریوں کے طریق کار تہذید ارہے ۔ اگر کوئی امران سے  
خلاف شرح سرزد ہو تو فوراً اس پر تنبیہ کر دے ۔

# بِكَ الْتَّرْجِمَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لے کعبہ و بنو نانہ کے باشی ثواب و عذاب جو بھی ہے مگر موجود تو ہی ہے ہم آئینوں کے ماتذیں اور ہم میں نیتری صفات ذاتیہ کا عکس ہے اور مشہود (نظر آنے والا) قبھی ہے بصلائی اور برائی بھاری نیترے ہی جمال و جلال کا عکس ہے اور مقصود تو ہی ہے لے سب سے الگ خالک اور سب کے ساتھ رہنے والے بھاری یا تین و سیم و خیال ہیں اور موجود تو ہی ہے۔

**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هُوَ الْمَدْحُودُ رَسُولُهُ أَكْرَمُهُ**۔ ایے طالب لفظاً لاؤ اور لا اکر بعور کہ بھاری بھیہودی کا سرمایہ وہی یک پاک ذات ہے جو معبد ہے مقصود ہے۔ مشہود ہے اور موجود ہے۔

ربانی واردات و وجدانی کیفیات زنجیب یا تین ہوتی ہیں۔ تفاقت توحید الامبود **إِلَّا اللَّهُ كَوْنُهُ مُبْطَنٌ لِّأَمْبُودُ الْأَمْلَهُ** سے موافق ت ہے ہوئے جس کا جاننا بجزر یافت و مجابرہ محال نخالان کو

اب الریجم صاحب فیضی نے احالم الحجۃ رسیری میں لاکر صاف ماف  
کر دیا ہے کہ کلمہ توحید چار طرح پر ہے اور ہر ایک مرتبہ میں سالت  
الاہم صلیم سمجھنے سے نقلن کھتی ہے جو لوڑ عسلی انور ہے۔

## بِكَ تَوْحِيدُ لِامْبُودُ الْأَمْلَهُ

شریعت شریعت ہر عاقل دیل کو یہ جانشی کی بیکھفت دیتی ہے کہ دونوں  
نفس میں حکومت الہی کی خدمت اور اس ذات پاکہ اللہ کی وحدت گھر  
لہائے اور اس عظمت و حکومت میں کسی بیٹر کی شکرگست نہ بہنچ پائے  
ہی رہتا اور اللہ علیہ فرمانے ہیں کہ  
سرور راست کب سریا ڈمنی  
کہ لکھ نیم است و فاقش عنی

یعنی میں (اما نیت) اور غور و صفاتی کو (اللہ کو) پہنچتا ہے  
اسی سڑاک ہے کہ اس کا ملک (رب ادشاہت) قبیم ہے۔ ازلی ہے اور اس  
ذات عنی ہے یعنی کسی طرح سے حتاج ہیں ہے۔ اور سب سے بڑا  
ہی یہ ہے کہ وہ لینے ہوئے یو، کسی کا حتاج نہیں ہوا۔ اس جمال کی تفصیل  
کیلئے تفسیر عزیز یہ خصوصت ا تفسیر شورہ حق و ولستان عن عطاالله  
زمیں۔ پس کا الہ کے اوت راستے حکومت و عظمت ذاتی اغیار  
الشان کے لفظی امارہ پرچھ مختصر ہے انکل و کل۔ ہے نکل جائے؛ اور

لیات سے ان مظاہرات میں جلوہ اُنہیں ہے اسی لئے رسول  
اللہ السلام نے فرمایا ہے۔ آدم و مثیل دو نہ، بخت لوائیں آدم  
اس کے سوا جو کچھ میرے چند تلے ہے یا چند کے نیچے  
بے حقیقی با دشائی اللہ تعالیٰ کی ظاہر ہوتی یہی ہے اسی کے رسول  
اُنہیں اُبیند ہے اور یہ ہے کا۔

اس توحید کا حامل اللہ تعالیٰ کو پاک کرنا یہے عالم سے یعنی  
مخلوق کی صفات سے کہ اس میں مخلوق کی کم زوری حصی کو کمزوری  
نہیں ہے۔

اور مومن دوائی دوام کی استقامت اور امریں بُوری نہیں  
سے یعنی شریعت کی پابندی ضروری ہے۔ اور دنیا کی جھوٹی غلطیت چوڑ  
ارتفعی کی نعمتیں حاصل کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی ذاتی غلطیت کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں  
اندازشک جلی ہے اور کسی کی تفظیم اللہ تعالیٰ کے جیسی کرنی ثبوت شرک ہے  
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلطیت جیسی اللہ نے آپ کو دی ہے اس کا ماننا ضروری  
ہے کیونکہ آپ کی ذات کی حقیقت اول ہے یعنی سب سے اول اللہ تعالیٰ  
کے علم ہی رسالت کی مستحق ہوئی ہے۔

پس لا جعبود الا الله کامانا اللہ کے عجز سے نفرت رکھنا ہے کہ تن  
و مخالف دین متبین سے اور جستی و چالا کی کھانا ہے رین کے اکامات  
میں اور تلاسف کرنا ان کے قوت ہوئے ہیں اور دوسریں نہیں ہے اہل

**الاَللّهُ اَكْبَرُ**  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللّهُ كَبُورُ كُرْنَاهِي۔ صفات رُبوبیت وَ الْوَهْیَتِ كَاطِلَةِ  
سے اور ان کا یعنی ان صفات کا نسبت دینا ہے صرف وَ امْدَادِ  
اللّهُ تَعَالَى سے

او محمد رسول اللہ مطابق کتاب و سنت کے ثبوت کا فیضان  
علی المراتب انبیاء و علیهم السلام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا ثابت کرنا  
ہے اپنے جو کوئی ان بُرے گوں یعنی سفیروں سے انکار کرے تو وہ انکار اس  
کی غلط و شان سے انکار کرنے کے برابر ہو گا قُلْ فَلَذِي الْعِزَّةِ

وَ لِرَسُولِهِ وَ لِّلْمُؤْمِنِينَ كَبِيرٌ بِحِجَّةٍ كَعَزْتِ اللَّذِكَ لَئِنْ هُوَ بِهِ اَوْ اَسْ  
کے رسول کے لئے اور مومنین کیلئے اپنے محمد رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی  
کوئی ثابت کر رہا ہے اور بنداز رہا ہے کہ محمد کو جو ترکی دی سمجھی ہے وہ اللہ  
کی طرف سے ہے اس سے شرک کی حقیقت کو جو اللہ تعالیٰ کی غیر کی غلطیت  
ذاتی سے پیدا ہوتی ہے ازاں کر دیا گیا ہے اور توحید و رسالت کو ان  
کرنیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ گیتھر فرازی کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

حق شناسوں سے تو پوشیدہ نہیں ہے کہ رسول علیہ السلام  
کی شان جو ہیز لہ مظہر کے ہے ان مظہرات میں یعنی انبیاء اور اولیاء  
اور تمام مخلوق میں متجلى ہوئی ہے۔ یہی چیز دوسری کسی کی غلطیت  
کو آپ کے مقابلہ میں نہیں ٹھہرنا ہے بلکہ جو کچھ غلطیت و  
بُرگوں کے سماں طرف آتی ہے تو وہ رسول علیہ السلام کی ہے جو اللہ

دول سے (کہ غزوہ کا سبب نہ بنے)

## (دوسرا) دوم توحید لامقصود اللہ

میں شان الوہیت یعنی اللہ کی شان کے جلوہ کو اپنے میں  
ایسا مستقر نہ کر اگر بغرض محل ارسال رسول و ازالہ کتب نہ  
ہوتا اور تکلیف ایمان لائے کی اور اسلام قبول کرنے کی تدبیجی  
تب بھی وہ حق جل علی اکوہی مستحق عبادت جاننا اور اسی کی عبادت  
کو فرض سمجھ کر ادا کرنا (یعنی تخلیق عالم پر غور کرنے سے خالی کرنا) اور  
اسی کی عبادت کرنا اور معنی قول مُرْضِقَوْيَ وَاللَّهُ مَاعْبُدُ إِلَّا هُوَ فَ

من تَارِيَّكَ وَلَا طَعْمًا فِي جَهَنَّمَ وَلِكُنْ وَجَدْنَتُكَ أَهْلَ الْجَنَّادِ  
تَعَبَّدْتُكَ میں نے تیری عبادت از لئے سخوف نار جہنم سے بہیں کی  
اور حیثیت کی طبع ہنسی بلکہ بھکھو میں نے مستحق عبادت سمجھا اور عبادت  
پر غور کرنا جس میں غرض کی فتنی ہو رہی ہے پس وہ اپنے باطن کو اللہ  
 تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہ رکھے بلکہ اس کو دلی راحت اس کی  
عبادت میں نظر آئے اور اللہ نے ہم فی صلواتیہم ذائقون۔

کہ وہ بھیشہ مازیں رہنے ہیں کے مصدقہ ہو جانا چاہئے۔

پس لَا إِلَهَ سے میں اپنی نفسانی نخواہشات کی نقی کر کے  
یعنی انکو اپنے دل میں جگہ نہ پکٹانے پاۓ اپنے کو نفس کا تابع نہ بنائے  
اور لَا إِلَهَ سے عصونا کیلئے عبادت کرے، دونوں کے در

اور حیثیت کی امید سے عبادت کرنا بھی ایک خواہش کے تحت  
انس سے جو وہ بھی شرک ہے جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُن ایت  
اَخْذَ النَّفَرَ هَوَاهُ تم نہیں دیکھئے جس نے اپنی خواہشات  
خدا بنا یا تو وہ اس کا خدا ہے اور زبی صلم نے فرمایا ہے من  
حکمات عن اللہ فہم وہ نہ کہ جس بیڑے تجھے کو خدا سے پھر جو  
پیرا خدا ہے سحمدی علیہ الرحمۃ ایک شوریاہ حال کا قصہ  
مل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک شوریاہ حال سے پوچھا  
مالک تو ورنخ کی تمنا اترتا ہے یا جنت کی اس نے جواب دیا کہ  
بھی سے نہ پوچھو، مجھے تو دہی پسند ہے جو اس کو (اللہ کو)  
بھے لئے پسند آئے۔ اولیا کا عاشق کب راستے سے بھنک کر  
لے سکتا ہے کہ وہ خدا کو پھر لڑکہ دوسرا سے کوچا ہے۔  
شوریاہ حالے بنوشت کہ دونوں تمنا کسی یا بہشت  
بلکہ نام پرس اذ من این لاجرا پسندیم آپنے او پسند و مراد  
خلاف طریقت بود کہ اولیا تمنا کنداز خدا جز خدا  
اس اعتبار سے نیجہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دو رکر دینا ہے  
مقصود و خواہش کا دل سے اور اپنی بہر خدائے حق ہو جانا  
اک نفس مطہر ہو جائے اور رنج و راحت سے ممتاز ہوئے  
اے۔ یَا اَيُّهُمَا النَّفَرُ الْمُطْمَئِنَةُ اَرْجُعُى اِلَى رَبِّكَ  
اِنْتَيْلَهُ مَرْضِيَّةٌ فَادْخُلُنِي فِيْ يَمِيلِنِي وَادْخُلُنِي جَنَّتِي

اہل اللہ کے ہی ہو اور اس کی ذات سے نہ ہو وحیں میں اس کا نفس  
لیک ہو اور ہمیشہ ماسومال اللہ سے بیزاری رکھے اور تلاش حق و  
امداد نفس خود میں لگائے ہے اور کچھی اس کا دل کسی دوسرا ی  
ہی کی طرف مائل نہ ہو، خواہ جنت ہی کبھی شہر یا دنیا کے محظوظہ -  
کسی سے نفع ہونے پر خوش اور نعمان پیونچنے پر رنجیدہ نہ  
ہونا چاہئے کیونکہ یہ چیز اس مرتبہ توحید کے لحاظ سے مشرک ہے اور یہ  
اور یہ مشرک حق ہے جو ظاہر نہیں نظر آتا مگر مشرک سرزد ہو جاتا ہے کیونکہ  
من شغلاتِ من اللہ فمو صنمایت اللہ سے ہنکر جو تیرا شغل  
ہو کا وہ اس کا اہل قرار پائے گا ۵

جانتا چاہئے کہ صاحب توحید اول جیسا اور لا معبود الا اللہ  
کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ اس کا قابل طلب عقبی میں لگا رہتا ہے  
کہ وہ بھی ایک منزل ہے ایمان کی لیکن اسی توحید لا مقصود  
الا ادله کا قابل طلب مولا میں لگا رہتا ہے کہ منْ جَدْ وَجَدْ  
جس نے کوشش کی یا تلاش کی اس نے پایا اس مرتبہ میں بصیرت سے  
رویت یا رجھی نصیب ہوئی اور اگر نہ ہو تو ہیاں چلے جانے کے  
بعد اس عالم میں عمل محبوب رہے گا طالبِ کوہ مبرکی طاقت ہیاں مگر  
قوت بصیرت اس قدر نہ حاصل کرے تو رویتِ محال ہوگی اور اعلیٰ نان  
بجز مشهود میں نہیں ہوتا۔ لہذا مشہود حاصل کرنے کیلئے لا مشہود  
الا ادله کا سمجھنا بھی ضروری ہو گیا

لے نفس آرام پکڑنے والے لوٹ آپنے رب کی طرف خوش  
والا پس کیا گیا پس داخل ہو سیرے بندوں میں اور داخل ہو سیرے  
بہشت میں اپنی خاہش و غرض کو لٹکا دینا چاہئے۔

دیکھو قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کہ آگ میں ڈالے جائے  
کے وقت پیزارو نے ظاہر کرتا جب تک علیہ السلام کی مدد سے اور سکوت (امتنان)  
دعائے بھی دلالت کر رہا ہے کہ رہنی بہ رضوار سنا چلے (جیسی مرضی  
ماں کی وسیا ہو گا)

اور محمد رسول اللہ اس مرتبیہ کے محافظ سے عمل خالص کی پہاڑیت  
کر رہا ہے جس میں خوف و امید کو دخل نہ ہو (عور و فکر کا مقام) کہ جتنا  
دوزخ پیدا کئے جانے سے ہزاروں سال پہلے نور زیوی صلح اپنے معبود کی  
عبادت میں مستغرق تھا اور معراج میں جناب محمد صلح کی مبارک ذات  
مقام دینی میں صفاتی تجلیات کی طرف نظرتہ کی اور پہاڑیت سے ماڑا  
البصر و ماطغی کے اپنے ولی کو مقصود حقیقی (رات باری تعالیٰ) سے سبل  
ماں نہیں فرمایا۔

حاصل اس توحید کا آگاہ ہونا ہے اپنے مقصد تخلیق سے کہ مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَنَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ، اللَّهُ تَعَالَیٰ افرانا ہے اور نہیں پیدا کئے ہیں لئے جن اور آدمی کو مگر اس لئے کہ وہ عبادگری کی اس توحید کا ثبوت یہ ہے کہ پھیلہ مومن بخشنوش و خفیع طاعات میں است تعالیٰ کی نگاہ ہے اس کی محبت اور شمشی خلق کے سات

۷۴

میری ذات یعنی مخلوق کی ذات اللہ تعالیٰ کے صفات کا نقش  
جو کچھ مخلوق کی ذات میں نظر آ رہا ہے سب اس کا (اللہ) ہے  
بھی (مخلوق) اپنی نادانی سے ان تمام صفات کو مستقل طور پر پانے  
بیکھتے ہیں۔ حضرت نظامی صاحب فرماتے ہیں ہے  
نبی و رسول از خانہ چیز نہ خلت  
تو وادی بہمہ چیز و من چیز تو است  
ایں لایا میں تو اپنے گھر سے کوئی چیز بیٹھے تو نہیں دی تمام چیزیں  
اور میں خود تیری چیز ہوں۔ لیں لا إِلَهَ سے ان تمام صفات کا  
عالم سے دور گرنا ہے اور لا إِلَهَ سے ان تمام صفات کو اشتمال  
کی ذات سے سنبوب کرنا ہے نتیجہ لا إِلَهَ إِلَّا اللہ عالم کو بیشہ  
بیشہ کے واسطے ان صفات کا محتاج بتلا رہا ہے یعنی عالم محتاج  
ہی محتاج ہی ہے اور اللہ تعالیٰ اُغْنی ظاہر کر رہا ہے کہ یہ صفات ہیں  
کے ذاتی ہی وہ کسی کا محتاج نہیں اور اسکی فیض سے عالم سے وہ  
صفات نظر آ رہے غصہ ری کہ عالم کی وامی محتاجی اور اللہ تعالیٰ کے  
وامی اُغْنی کو بتلا رہا ہے وَاللَّهُ أَعْنَى وَأَنْتَمُ الْفَقَرَاءِ یہی ہے  
اور یہی حقیقت مسئلہ تجدید امثال کی ہے کہ ہر عالم ہر لحظے فنا ہوتا رہتا  
ہے اور اسی کی راستہ کی فیاضی سے قائم ہونا ہے اگر یہ فیض رُک جائے  
 تو پھر عالم یعنی مخلوق مروہ ہو جائے۔  
اور محمد رسول اللہ مشاہد (مشابہ کرنے واللہ) سمعہ برائیت

۷۵

## تیسرا سوم توحید لا مسْهُودِ إِلَّا اللَّهُ

میون کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی ربیعت کے لشان اس کی غلطت کی  
شان اور اس کے العام کے نقش لینے میں اور جہاں میں مشاہد کر کے جو کچھ  
احتیاج دنا پڑی دیے قدری، جہاں کی ہے اس پر ظاہر ہو جو وہ کو حقیقت  
وجو مطلق ہے لیں عدم الحیواۃ عدم العلم عدم الفرزدة عدم الكلام  
عدم السمع وعدم البصر عدم الارادہ اسی طرح تمام اتفاقیں ہم کو ملازم  
ہاتے ہیں کیونکہ ہماری حقیقت عدم ہے اور عدم میں نہ حیات ہے  
نہ علم ہے نہ قدرت ہے نہ کلام کرنے کی طاقت نہ شنے نہ دیکھنے کی  
اور نہ قوت ارادی سکھتے ہیں اس لئے ہم اپنی معدومیت کے سبب عدم  
ہوتے ہیں اور اپنی اصل کی طرف لوٹتے ہیں اور عن تعالیٰ کی صفت بخشی  
کے مقابلہ ہو کر لینے نہیں نہیں، گویا نی، بینایی، شناختی و توانائی پاٹے ہیتے  
ہیں۔ اگر یہ فیض ایک دم کے واسطے منقطع ہو جائے تو پھر ہم وہی مرد  
ہم نہ ہے، پھر ہے ہو جائیں گے۔ اُنچیاتِ اللہ تعالیٰ کے صفات ہیں  
جو عالم سے ظاہر ہو ہے ہیں۔ قطعہ  
فاتِ من فیضِ جیال خوش تراست  
لنفسِ اندیشہ من جملہ تراست  
من مگر فو صفتِ ذاتِ تمام  
گوئے الفاظِ عباراتِ تمام

لاینی بصیرت کی آنکھ میں لگائے اُدھہ وَلِيُّ الْذِينَ أَفْنُوْبَرْ  
مِنَ الظَّلَمَاتِ إِلَى النُّورِ اللَّهُ رَوْسَتْ بے مومنوں کا اور کالا  
ہے ان کو ظلمات مگر اسی سے نور برداشت کی طرف۔ پیغمبر محمد رسول  
الله مخلی ہونا ہے اعدام (عدم کی جمع) کا وصیہم۔ علیاً، بالا،  
کا اور پر ذکر آچکا ہے پر زیاد تجھی بواستہ ذات پابراکات یعنی محمد رسول  
الله تعالیٰ کو اپنی آنکھ بند کر کے اللہ کر اللہ ہی سے دیکھئے  
اس طرح صفاتی متیاً بُحَثَ جاتی ہے اور کشادگی ہی کشادگی ہو جاتی  
ہے اور عالم کا سنتا حق کا سنتنا ہے اور اسی طرح تو حید کو سمجھنے والا  
ہر زرہ سے آفتاب کے نور کو دیکھتا ہے اس طرح کے آدمی کی شل  
اسی ہے کہ اس کی آنکھ کھلی ہے اور وہ آفتاب کے نور کو درو  
دیوار سے دیکھ رہے ہیں ہے

چشم بکش اک جلوہ دلدار بچلی است درودیوار  
دلدار یعنی معشوق ہی اللہ تعالیٰ کی شان ہر درودیوار  
یعنی ہر زرہ کائنات سے عیاں ہے صرف آنکھ کھول کے دیکھنے  
کی ضرورت ہے یعنی واقفیت ہونا ہے، یہنک اتنی واقفیت پر  
بھی کم استعداً و آفتاب ( ذات انجی ) کو نہیں دیکھتا ہے تو تو حید  
زوری کے کنگرے پر چڑھانا ضروری ہوا جس کا بیان آگے آرہا  
ہے مگر بیان تک سمجھ جانے کے بعد نفع نقصمان کو جو عالم سے  
پہنچتا ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی سمجھنا ہے  
کیونکہ غیر سے سمجھنے میں پوشیدہ شرک ہو رہا ہے رنج و غم میں زیاد

۸۱

پس لَا إِلَهَ سَمْعَانْ کی نفی ہو رہی ہے ( وجود اُن فی  
رہی ہے) جو اس کے سوا سے نظر آ رہے ہیں اور لَا إِلَهَ  
ہستی وجود مطلق مشهود ہو رہی ہے۔ نیچو لَا إِلَهَ الَّذِي  
ہے کہ سالک کو نہ خود کی خبر ہو سے اور نہ ماسوا کا اثر دیکھے  
صورت میں خواہ عرض ہو یا جو برعکمال مطلق کو جلوہ کر دیکھے  
و دل کی صورت بھی نہ رہے ( ارجیح جمال رکھنے والے کو دیکھے  
**هُوَ الْأَوَّلُ وَالآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالبَاطِنُ**  
دہی سب سے پہلے اور سب سے آخر اور ظاہر باطن پر ہے  
سپا ہوا ہے ۔

سالک کی نظر میں تعین کا مرتبہ مستحدک ہلاک شدہ و  
معدوم ہے اور وجود مطلق مشهود (نظر آئنے والا ) و معدوم  
ہے اور محمد رسول اللہ سے خود کی پر تحقیقی ظاہر ہو رہی ہے ۔  
لہیمان آلائل شیئ ماحلاۃ اللہ باطل و کل شیئ لامحالة  
زائل یعنی آگاہ ہو جاؤ کہ ماسوا اللہ بہر شے باطل ہے اور آگاہ  
ہو جاؤ کہ پر نعمت زائل ہونے والی ہے پس ایمان کے کافوں سے  
ستو اور وجودیت کے تمام انساں ( سندیں ) پر چیز سے مسلوب یعنی  
سلب کر داوا اور حق کے ساتھ جو وجود مطلق ہے ثابت دکھاؤ اور  
رسول اللہ کے مفہوم کی حقیقت کو سمجھ کر آئندگی کھوں کو دیکھیں کم  
وجودی فیض تمام کو یعنی تمام مخلوق کو باسط حقیقت محمدی ہی

۸۰

یمن کی قید نہ ہے بلکہ تکلیف سے زیادہ لذت حاصل کرے  
ضرب الجیب و بیب دوست کی مارغیر محسوس ہوتی ہے یعنی  
ہنسیں صعلوم ہوتی ہے اور غیر سے تجھنے میں وجود متفق ہوتے ہیں  
قرار پاتے ہیں ایک وجود مشاہدہ کرنے والا کا اور دوسرا وجود  
ہیں آنے والے کا ۔

## پوچھی ماچھاں تو حید لاموجود الا إِلَهُ

مون کو چاہئے کہ اپنی ہستی اور عالم کی سبق کو سوائیں  
کے نہ جانے اسے دیکھے باوجود ان خاص کے جو نظر آتے ہیں مصل  
بیں تعنیت ہیں کہ ان کو حدیث و قید و نقاویں لگے ہوئے ہیں  
ہمان کے افعال و اشایں نظر آتے ہیں جو واقعی ہیں جس طرح  
انسانی کلمات مخلص و حروف کے نفس انسانی سے غیر ہوتے ہیں  
اور حادث ہیں مگر اصل میں وہ ایک ذات انسانی سے ۔ ۔ ۔ میں  
اور ہر کلسہ و ہر لفظ میں حرکت نفس انسانی ہی مضمر ہے پر وہ  
غیر نہیں ہیں اسی طرح کلمات نفس رحمانی بھی عقل سے انسان  
انسان کامل تک نفس رحمانی میں ہی متفرق ہیں یعنی فرار پکڑتے  
ہوئے ہیں ، غیر نہیں ہیں اور بختارے عارضی نقاویں سے بُری  
من و تو عارض ذات وجودیم  
درمشکہ اے مشکواه وجودیم

لہیمان آرڈر و بود ذات بانی کے ہو رہا ہیں یہ کلکشنا  
بیکار کلکشنا

پھوپھا ہے اور پھوپھا ہے پس وہ بزرگ دگامی ہوتی ہی  
فیض پھوپھانے کا عثت ہوتا ہے ووہ

لولاک

لما اظہرت

رلویتی  
اگر تم نہ ہوتے لے پیغبین اپنی رویت کو ہرگز ظاہر نہ کر لیں  
یعنی اگر تم نہ ہوتے تو میں ظاہر نہ کرتا اپنی خداویگو۔

مکشف الہامی کو جان (دل) کے کان سے ہر انسانی کل کی صورت دلالت اس کے معنی پر مندرج ہے اس میں حروف کی ترتیب بھی ہے اور حروف بسطیں ہیں اور انکی آواز و مخلج ک

فی الحقيقة و احدی و احدیں مگر آواز و مخلج کے اعتبار متعدد و معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں نفس ہی سے ظبور پاٹے

ہیں اور آواز مخلج کا موج نفس ہی ہے اور ہر کلمہ اپنے ہو

میں نفس کا مخلج ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کیلئے وہی مثال

ہے یعنی شہوت و جود کیلئے اشیائی مثال ہے نفس رحمانی انسانی

کلمات عالم کا باطن ہے اور حقیقت محمدی مشاہد ہی آواز

کے ہجوم کلمہ کے وجود کا عثت ہے اسی لئے حضور پر نور سرور

کائنات میں اول مائن اللہ فرمادی افریبیا یعنی سب سے پہلی چیز

جو خلق کی گئی وہ میرا نور تھا اسی طرح آواز جبکہ لفظ پر دلالت

## آلیومِ اکملت لکھ

یعنی آج کے دن میں نے پورا کر دیا تم کو انجام مخیرتے اور  
ل کی امت خطاب خیر الامم گرامتوں میں ایچی امت) سرفراز  
ایکیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اصلح کی دعوت عام غنی اور ان کے  
فرمانے کے بعد کسی کی دعوت کی ضرورت نہ رہی جس طرح وجودی  
من ان کے ظہور کے سبب عام ہر ایک کے معراج کے وسیلے سے  
من علوی و صفوی بھی عام ہوا اور چونکہ حضور اصلح کی زات بایکاں  
بودات عالم کے ظہور کی باعث ہوئی رحمۃ اللہ العالیین (دونوں جہاں  
ل رحمت) کے خطاب سے سرفرازی بخشی گئی اور شفاعت عالم ای  
یہ محقق ہوئی وہ بھی شروع سے آخر تک۔

یتیجہ محمد رسول اللہ اس مرتبہ میں یہ ہے کہ باوجود یہاں وہ  
اشریک لہ کے عبده و رسولہ بھی ساختہ ہے یعنی اس کا ہی بنده  
اور اس کا ہی رسول غیر کاشائی نہیں اور تعینات یعنی مخلوقات کے  
ستقلاؤ وجود کا اعتباً رہو سکتا اپنے ان کے یعنی مخلوقات کے وجود  
سے چشم پوشی کرتے ہوئے تمام میں واحد حقیقی کو ہی دیکھیں اور  
جانیں اور بھروسی واحد سے تمام صراحت تعین یعنی فرماعت  
حقیقت محمدی کو ملحوظ رکھیں تاکہ ایمان کامل نصیب ہوئے۔

ریاضی

در منزل توحید کے راہ امتحان کرنے والی ختم رسول آگاہ امتحان

کے شناور ہوتے ہوئے مانند پچھلیوں کے تشنہ لب ہی ہیں  
پھر پانی میں رکھر پانی کی پانی کی تلاش میں رستی ہے اور پانی  
سامنے آکر باز (بیٹھ) سے بعینی عاجزو درمانہ ہیں۔

دیده از دیدنش نه گشته سیر  
سمسمانی کن فرات متنقی

آنکھ اس کی دید سے کبھی سیر نہیں ہو سکتی۔ جس طرح میسا  
مفرقات سے مستغصی نہیں ہو سکتا۔ ثابتِ الحمر کا سائبند  
کاس = فلَيَّ تَغْنِ الشَّرَابُ وَمَا رُوَيْتُ

## آشامیدم مئی راجه امام در جام

بس نه آخر شد شراب نه سیر شدم

پی میں نے شراب پیا لے پیا لے اور نہ شراب تمام ختم

بِهِنْيَ اورْنَهِ مِنْ سِمْرَنْوَا .  
اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا هَذَا الْعِرْفَانَ بِحُكْمَتِ مَنْ

**فَرَعْةُ الْأَكْوَانِ وَهُوَ الْمُرَادُ مِنْ كُلِّ مَا كَانَ**

**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَدْهُورِ**  
**حَامِدًا مُصَلِّيًّا** يَا اللَّهُمَّ عِزْانٌ عَطَا فَرِبْطَفِيلٌ

ذات کے جو باعث ایجاد اکوان ہے اور درود و سلام ہو آپ

پر اب ال آباد تک۔ ترجیح مسمی توحیدات اربعہ عین کو ارشاد  
خاتم نبیا پر رسالہ صلی اللہ علیہ وسلم

نَبِيَّنَا لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ سَمْعٌ فَتَحَمَّلَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اسْمَاسٍ  
یعنی جرکسی کو توحید کی متزل میں راہ ملی ہے۔ دوسرے  
رسول کے مرتبہ سے آگاہ ہے۔

لے لایا۔ ایسا کہ خزانہ کے لئے مسجدِ رسول اللہ کی بُجھی  
مژہ اس توحید کا زوال قیدِ تنزیریہ و تشبیہ، و مشینہ و  
وحدت مطلقاً و انکشاف نیست یگانگی و بیگانگی کا پھر  
فرق و اتحاد و بقاء عالم و اقفال اول ساقہ آخر کے اور آخر  
ساقہ اول کے اور سریان جیسے مظاہر و مناظر باطن و ظاہر میں  
شک اس توحید کا بالکل خنی ترین ہے الشیخ خنی عن  
دیبیب الخلیل یہ شریعہ خصلت کی آواز سے بھی زیادہ حجیف  
ہے۔ اشارہ اس سے یہ ہے کہ ہر تغین کی صورت میں حقیقت  
جانبیں اس طرح دوسرے کے رنج کو اپنا رنج اور دوسرے کے  
نفع کو اپنا نفع جانیں ہے۔

وغیرہ کو آپ کرچھانے

۵ کیوں کر دشمنی دوائے

نٹانی اس توحید کی یہ ہے کہ کسی مظہر کو حقیر نہ دھین  
اور کسی ایک تعین کی صورت پر نظر کی اکتفا نہ کرے۔ چھپوں  
رنگینی ہوں یا بلے رنگ سب کو چھپوں جائیں۔ دریائے عمر فان  
ذات باری اتنا بے پایاں ہے کہ عارفین کامل بھی اس دریا

### عشق و حقیقی

جام حم جہاں نا جام شراب مائی  
نام ولشان شان ما حال خراب کیا  
فصل بیمار آردہ جان فراود لکنا  
دھوت عالم دہ بیاسی بُر عمدہ رینا  
برز حیات کے خود رہ بخدا کنی بَرَد  
آنکنندہ دل آشنا مست شود جام  
نوش منشیں جمال خور غفرہ مثوبال خود  
بای قشان پر کشا طارِ مت خوشنما  
آجیا تو راؤ در نظمات دل بخوا  
راہ سکندری میا طالب خضر رضنا  
پازی خاک نزگیت فاغد باد طفیلیست  
حُن مجاز آشنا فیت حقیقت آشنا  
هدایہ ہرزہ گو طاف و سست عالمیار خدا  
بندہ نیک شوفدا عفو کند گناہ را

### اللہ اسی العذر ہے

مرے دل کی دعا کا مشفا اشہری اشہر ہے  
بھوکل کیا دادا درد آشنا اشہری اشہر ہے  
زمیں دکھو دش و دکھاندکے دیکھا ملک دیکھا  
اگر کچھ اسوا ہے ہے سوا اللہ ہی اشہر ہے  
بُر اسجھا اگر سمجھا بُر لالا اشہری اشہر ہے  
عبد ھول الیں نے چنان سمجھا ہیں سمجھا  
بسا طظر کے قابل ہی تباہ ہے جو ملنا ہے  
ظنا کا کیریں بیکاری ہر نقا اشہری اشہر ہے  
خودی کا جام بھر جو کر فدا ہے تو پی پی لے  
سلاکر اپنی برسی کر تو پا اشہری اشہر ہے  
بھرے عالم سے نسبت کچھ بھی کیا ہو گی فراندوی  
مرے آئیہ دل میں صفا اللہ ہی اشہر ہے

### الصوکشی مذہب کی وشی میں

لعلہ  
الصوکشی مذہب کی وشی میں  
از الماء الاراد حضرت مولا ابوالکلام آنحضرت دروم مختصاً اخواز اطبع دوز نامہ آزادی کا اذانی  
مقدماً و سائل کی بھی ایک بھاندھوڑی نہیں کہ ہر لون بھی شرعی کسی پیشی ملت پیشی اوسیاد  
پیشی گرفتار کیلئے مقیمات و سائل کوئی نہیں کہ اگر کسی پیشی ملت پیشی ایسی ہر قیمتیں ہیں لگو بناتے  
سلطح مقیمات و سائل کوئی نہیں کہ اگر کسی پیشی ملت پیشی و قلت مفاتیح پروری فی قیام ایسے حریمات غیر کا  
املاع قائم کی ہے اور آپ کو اس کی پیغامیں مسلم ہے  
الصوکشی مذہب کی وشی میں مسئلہ برغور کیجئے مقصود و مثالیں کا مسئلہ بھی در میں اسی مسئلہ میں داخل  
لعلہ و مکمل ایسے من مسئلہ برغور کیجئے مقصود و مثالیں کا مسئلہ بھی در میں اسی مسئلہ میں داخل  
مشیر تین لفون مھری و مثالیں ساری بھی تھا دنیا کی تمام بیت پیش قبول ملے جب بیت حقیقی کی  
ایساں مسئلہ سے ترقی کی جئی ان ابتدائی مسئلہوں سے رجیکہ غیر مصنوع مثابر نظرت کی برعشر کی  
ماقی حقیقی) تبیہ چیز رضہ سری) آئی بیت پیشی بھی اپنے مھری کی تائیخ کا طالب المکرم سے  
قرآن کو معلوم پہنچا کر سب سی بھی کی وجہ سے یہ ذن دنیا میں شائع و مقبول پھر مھری کی وجہ سے  
بیرونی خلیجی ہے اور ایک بھجس و متش بھی  
فقہ کی غلط فہمی! مسلم پڑتا ہے کہ فہم کا بیس احادیث و آن وحی اپنے دھو کا پڑا اسی جن  
معقول سے مقصود و مکمل اس طرح پڑھ کر ملک ملکیت کیلئے نعمانی اور سرتینا اکارتہ بخشی کی جائی  
ان سے تیار کئے دن بھا جائیٹا اگر واقعی وہ لام و صفت تباہی کے لئے ملے ملے ملے ملے ملے ملے ملے  
ووضع مشکلات تھے اور صاحب الادب و قوت و صفات الرحمت - تجہیں تم فہاں کے جنم بائی  
ہیں وہاں انہیں بیوی بھی بیوی اگر وہ اسیاں ہیں ہے تو کیا ایک بسی جمال صفتی عیاد و پرش  
ہو سکتے ہے پیر ان وی ایات میں مطابق نفع رح کی جی ملت بھی وہی بیوی و شرک پر زیر قسم و خلیق  
مکون ہے کہ ان تھیا کی خیال بخای بولکی راست ابھرہے ہے ہو ابھرہے کے الاما نالا  
یہیں کر سمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقول قال اللہ تعالیٰ و من ظلم من ذہب بحق  
کھانقی خلیفہ قوادری اولیٰ نیلوادیہ او شیخ دیویۃ الخ لیکن اس حدث سے بھی عاتی وہ  
بھیں بھلی جوان فیضیتے ہیں جیسی کہ ایلی ملکت ہی شرک و پرش طاقت ہے پیاپی شاہ ولی اللہ علیہ  
اصل ملت خیصہ اور کبھی قواری ہے شاہ ولی اللہ علیہ صریح من کی ملت اسرافہ تبدیل و تجزیہ پیجا

# کلنسیتِ دو چیل ال رجیں

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

لے وحیم و درگرا جرس ت و بخال عجبود توئی  
آئیش بر ما صفاتِ تظلل م شہود توئی  
خیر و شر با عکس جمال است جلال مقصود توئی  
لے بے ہم و با ہمہ ہمہ و ہم و خسال موجود توئی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ كَانَ سُلْطَانُ السُّلْطَانِ

در لا و لایا غور کن سر ہی بھیود اوست  
صھبود او مقصد و ہو شہود او سر جو اوست  
آسا بعده امیر و امیر تھے ست رباني و گیفیات و جہانی کہ بتائیں توحید  
ام عبود الا ایش را بتوسط و درجہ دیگر ہم تو میدلان و جو الا ایش توانق دادہ و  
تو جو بھضا میش جھیلے سانی کہ بریاضت و محکرات عالی بود ازیں خوشی  
و ہمود و نظمت آیا و عدم فرستادہ باستبداد اشیقات مردی بھی محمد عصہ الرشم  
صاحب ضیاء بھیلہ تھے تو ام کہ کلہ تو جی طبیہ برعیاستی رال و ہمی مرفع  
و وجہ کمال و دریہ عنی و سمات مکبر رسول انشتم سلمہ بیٹک ویکو طبیور ایتہ العرش  
از ایں تاں نو تسلیل نور

و منظر کفر رہیا ہے او صریح راتاکی بھی کا سببہ باشکر کے عباڈا منام بلائیں یا کل کمال  
پظاہر منقصتا و بظاہر کھیٹ تو ایک چڑک کے قتلنیک موقع بینی ہے اور دوسرا سرعت پر پڑھنا  
ہیں مگر حقیقت انہیں کی اخلاف نہیں اور اختلاف حکم کی علت اخلاف مالت اور جو درود  
وجود علت بھی ہے دنیا میں انسانی پریش لا ایک ٹارا سیلہ عیذم بعضاہار ہے کہ ظلم  
پیش تک بینی ہے ملی الخسوس رسی حالت میں کہ پیش ایان لبت دروسائے دین کی کجاۓ ایسا  
انہا و شرک کیلئے اس سے روکاگر قوموں والی سید کو کامرانی دوسرا تھا اور تو ایک وادی  
حقوق جب دال بہذا خود کلہ دیا و دنیا فتح ریا اور قبور کا سببے بازدھیہ ہے اس لئے زندگی  
گیا لیکن رب قبور مسلمی دلوں ہیں لخ ہرگز تغیر در ہوا فاکر حکم دیا کہ اب شرک ہر کسی جکہ تکہ  
عمرت کا دفعہ اکارنستہ قبور کی ایسی بیوی صلات مرتبتہ بنت و اہلیت کا اخلاق و اخلاق خاصی  
گواری کی بدولت رائٹاں کی ایسے شاخ فہیشی کی تنظیم مفترط وح والاد غلو و اغراق سدر کا اللہ  
او لانقضنوں اور السید اہلہ دعیٰ فراششاد احکام ای علت مر مبنی تھے قیمن جن من مراقب  
یہ علت بھی باقی نہیں وہ بخ وہی کامی جو در نرم اور کبھی ادا نسید و ولد آدم فریما اور بھی ادا  
وہن دونہ تھت لوابی اور کبھی لوکان موسیٰ حیا الماسعہ الایتاعی ایتاعی  
و مرتبہ شناسان رسالت نہیں جو کچھ کیا اس کو سمع و صفا و احسان کیسا تھے قبول فرمایا و لعمہ مال  
ما شست قل قیہ فانت مصدق۔ فالحیت لیضی کی الحاسن تشهر

### قصوہ ممنوع نہیں

پس یہ حالت دیکھ کر جمال پوتا ہے کہ قصور کا مصالہ بھی اسی مسئلے میں داخل ہے دل  
علت بھی شرک اہنام پرستی تھی الگی علت باقی نہ ہے تو کیوں قصور ممنوع ہو؟ الگی  
قصور (حودسیہ معاشرہ ہونے کے لحاظ سکم از کم قصور ہیں) بحالت تنکرہ متوفی و فیض  
خوند شرک جائز ہوئی اور اسی طرح اور بہت سی چیزوں تو بحالت عدم غوف پریش  
و با غرض متنفسہ عملیہ اخلاقیہ قصور کشی کیوں جائز نہ ہو اسکی  
نوت امام اہلب کاظم مولانا ایوان کاظم اکزاد و حمدۃ الشیعیہ نے اپنے طبلہ مقا  
میں (حسن کا کچھ اقتداء من ہم مندرجہ بالا میں پیش کیا ہے) قصور کشی  
کی بابت اصولی اجتہادی نظریہ پیش کیا ہے بے شک وہ ناقابل انتقاد حقیقت ہے۔

## اول توحید لامعیبود الا الله

که مشریعت شرایف پیر عاقل و پالغ را بر آن تکلیف میدهد لینه در نفس من  
درین توحید عظمت و حکومت الہی مستقر شود و درین عظمت و حکومت  
ذاتی احمد مشارکت ندارد سعدی رحمۃ اللہ علیہ می فرماید سے  
هر اور ایسہ کم بریا و منی کہ ملکش تدبیر است و ذاتش غنی  
جیت تفضیل ایں اجمال تفسیر غزیہ خصوصاً تفسیر سورہ جن و دبیت  
الجین مطالعه منودی است، پس از لا الہ حکومت و عظمت ذاتی و بیان  
که بر آن نفس امارۃ مون ہم داخل است از خاطر طرف کند و از  
الا اندیش عظمت و حکومت ذاتی برائے واحد حقیقی جل جلال الغاص  
مگر داند نتیجه لا الہ الا الله سلب صفات روہیت والہیت  
یعنی عظمت و حکومت ذاتی از ذوات اکوان و اشوات ایں صفت  
رواقی بنات و احمد سجاد

## دوم توحید لامقصود الا الله

بعض مون شان الوہیت در نفس خود و اکران چنان مستقر  
داند کہ اگر بالفرض ارسال رسیل و انتزال کرتے نکونے و تکلیف  
ایمان و اسلام نہ فرمیست حق جل و علیه راستخی عبادت و انتن  
و عبادت او بجا اور ایں برافرض بوسے متعنی قول ملقنی و الہی  
میانعیت ذاتات خوی فی امین ناریک و لا طمعاً فی جنتیک  
و لیکن وحی نہیک آھل العداده فعیند قلک رعنی ایں  
سوگند فی عرض دائم است) و ماضی ایسے جملہ کر شود  
پس قسمی سے بیار و تعالیٰ یعنی عبادت است باطن خ. راجیا  
نذر ایک راحمت ای و عبادت باشد اللہ بن ہم فی شکار فہم

و کل مخلوق مجبلے گردانید چنانچہ فرموده آدم و مَنْ دُوْنَهُ  
تحت یوائی غرہ ایں توحید تشریف غیرین حقیقی مطلق است و بجز  
درجین و استفهامت مون و اختناب از نواحی و ترک خواہش دنیا  
و طلب نعمت موعودہ عقبی است.

شرک ایں توحید مشرک جلی است و آن اشوات عظمت و حکومت  
ذاتی از غیر خدا، آثار ایں شرک اوئے اکان عبادت پر تعظیم بغیر خدا  
حقیقت مظلع عظمت کلی از حقیقت محمدی که در تعین اول ثابت است  
معلوم کردن است۔ آثار ایں توحید نعمت از مشترکین و مخالفین دین  
شیعین و حشیعی و تخصیل کمالات دینیہ و سنتی و رتد ایسہ ریوی و شرق  
امر بالمعروف و نهی عن المنکر و بیزاری از صحبت اہل رسول و کسان  
تاسف بر خود کدامی عمل نیک

و از نجہہ دشمن رسول اللہ عظمت و عزت مطابق کتاب  
ساخت به سبب فیضان نبوت در وجودات معظم علی قدر مراتب از جانپنه  
اویت الی ثابتہ نماید۔ پس اگر کسے اثمار وجودات معظم نماید اکثر عظمت  
اللہی غروره باشد قتل فیلیلی الی هر چیز و لی رسول و لامونی  
نتیجه تھمد رسول اللہ ظاهر آن است که حقیقت  
شرک یعنی ایم عظمت ذاتی از ذوات اکران از لا فرموده بسبع عقد  
توحید و عمل نیک غلطت عظمت علی قدر مراتب ای حضور بادشاہ حقیقی  
و در بیرونی اتفاقاً و پوشانید۔ و در حقیقت آنکہ خود آن ذات باید  
نظر عظمت کلی شرہ اثوار عظمت الہی بر وجودات مقدسه انبیاء واولیاء

دَائِئْرَقُونَ يَبْيَسْ أَنْ مَرْدَمَانَ كَهْ نَازْ خَوْ دَالْمَى گَذَارْنَى گَانَ اندَوازْ  
رَاسْتَ - بَسْ ازْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَفْعِ هَرْ سَادَ وَ مَقْصُورَ نَفْسَانِي غَایِدَ  
وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَبَادَتْشَ مَحْضَ اذْ بَرَاءَ مَبْعَدَ خَوْ دَارْ شَدَّدَ اذْ خَوْ  
دَوْزَخَ وَ اسْمَى جَبَتَ كَغَرْغَنَ نَفْسَانِي درِسْ تَوْحِيدَ حَكْمَ شَرْكَ بِدَا مِيكَنَ  
رَقاَلَ اللَّهُ تَعَالَى اَفْلَى بَيْتَ مَنِ اَنْجَدَ اللَّهُ هَوَاهَ وَ قَالَ  
الْبَنْبَى صَلَّعَمْ مِنْ شَغَلَكَ عنِ اللَّهِ نَصْوَ صَنْمَكَ) سَعْرَى  
عليه الرَّحْمَمْ مِيرَ مَا يَرَى

رسول الله های اخلاق از هر عمل و نیت بله خوف رنج و امید  
را حات مصمم داند - که پیش از هزارها سال از خلقت رحمت و دوزخ  
ناره شوی معلم در عمارت معبد مستقر قرار دارد -

سُمْ تَوْحِيد لَا سُمْ حُدَادِ اللَّهِ

باید که مومن آنها را بوسیلت و آمات غلطت و انعام ایلی در پنجه غیر  
و اکوان مخالبه کند، هر آن افتخار و ناچیزی اکوان مشهود او شور صورت  
تقریبیش این است که حقایق اکوان اعدام اند و حقیقت جمله علا

وادی اکوان و خود ارسی آیات رحمان است با وجود اثبات وجود و  
تستد بیهوده آیات نتایجی الافق و فی نفسیه مخدوحی بینین  
لهمه آن دلایل حق و فی نفسیکم آفلات تبعصر و  
هر آنچه می ناییم شناخته باشد خود را در عالم و در ذات همچه آن  
تا خاکه شود که آن خدا حق است و در ذاتهاست شناخته است آنها  
بینید و آن دلایل متعکله آیه هم کنتم مرغدا باشنا است سر بر کاره بشهید  
آنثار ایں توحید فناست افعال عالم در افعال حق و فناست صفات  
عالم و صفات عالم در صفات حق است، حقیقت قرب نافل هی  
است پس از حرکات پر لعبت حرکات پر ک معانیت کند تا اینکه بینند  
هم از خوشی حشم پوشد - اگر چند خود را هم از روست حق میند ایں مستقیمه  
صفات برخواست و اطلاع سلط خود را است سمع اکوان سمع حق است  
هیں طور بر سائر صفات و ایں را توحید افعالی و صفاتی کو میند - ایں  
دانست که صاحب ایں توحید از هر ذرہ از اوار آفتاب پی بینید و ما استد  
کسے است که حشم او باز است و زور آفتاب از رود و یار مشاهده  
کند چشم بکش اکه حبلوه دیدار  
اما بعد از قصور استعداد آفتاب را می بیند لذا ترقی بر کنگره توحید  
وجودی لازم افتاد  
خرک ایں توحید اخنه است یعنی اسناد اتفاق و ضرر بسویه غیر خدا  
خود هر چند که محاذ اباشد - آثار ایں شرک نافع و ضار ایان را فلزن  
درین نویع از شرک پوشیده است که زیدم باز و عمر و محب است بلکه ایان  
تلخیف لذتش زیاده بیشود - خضراب الحیثیت ذ پیش - تا ایں

وجود مطلق نیں عدم الحیوۃ و عدم السلم و عدم القدرة و عدم الكلام و عدم المکمل  
و عدم البصر و عدم الاراده هکذا سائر نقائص لازم است ایں بیان  
محدود میشون و باصل خود باز میگردیم از حیوۃ او علم او سمع او بصر  
و کلام او قدرة او اراده او زندگی و دانایی و شناختی و بینایی و گویایی  
و تو ایالی و خواهش می یابیم اگر دیه ایں فیض منقطع شود مرده و کور و کر  
و غیر یا بیشوم - نقوش صفات است که صفات اکوان ظاهر میشود - قطع  
فات ایں نقش خیال خوش قواست من مگر خود صفت ذات را  
نقش اندیشه من جمله ذات است گوئے الفاظ اخبار است تو ایام  
و ما از غشا و نادانی نسبت مستقل سبوعی خود می نایم ظایم میگراییست  
نیا و درم از خانه چیزی نخست

تو وادی سپه چیز و من چیز تو است ٤٣

علاءه این صفات ذات و احباب ذرا بمال و الامرا مقصود و اند  
بیجه لا الہ الا الله افتخار دامی موجودات و فنا و قیمتی  
مستمره دست الشهوات والاضر است و الله علی و انتم الافتراض  
حقیقت مسئلہ تجد و امثال هن است و ایضا رسول الله کمال بیان  
ایں مشاهد بدینه بصیرت کشد الله ولی الدین آمدلو بغير حهم  
من الظلامات الى الغور نیججه محمد رسول الله تجلی شدن اعلام هست  
و میم متعجب ایں عطیات بواسطه ای ذات بارکات که و مَا أَنْسَنَنَا  
الآدَحَّةُ لِلْعَالَّمِينَ مثلا ایں توحید انشاف حقیقت عدالت و  
شہود افتخار داعی و استخار افسفار از اور فیضان ذات بیرون و کار انشاد  
استشار ظلمت ذاتی کو اکب در وقت فرازیت آنها از تجلی آفتاب و  
انجلا سمعنی معیت و رحمت و واضحیت مسئلہ تجد و امثال و آمینه

الله شرائیل یعنی آنکه باش هر چیز که بجز خداست بابل است و  
نفعیست که بہت هر آینه زائل شدق است - بگوش ایال بشود  
اسنا د و جود است از هر چیز مسلوب رسول است بخشش بکشاید که فیض و جویی هر  
اید و نیز بحقیقت مفهوم رسول است بخشش بکشاید که فیض و جویی هر  
من بواسطه حقیقت محمدی رسیدیں او صلم رسول یعنی رسانده ایں  
یعنی وجود است لولات آنها اظهارت اسرار بیانی اگر تو نیز خود  
ظاهر نمی کرد خدائی خود را

مکشفوں الہامی بگوش جمال بشود  
که صورت هر کلمه انسانی باءے ولامت برخیست مرتوف است بر تکیب  
بروف و حروف که بیلی اذ بر احمدیات و مخابج و اصوات مخابج که  
نی المحقیقت صورت واحد است از تبع صورت مخابج متعدد می خاید  
وقوف بر قطب بر تجلی اول نفس ایهود صورت پس بجهول نفس خوی  
اصبریت صورت تجلی خود و بر مخابج مرور فرمود بر اسطه ایں صورت هر  
حروف از مخرب چند اشد و بواسطه ایں حروف ترکیب کلمات صورت  
بست و بتیر تکیب کلمات معانی پیدا شده و فی المحقیقت بوجو کلمات  
نفس است و سان طرا جزو سط درایجاد حقیقت است - اما هر کلمه فیل  
و ظله و فرعه و محتاج و اسطه کل یعنی صورت است بچنان وللهم اش  
الا علی مریا مخد اثابت است مثال بلند تر نفس جمال بجهول نفس انسانی  
حقیقت باطن کلمات عالم است و حقیقت محمدی مشاره صفت باعث  
وجود هر کلمه از زیب است که اول مخلوق الله نویی بچنان

جادو وجود متحقق است - یکی وجود شاهد و دیگر وجود مشهود .

### چهارم توحید لا موجود الا الله

باید که مومن هستی خویش و اکون جزءی حق نداند و بعیند با وجود  
وجود رات خاصه (مرا و از وجود رات خاصه تعینات است) که مخفی حداد  
و تقسیم و تقسیم و تقاض و افعال و آثار بایس وجود رات خاصه مرا  
و واقعی است بچنان که کلمات انسانی با وجود ترکیب بحروف ستار  
از مخابج و صور بعد اگانه و معانی مختلفه متفاذه مستقر بر نفس بیط  
النسانی و حادث هر آنے و زمانه است - و موجود در هر کلمه بلکه در  
هر لفظ و حرکت جزء نفس و اندیج غیست و در ما هیت نفس حروف و  
تعلق و تقسیم و تقسیم زار مطلع تقیت پس کلمات رحمانی از عقل کل تا  
السان کامل موجود و مستقر نفس اسلامی است و از تقاض عاضد بایس  
من و تو عارض ذات وجودیم

### و مشکیانه مشکوت و وجودیم

پس از الا الله نفی اینیت و بهم خود و ماسوانی و از الا الله  
رسی محض وجود مطلق مشهود شے گرد و نیتی الا الله الا الله اینک  
سالک راه از خود خبری باشد و نه از ماسو اثری بیند از هر صورت  
خواه جو هر یار نفس جمال مطلق جلوه گرگرد بلکه خود صورت در میان نداند  
بچیل مشهود شود همچو الا اول و الا آخر و الناظهرا و الباطن پس  
الا ای مرتبه تعین در نظر سالک مشهیک و معدوم وجود مطلق مشهود و معلوم  
است و از همچو رسول الله صراحت تعییه ی حقیقی خود بفرمان  
الا سکل شیوه مانعلا الله بناطل و کل نیتیم الا

صورت و قنیکه بر لفظ صورت کرد اما بر منی آن صورت و مرکب از حروف نباشد بلکه رود. دلالت مطابق زنگ خبر و مکان بدینه از بینجا است که حقیقت محمد را در دین و از تین آن خواسته دنگ برینگ برینگ چیند ازینجا است که پس از ظهور مركبات و سیاست احوال بعثت شخصیت آنحضرت صلم علوه آن رفین کمال با وجود صفات اختیاری برای خبرهای عالم بر زخم و معاو شافع معنی آنیق و مراکم است لکن ظهور انجامید و باست ادخطاب خیر امانت اضطراری باشند و بنده و اشو قالب تمنای کشانید چون خبرهای علوات همیز رسید - ازینجا است که دعوت او نام است و پس از ظهور پیش راه است ات لامناهی است آشنازی این بحیر عزان با وجود استغراق و عین وجود دعوت کسی نمایند و چون فیض وجودی که عام بود خیص ظهور شد هم از مردم شنید که اینها بادست عالم علمی و سفلی عالم شد - و چون اصل پیش موجود است او بود بخطاب دعوت دیده از دیدیش شرگشته سیر همچنان که فراست مستقیم بعالیین مخاطب گشت و شفاعة عالیه خاصه خاصه داشت گردید صلم من از ایل الائیل تیریت آنیم که اینها بعد تجاییں فلتم تفن الشراب و مادریت ایل الائیل باری شجاعه مخدل رسول اللہ اینکه با وجود بیان وحدت لا شرکیت لی باز عذر که رسول فرسود تاز و جود مستقل تعیینات پیش پوشید و پیش را واحد شفیع دانیم باز از همان واحد هم ابت تعین یعنی فرعیات خلیفه محمدی هم لجؤ طنکیم لی چهارگرمه تایان کامل نصیب و سلیمانی الدلیل هم و لامان -

## رباعی

و در منزل توحید کسی را راه است کزمتریت ختم رسول آنکه است گنجینه لا الله الا ارشد را مخلص محمد رسول الله است ثراه اس توحید زوال قید تنزیه دشیوه و شهود و حدیث مطلق و انکلیق نسبت یعنی با هیگانی بی تباش و تحدید یقائیه عالم و انسان اول آپ دا خیریا ول و سریان در جمیع مظاہر باطن و ظاهر است - شرک ایں توحید خنی تزین است التشریک خنی من ذنبیب الخلل اشارت آن است یعنی افت و همیشه و صورت تعین را حقیقت مستقل دانستن - آنارای ترک بخ و دیگر از خود نفع دیگر اتفاق خود نه و استن کھر ۷۴ به جو غیر کو آپ کو چھانے وہ کیوں کرے و شمنی دو اسے لے کھانے رنگ برینگ ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے ॥ تقدیت الله

آثار ایں توحید تبعیع، غیر راجحش کم نہ ہوں بر حلوه صورت یک تعین مکتوب آنچه بر لفظ صورت کرد اما بر منی آن صورت و مرکب از حروف نباشد بلکه رود. دلالت مطابق زنگ خبر و مکان بدینه از بینجا است که حقیقت محمد را در دین و از تین آن خواسته دنگ برینگ برینگ چیند ازینجا است که پس از ظهور مركبات و سیاست احوال بعثت شخصیت آنحضرت صلم علوه آن رفین کمال با وجود صفات اختیاری برای خبرهای عالم بر زخم و معاو شافع معنی آنیق و مراکم است لکن ظهور انجامید و باست ادخطاب خیر امانت اضطراری باشند و بنده و اشو قالب تمنای کشانید چون خبرهای علوات همیز رسید - ازینجا است که دعوت او نام است و پس از ظهور پیش راه است ات لامناهی است آشنازی این بحیر عزان با وجود استغراق و عین وجود دعوت کسی نمایند و چون فیض وجودی که عام بود خیص ظهور شد هم از مردم شنید که اینها بادست عالم علمی و سفلی عالم شد - و چون اصل پیش موجود است او بود بخطاب دعوت دیده از دیدیش شرگشته سیر همچنان که فراست مستقیم بعالیین مخاطب گشت و شفاعة عالیه خاصه خاصه داشت گردید صلم من از ایل الائیل تیریت آنیم که اینها بعد تجاییں فلتم تفن الشراب و مادریت ایل الائیل باری شجاعه مخدل رسول اللہ اینکه باز عذر که رسول فرسود تاز و جود مستقل تعیینات پیش پوشید و پیش را واحد شفیع دانیم باز از همان واحد هم ابت تعین یعنی فرعیات خلیفه محمدی هم لجؤ طنکیم لی چهارگرمه تایان کامل نصیب و سلیمانی الدلیل هم و لامان -

## رباعی

معین الوزارت صاحب السیادۃ والارشاد  
متح اللہ المسلمين وائیانا بطول حیاتہ  
ودام برکاتہ وائیدہ بنصرۃ العزیز امین

## پیلوغ المخالف القرطاس دھرًا درستہ سرہیمہ فی التراب نوشته باندیسیہ بر سفید ذیسندہ رانیت فرد امیر تحت فرش تیرخ

هر اپریل ۱۹۲۴ء یوم الاصد ۲۹ صفر ۱۳۴۳  
بیحری المقدس فی بلدة بنگلور

### قطعہ تاریخ طباعت کتاب ندا

واہ کیا مجموعہ خطبات طیبیہ      سے کتاب خیر پربکات طیبیہ  
ندوی فروع نظر طبع کوشی      سعدا کبر شجرہ کلامات طیبیہ  
نماں دکری مل کی ہے      ۳۲

## قلم حمرے

الیجیا بیٹ لشنا مولی سید شاہ قدرت اللہ صاحب بخاری قادری مظلہ خطیب و  
لام سید جوہری بنگلوری عابدینا بیضا کا حضرت سید شاہ تاج پیران صاحب سلقب بہ  
معین الوزارت ریاست ملک ہیور کے غلیظہ خاص و مرید بالخلاص علم و فنون کے  
اہم زبان اردو، فارسی، عربی کے قابل فاضل مشہور و معروف عالم ہیں آپ کی فرم  
شریف نصف صدی سے زیادہ تہذیب اخلاق، تدبیر نیز۔ سیاست مدن پر حملی  
بھی جامع سیادہ قیادت رہی ہے یہ کہنا بیجا نہ ہو گا کہ اس تکمیل گذسے دور  
قطعہ العمال میں آپ کی ہستی منظمات سے سبق شد رحال اور اپنے لازوال شجرہ  
آبائی و خلفائی کامڑہ باکمال ہے جو ایک نفس گش، جھاکش، دفاکش  
محبت کوکش صاحب اہل دعیاں ہے آپ کی شخصیت ایک طرف امیر ہے ریا ہر  
تو دوسرا طرف آپ کی حیثیت فقیر ہو ریا بھی ہے۔ آپ ایک طرف طالب  
شیخ و مرید و غلیظہ ہیں تو دوسرا طرف آپ صاحب ذکر و درود وظیفہ بھی ہیں۔  
آپ ایک طرف خطیب امام مسیح ہیں تو دوسرا طرف آپ ادیب درس درسہ بھی  
ہیں آپ نے اپنی عمر گران مایہ کا اکثر دیشتر حصہ اپنے شیخ طریقت حضرت فیضدرست  
معین الوزارت سید شاہ تاج پیران صاحب مظلہ کے ایجاد سے مشہور  
درستہ ربانیہ عربی تیبریزی شوری متصال ہیور میں مسلسل تعلیم دینی و تربیت قوی  
کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آپ کی ان تھنک لگاتار تابرو توڑ روحانی  
کدو کاوش کی بدولت نیکی کے طور پر متعدد کامیاب طلبائے درسہ بذا  
نے پنجاب یونیورسٹی کے علوم فرشتوگی کے امتحانات میں داخل ہو کر ہر جگہ امت  
نماں دکری مل کی ہے۔

نیز آپ نے اپنے شیخ کی اشارت باسعادت سے علاقیق  
بکیم حاذق بھلی ہیں۔ اور آپ کے علمی و طبی مددوںات و کمالات  
گندشاہی سرکار پیغم کی نظمات بھی سنبھالی ہے اور ایک زمانہ جامعہ  
دارالسلام عمر آبادیں دروسی کی خدمات بھی انجام دی ہے۔  
بوقت وصال آپ کی عمر شریف ۶۷ سال تھی۔ آپ کا مستقط  
س شہر میسوو ہے اور مرقد پہلوور درگ خانہ مکور میں ہے۔ آپ کا  
غرض آپ کی خدمت علمیہ درکافت علمیہ و احصائات عالیہ ہے جن کو  
تم مسلم بھول سکتی ہے۔ تایخ زمانہ بھلا سکتی ذالک فضل اللہ  
بیویتیہ صفت نیشانہ  
یاد رہا ہے۔ آپ کے والد ماجد حضرت مولانا سید شاہ عبدالقدار  
ساحب بخاری قادری رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر آپ تک اسی جد آپ  
کے قیام و مقام بیعت و ارشاد و زینداری کا سلسہ چلا آتا ہے

## آپ کے شیخ طریقت نظر

ذکر رہا بالا محترم والا حضرت۔ فیضندر حب مدینید شاہ  
قاجع پتوان صاحب قادری معین الرزارت ریاست میسوو  
و سجادہ نشین تادر او لیا کر ٹکوڑ تصلی قلصہ سر نکپن میسور نظر الحال  
کے خصائص بکری فیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت والامرن بت معرف الصدیق ہے، ریاست ملک میسوو  
کے اسلامی و غیر اسلامی شہروں تین اداروں کی صدارت تقریباً ایک  
ربع صدی تک منسل، متحانات کے ذریعہ بلا تفرقی مذاہب پر یہ کامیابی  
کے ساتھ سنبھالی ہے۔ ہمشلا میسور کے مردانہ وزنانہ دو نوں  
یقیمہ خانقوں اور یتھم خانہ بیٹکوڑ کی صدارت کیلئے سلسہ  
ایک سراج صدی سے آپ کا انتساب چلا آتا ہے۔ اور درستہ  
رہا ذیہ، کر گیشوری۔ درستہ امدادیہ سرکار میسوو کی صدارت

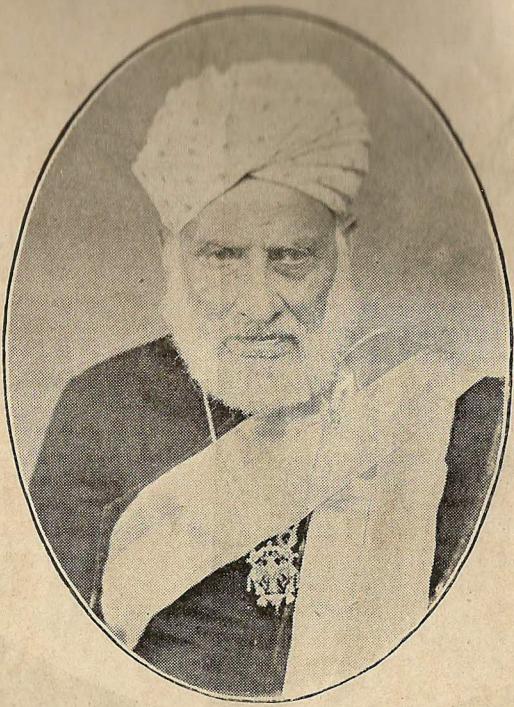
نیز آپ نے اپنے شیخ کی اشارت باسعادت سے علاقیق  
گندشاہی سرکار پیغم کی نظمات بھی سنبھالی ہے اور ایک زمانہ جامعہ  
دارالسلام عمر آبادیں دروسی کی خدمات بھی انجام دی ہے۔

غرض آپ کی خدمت علمیہ درکافت علمیہ و احصائات عالیہ ہے جن کو  
تم مسلم بھول سکتی ہے۔ تایخ زمانہ بھلا سکتی ذالک فضل اللہ  
بیویتیہ صفت نیشانہ

## آپ کے والد ماجد

حضرت مولانا مولوی سید شاہ عبدالرب صاحب بخاری قادری علیہ  
الفضل بنی شهروردی قدس سرہ ہیں جو طرقِ الرجہ ذکرہ میں آپ حسب تھا عات  
و ریافت لوگوں سے بیعت لیا کر تھے اُج بھی آپ کے بھیار مریون و مقتدین  
ریاست ملک میسوو میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بیعت و ارشادات کے علاوہ آپ تھے  
مواعظ وہ ایات شرعیہ درس و تدریس سے بھی عالمِ مسلمین و متعین نے علومِ درسیہ  
عربیہ۔ فارسیہ، فنون و دینیات ملیتیہ میں کافی حد تک استفادہ کیا ہے۔

ریاست میسور کے علاوہ ممالک بیرونیات میں بھی آپ کے تلامذہ و مردوں  
علماء کا حصہ امراء و فقراء وغیرہ اوساط انسانی شرک موجو ہے۔ کافی تقدیم  
پر انعامی ارشاد و قطعنات سلطانیہ کے الک بھی تھے۔ نیز آپ کو طبعِ زبانی  
میں بھی کافی تھا اسی مہارت حاصل تھی۔ آپ طلب بھی فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو  
تشخیص امراض کی اصالت و درج بیعت پیرگت دست شفا بھی خدا نے عنایت  
فرمائی تھی۔ چنانچہ سرخوم حضرت مولانا مولوی حکیم محمد یعقوب صاحب ترقی  
قدس سرہ نے آپ کی ایک ملاقات کے دوران میں (جیکہ علمی و طبی بائیہی  
ذرا کہہ ہوا تھا) فرمایا کہ جہاں آپ مجب کچھ ہیں وہاں آپ غائب



شیعی حضرت شیخ قاج پیر ایں صاحب قادری ظلله العالی  
شیعی حضرت سراج العلامہ شیخ شہاب الدین صاحب قادری قدس وہ العزیز

تقریباً تیس سال سے سنبھال رہے ہیں۔ اور آج بھی کئی ایک  
ادائے آپ کے زیر سایہ رحم و کرم پر ترقی پرور ہیں۔  
ایں سعادت یزور بازو نیست  
تازہ بخش خداۓ بخششندہ  
مَوَّاْنِلَهُ ظَلَّهُ الْعَالِيُّ مَادَّاْمُ الْأَيَّارُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ  
وَمَتَّعَنَا وَجَمِيعُ الْمُسْلِمِينَ بِغَيْوَيَّنَاتِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ  
وَآخِرَ دُعَوَيْنَا أَنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

### سفر

آشم ابوالکمال محمد حبیب اللہ  
با قوی ندوی حقی قادری ویلوری ہشتی دار الافتخار  
حقانیہ عربیہ بنگلور سٹی و سرپرست جمیعت  
عاشقانی رسول ویلور و بنگلور (رکن کامینہ آل اذیما  
مسٹلہ متحداً محادذ (کل ہند)

### اقبال

یا رب ان سلم کو یوہ زندہ تھا دے جو قلب کو گمائے جو روح کو ترپائے  
بے لوت محبت پھر بے یاک صدا ہو سینے میں اجالا کر دا جھوت میتا دے  
اس دو کی طمت میں ہر قلب پریشان کو وہ داع محبت دے جو چاند کو شرم دے  
میں بیبل نالاں ہوں اک اجرے عاستاں کا  
دنیشیر کا سائل ہوں محستاچ کر دا تائے